www.avadhnama.com e-paper
LUCKNOW
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

روزنامہ اودھ نامہ
avadhnama

Rs.3/- Vol- 23 , Issue, 221 Tuesday , May 14 2024 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۳)شمارہ نمبر(۲۲۱) لکھنؤ،منگل ۱۴-مئی ۲۰۲۴ء، مطابق ۵/ذی قعدۃ الحرام -۱۴۴۵ھ صفحات-۸

سورین کی درخواست پر ای ڈی کو سپریم کورٹ کا نوٹس، سماعت 17 مئی کو

نئی دہلی، 13 مئی (یو این آئی) سپریم کورٹ نے جھارکھنڈ میں مبینہ زمین گھوٹالہ سے متعلق منی لانڈرنگ کے ایک معاملے میں تین ماہ سے زیادہ وقت سے عدالتی حراست میں جیل میں بند سابق وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کی ہائی کورٹ کے 3 مئی کے حکم کو چیلنج کرنے والی درخواست پر پیر کو انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کو نوٹس جاری کر کے جواب طلب کیا۔ جسٹس سنجیو کھنہ اور جسٹس دیپانکر دتہ کی بنچ نے مسٹر سورین کی نمائندگی کرنے والے سینئر وکیل کپل سبل کی جانب سے بار بار جلد سماعت کی درخواست کیے جانے پر ای ڈی کو نوٹس جاری کیا اور معاملے کو 17 مئی کو درج کرنے کی ہدایت کی۔ بنچ اس معاملے کو گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران یا جولائی میں غور کے لیے فہرست بنانا چاہتی تھی، لیکن مسٹر سبل نے سماعت کے لیے جلد فہرست بنانے کی درخواست کی۔

اگر مودی چاہیں تو میں انہیں مچھلی پکا کر کھلا سکتی ہوں: ممتا بنرجی

کلکتہ 13 مئی (یو این آئی) ممتا بنرجی نے آج وزیر اعظم نریندر مودی کی سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں جو چاہے کھائیں اور وہ مودی کو اپنے ہاتھ سے مچھلی پکا کر کھلانے کو تیار ہیں۔ بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے پیر کو بیرک پور میں پارٹی امیدوار کیلئے انتخابی مہم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر مودی راضی ہو جائیں تو وہ انہیں مچھلی پکا کر کھلانے کو تیار ہیں۔ وزیر اعظم مودی نے نوراتری یا شراون کے مہینے میں مچھلی اور گوشت کھانے پر یا سوشل میڈیا پر ویڈیوز شائع کرنے پر اپوزیشن کی مغل ذہنیت قرار دیا تھا۔ اس کے بعد سے ہی ممتا بنرجی مودی کی تنقید کر رہی ہے۔ ممتا بنرجی نے دعویٰ کیا کہ مودی حکومت یہ فیصلہ کرنا چاہتی ہے کہ لوگوں کو کیا پہننا اور کیا کھانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ "مودی اب کہہ رہے ہیں کہ مچھلی نہ کھاؤ، گوشت نہ کھاؤ، انڈے نہ کھاؤ۔ اگر ایسا ہے تو کیا مینڈک چھتری کھائے گا؟ آپ جمع کریں۔

لوک سبھا کی 96 سیٹوں پر ووٹنگ ختم

1700 سے زیادہ امیدواروں کی قسمت ای وی ایم میں بند

یوپی میں 58 فیصد بنگال میں 8 حلقوں میں 75.66 فیصد پولنگ

نئی دہلی : لوک سبھا انتخابات کے چوتھے مرحلے کے تحت ملک کی 10 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی 96 لوک سبھا سیٹوں پر ووٹنگ پیر کی شام 6 بجے ختم ہوگئی۔ اس کے ساتھ ہی 1700 سے زیادہ امیدواروں کی قسمت بھی الیکٹرانک ووٹنگ مشین (ای وی ایم) میں قید ہوگئی۔ ووٹنگ کا حتمی فیصد ابھی آنا باقی ہے۔ حالانکہ شام 5 بجے تک 62 فیصد (62.31 فیصد) سے زیادہ ووٹنگ ہو چکی تھی۔ ریاست کے لحاظ سے ووٹنگ کے اعداد و شمار کی بات کریں تو شام 5 بجے تک مغربی بنگال میں سب سے زیادہ ووٹروں کی تعداد 75.66 فیصد ووٹ کر چکے تھے۔ وہیں آندھرا پردیش میں 68.04 فیصد اور مدھیہ پردیش میں 68.01 فیصد رائے دہندگان شام 5 بجے تک اپنے حق رائے دہی کا استعمال کر چکے تھے۔

لوک سبھا الیکشن کے چوتھے مرحلے میں اتر پردیش میں 13 انتخابی حلقوں میں سخت سیکورٹی کے درمیان اوسطا 58.09 فیصدی ووٹنگ ہوئی ہے۔ چیف الیکشن افسر نودیپ رنوا نے پیر کو میڈیا نمائندوں کو بتایا کہ شام چھ بجے تک 13 پارلیمانی حلقوں پر 58 فیصدی رائے دہندگان نے اپنی حق رائے دہی کا استعمال کیا ہے۔ چوتھے مرحلے میں قنوج پارلیمانی حلقے سے سماج وادی پارٹی سربراہ اکھلیش یادو کا مقابلہ بی جے پی کے موجودہ ایم پی سبرت پاٹھک سے ہے جبکہ لکھیم پوری کھیری میں موجودہ مملکتی وزیر اجے مشرا ٹینی کے قسمت کا فیصلہ ای وی ایم میں قید ہوگیا۔ چوتھے مرحلے میں کل 130 امیدوار انتخابی میدان میں تھے۔ رنوا نے بتایا کہ شام چھ بجے تک موصول اعداد و شمار کے مطابق شاہجہاں پور (ریزرو) میں 53.24 فیصدی، لکھیم پور کھیری میں 64.73 فیصدی، دھورہرا میں 64.45 فیصدی، سیتاپور میں 61.91 فیصدی، ہردوئی (ریزرو) میں 57.57 فیصدی، مشرکھ (ریزرو) میں 55.79 فیصدی، اناؤ میں 55.44 فیصدی، فرخ آباد میں 58.97 فیصدی، اٹاوہ (ریزرو) میں 56.38 فیصدی، قنوج میں 61 فیصدی، کانپور میں 53.06 فیصدی، اکبرپور میں 57.66 فیصدی اور بہرائچ (ریزرو) میں 57.45 فیصدی امیدواروں نے اپنی حق رائے دہی کا استعمال کیا۔ اس کے علاوہ ددرول اسمبلی حلقے پر ہوئے ضمنی الیکشن میں 53.31 فیصدی رائے دہندگان نے اپنی حق رائے دہی کا استعمال کیا۔ چوتھے مرحلے میں شاہجہاں پور، کھیری، سیتاپور، ہردوئی، کانپور شہر، اناؤ لیٹہ، فرخ آباد، اٹاوہ، اوریا، کانپور دیہات، قنوج اور بہرائچ اضلاع میں ووٹ ڈالے گئے۔ ووٹنگ عمل کو آزادانہ اور غیر جانبدارانہ انعقاد کے لئے 14 ہزار 126 پولنگ سنٹر بنائے گئے تھے۔ جن کے 5420 پولنگ بوتھوں پر ویڈیو گرافی کا بھی نظم کیا گیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ووٹنگ کے دوران کچھ شکایات موصول ہوئیں جن کا فوراً ازالہ کیا گیا۔ الیکشن کو پر امن طریقے سے منعقد کرانے کے لئے وافر مقدار میں نیم فوجی دستوں کو تعینات کیا گیا تھا۔ ای وی ایم کے اسٹرانگ روم کی سیکورٹی کی ذمہ داری بھی نیم فوجی دستوں کو دی گئی ہے۔ انتخابات پر امن طریقے سے اختتام پذیر ہوئے اور کہیں سے کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آنے کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔

مغربی بنگال میں چوتھے مرحلے میں کل 8 سیٹوں پر پولنگ ہوئی ہے۔ شام پانچ بجے تک 75.66 فیصد پولنگ ہوئی ہے۔ مغربی بنگال کے بولپور میں شام پانچ بجے تک 77.77 فیصد پولنگ ہوئی ہے۔ جب کہ رانا گھاٹ میں 77.46 فیصد پولنگ ہوئی ہے۔ بہرام پور میں 75.36 فیصد، کرشنا نگر میں 77.27 فیصد، بردوان ایسٹ میں 77.36 فیصد، بردوان۔درگاپور میں 75.02 فیصد، آسنسول میں 69.43 فیصد اور بیر بھوم میں 75.45 فیصد پولنگ ہوئی ہے۔ چوتھے مرحلے کی پولنگ کے دوران بنگال کی کل 8 سیٹوں پر آج پولنگ ہوئی۔ جس میں بہرام پور سے کانگریس کے ادھیر رنجن چودھری اور ان کے مقابل سابق کرکٹر یوسف پٹھان اہم نام شامل ہیں۔ آسنسول سے ترنمول کانگریس کے ٹکٹ مشہور اداکار شتروگھن سنہا میدان میں ہیں۔ جب کہ کرشنا نگر سے ترنمول کانگریس کی تیز طرار ممبر پارلیمنٹ مہوا موئترا شامل ہیں۔ سابق کرکٹر کیرتی آزاد بھی ترنمول کانگریس کے ٹکٹ پر بردوان۔درگاپور سیٹ سے انتخاب لڑ رہے ہیں ان کے مقابل بی جے پی کے دلیپ گھوش میدان میں ہیں۔ بیر بھوم سے سابق اداکارہ شتابدی رائے چوتھی مرتبہ لوک سبھا پہنچنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

حیدرآباد سے بی جے پی امیدوار مادھوی لتا کے خلاف کیس درج

برقع نشیں خواتین سے بدسلوکی کا الزام، ویڈیو وائرل

حیدرآباد۔ حیدرآباد پولیس نے آج حیدرآباد لوک سبھا سیٹ پر ووٹنگ کے درمیان بی جے پی امیدوار مادھوی لتا کے خلاف کئی دفعات میں معاملہ درج کیا ہے۔ دراصل مادھوی لتا کی ایک ویڈیو سامنے آئی تھی جس میں وہ ایک بوتھ پر برقع نشیں کچھ مسلم خاتون ووٹرس سے ان کے چہرے کا نقاب ہٹانے کہہ رہی تھیں۔ ویڈیو میں وہ مسلم خواتین کو شناختی کارڈ اور اپنا چہرہ دکھانے کے لیے مجبور کرتی نظر آ رہی ہیں۔ اسی بدسلوکی کے الزام میں ان کے خلاف معاملہ درج کیا گیا ہے۔ میڈیا ذرائع کے مطابق حیدرآباد کے ملک پیٹ تھانہ میں مادھوی لتا کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعات 171 سی، 186، 505(1)(سی) اور عوامی نمائندگی ایکٹ کی دفعہ 132 کے تحت معاملہ درج کیا گیا ہے۔ ویڈیو وائرل ہونے کے بعد حیدرآباد ضلع کلکٹر اور ضلع مجسٹریٹ انودیپ دُری شیٹی (جو حیدرآباد لوک سبھا حلقہ کے ریٹرننگ افسر بھی ہیں) نے کہا کہ مادھوی لتا کے خلاف معاملہ درج کر لیا گیا ہے۔ مادھوی لتا کا سیدھا مقابلہ اے آئی ایم آئی ایم چیف اسدالدین اویسی سے ہے جو لگاتار پانچویں مرتبہ حیدرآباد سے انتخاب لڑ رہے ہیں۔ بہرحال، مسلم خواتین سے بدسلوکی کے الزامات پر حیدرآباد لوک سبھا حلقہ سے بی جے پی امیدوار مادھوی لتا نے کہا کہ "90 فیصد بوتھوں پر گڑبڑی ہوئی ہے۔ پولیس خاتون کانسٹیبل کو ووٹر شناختی کارڈ کے ساتھ چہرے کی جانچ کرنے کی ہدایت نہیں دینا چاہتی ہے۔ جب میں نے پولیس افسر سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ بیان کی ذمہ داری نہیں ہے۔"

ممبئی کے پٹرول پمپ پر بڑا حادثہ

طوفان اور تیز ہواؤں سے گری بڑی ہورڈنگ، 8 کی موت، 59 زخمی

ممبئی: ممبئی کے گھاٹ کوپر میں آج شام تیز دھول بھری آندھی کے درمیان ایک بڑا حادثہ پیش آیا۔ تیز ہواؤں کی وجہ سے پٹرول پمپ کے اوپر ایک بڑا ابل بورڈ اچانک گر گیا۔ اس کے نیچے پھنس جانے کی وجہ سے آٹھ افراد کی موت ہوگئی جبکہ 59 دیگر زخمی ہوگئے۔ بل بورڈ نے پٹرول پمپ اسٹیشن پر موجود کئی گاڑیوں کی چھتیں توڑ دیں۔ پولیس نے بتایا کہ نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس فورس (این ڈی آر ایف) کی ٹیمیں موقع پر موجود ہیں اور ملبے تلے دبے لوگوں کو باہر نکالنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ بی ایم سی کمشنر بھوشن گگرانی نے واقعے پر کہا کہ اب تک 8 لوگوں کی موت ہو چکی ہے۔ ریسکیو آپریشن ابھی بھی جاری ہے...... کچھ لوگ اب بھی پھنسے ہوئے ہیں۔ مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے ٹویٹر پر ایک پوسٹ میں کہا کہ ریاستی حکومت نے واقعے کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہت سے لوگوں کو نکالا جا چکا ہے۔ کئی کی موت ہوئی ہے۔ ریسکیو آپریشن جاری ہے۔ قصوروار پائے جانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے فوری طور پر موقع پر پہنچ کر مرنے والوں کو 5 لاکھ روپے معاوضہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ ممبئی میں آندھی کے ساتھ غیر موسمی بارش کی وجہ سے ہوائی اڈے پر فلائٹ آپریشن ایک گھنٹے کے لیے معطل کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ لوکل ٹرینوں کا آپریشن بھی متاثر ہوا۔ گھاٹ کوپر علاقے کے چھیڑا نگر جنکشن پر پٹرول پمپ پر نصب یہ ہورڈنگ 100 فٹ لمبا ہے۔ آندھی کے باعث یہ ہورڈنگ پٹرول پمپ پر کھڑی گاڑیوں پر گر گیا، جس کی وجہ سے تقریباً 100 لوگ اندر پھنس گئے۔

سی بی ایس ای 12ویں کے نتائج کا اعلان

میرٹھ میں رامیا اور مانسی نے حاصل کئے 99.4 فیصد نمبر، بنایا ریکارڈ

میرٹھ :13 مئی (پی این ایس) سی بی ایس ای بورڈ نے 12ویں کلاس کے نتائج کا اعلان کر دیا ہے۔ اس بار 87.98% بچے 12ویں جماعت پاس کر چکے ہیں۔ طلباء اپنے نتائج سی بی ایس سی بورڈ کے نتائج کی آفیشل ویب سائٹ (results.cbse.nic.in) پر جا کر دیکھ سکتے ہیں۔ میرٹھ کے کے ایل اسکول کی رامیا سنگھل اور دیوان کی مانسی نے 99.4 فیصد نمبر حاصل کر کے بارہویں جماعت میں ضلع میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کیے ہیں۔ یہ دونوں طلبہ ہیومینیٹیز سے ہیں جبکہ ایم پی جی ایس اسکول کی پریانشی بھاٹیہ نے 97.6 فیصد نمبر حاصل کیے ہیں۔ پریانشی بھاٹیہ نے انگریزی میں 95، تاریخ میں 98، سیاسیات میں 98، پینٹنگ میں 100 اور جغرافیہ میں 97 نمبر حاصل کیے ہیں۔ دوسری جانب کے ایل انٹرنیشنل اسکول کی طالبہ بھوی جین نے 99 فیصد نمبر حاصل کیے ہیں۔ دوسری طرف میرٹھ کے دیوان پبلک اسکول کے 12ویں جماعت کے طالب علم جیش موہن نے 75 فیصد نمبر حاصل کیے ہیں۔ جیش موہن نے انگریزی میں 95، فزیکل ایجوکیشن میں 85 اور کیمسٹری میں 72 نمبر حاصل کیے۔ جی ٹی بی میرٹھ اسکول کے مادھو شرمانے 68 فیصد نمبر حاصل کیے ہیں۔

وزیر اعظم مودی کا وارانسی میں روڈ شو، عوام کا جم غفیر

وارانسی:13 مئی (یو این آئی) ملک کی ثقافتی راجدھانی کے طور پر مشہور وارانسی میں پیر کو وزیر اعظم اور مقامی ایم پی مودی نے روڈ شو کیا جس میں بری تعداد میں لوگوں نے حصہ لیا اور گلاب کی پنکھڑیوں کی بارش کر کے اپنے ایم پی کا استقبال کیا۔ بنارس ہندو یونیورسٹی کے سنگھ گیٹ سے شروع ہوئے روڈ شو کے دوران وزیر اعظم مودی کے ساتھ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کھلی گاڑی میں سوار تھے۔ انہوں نے سڑک کے دونوں جانب کھڑے لوگوں سے ہاتھ ہلا کر ان کا استقبال قبول کیا۔ عوام نے بھی ہر ہر مودی کے نعرے لگا کر ان کا گرمجوشی سے استقبال کیا۔ تقریباً پانچ کلومیٹر کے روڈ شو میں کاشی وشوناتھ مندر پر اختتام پذیر ہوا جہاں مودی بابا وشوناتھ مندر میں پوجا ارچنا کی اور دیوادھیو سے اپنی جیت کا آشروا مانگا۔ روڈ شو کے راستے پر کاشی کی وبھوتیوں کے کٹ آوٹ بھی لگائے گئے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ مودی نے پہلی بار وارانسی سے 2014 سے لوک سبھا الیکشن جیتا تھا جبکہ 2019 میں بھی انہیں جیت ملی تھی۔ مودی کے روڈ شو میں پانچ سالوں کے وارانسی کی ترقی کا روڈ میپ تیار کیا گیا ہے۔ سابق ایم سے لے کر ایم ایل اے، ایم ایل سے اور وزیر بھی اپنے ایم پی کا استقبال کر رہے ہیں۔ 11 بیٹ کے تحت 10-10 پوائنٹ یعنی تقریباً 100 پوائنٹ بنائے گئے ہیں جن پر مراٹھی، گجراتی، بنگالی، مہیشوری، مارواڑی، تمل، پنجابی وغیرہ سماج کے لوگ اپنے رواتی انداز میں مودی کا استقبال کر رہے ہیں۔

یہ روڈ شو لنکا کے مالویہ اسکوائر سے شری کاشی وشوناتھ دھام تک ہوا۔ یہ سنت رویداس گیٹ، آسی، شیوالا، سونار پورہ، جنگمباڑی، گوڈولیا سے گزرا۔ پورے راستے میں شری رام کے نعرے لگائے گئے۔ بی جے پی ذرائع کے مطابق پی ایم بی ایل ڈبلیو گیسٹ ہاؤس میں رات قیام کریں گے۔ ایک رہائشی نے کہا کہ اتنا جوش و خروش تھا کہ ہم رات بھر پی ایم مودی کے استقبال کا منصوبہ بناتے رہے۔ وارانسی میں پی ایم مودی کے روڈ شو میں ایک مقامی باشندے نے کہا کہ اتنی اچھی تیاری پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ لوگوں کا یہ اجتماع تاریخی ہے اور یہ تب ہی ہو سکتا ہے جب پی ایم مودی آئیں۔ ایک نے کہا کہ پچھلے دس سالوں میں میں نے وارانسی میں بہت ترقی دیکھی ہے اور یہ سب پی ایم مودی کی وجہ سے ہوا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس بار بھی وہ جیتیں گے...... امید ہے کہ وہ اقتدار میں آکر عوام کی فلاح و بہبود کا کام کریں گے۔ میں ہجوم کو دیکھ کر واقعی حیران ہوں۔ وزیر اعظم نریندر مودی زعفرانی کرتہ اور سفید صدری پہنے خصوصی اور کھلی گاڑی میں سوار ہوئے۔ انصار الحق نے کہا کہ یہ بہت اچھا احساس ہے۔ وارانسی کی تاریخ میں پہلی بار ایسا ہو رہا ہے۔ ہم پی ایم مودی اور ہماری پارٹی کے 400 کو عبور کرنے کے عزم کو پورا کریں گے۔ ایک اور نے کہا کہ مسلمانوں کے تئیں پی ایم مودی کی فطرت شروع سے ہی قابل ستائش رہی ہے۔ وارانسی کے مقامی لوگوں نے دعویٰ کیا کہ اس بار روڈ شو میں 2014 اور 2019 کے روڈ شو کے مقابلے زیادہ لوگ جمع ہوئے۔ مودی نے اس سے قبل 2014 اور 2019 میں وارانسی لوک سبھا سیٹ سے الیکشن جیتا تھا اور اس بار وہ تیسری بار یہاں سے امیدوار ہیں۔

مودی تیسری بار اقتدار میں نہیں آئیں گے: راہل

رائے بریلی کے ساتھ نہرو-گاندھی خاندان کا سو سال پرانا رشتہ ہے

رائے بریلی:13 مئی (یو این آئی) رائے بریلی سے گاندھی کنبے کے رشتوں کا ذکر کرتے ہوئے کانگریس کے سابق صدر و اتحاد کے امیدوار راہل گاندھی نے پیر کو کہا کہ چار جون کو مرکزی اقتدار سے بی جے پی کی وداعی کے بعد کانگریس ملک کی معیشت میں بہتری لائے گی اور گھریلو صنعت کو چین سے مقابلہ کرنے کی اہل بنائے گی۔ رائے بریلی انتخابی حلقے کے ہرچند پور علاقے میں ایک انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے گاندھی نے کہا کہ رائے بریلی سے ان کے کنبہ کا رشتہ سب سے پرانا ہے۔ ان کے پردادا جواہر لال نہرو کو سیاست کرنا رائے بریلی کے لوگوں نے سکھایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس ملک کی معیشت میں بہتری لائے گی جسے میڈ ان انڈیا سامان میڈ ان چائنا کا مقابلہ کرے گا۔ اپنی بہن اور کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی کے ساتھ راہل نے رائے بریلی کے کئی علاقوں میں انتخابی مہم میں شرکت کر کے رائے دہندگان سے ووٹ کی اپیل کی۔ ان کے ساتھ چھتیس گڑھ کے وزیر اعلی بھوپیش بگھیل سمیت کانگریس کے کئی سینئر لیڈر موجود تھے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ رائے بریلی اور ان کے خاندان کا شاید سیاسی تاریخ کا سب سے پرانا رشتہ ہے کیونکہ یہ سو سال سے زیادہ پرانا ہے اور ان کے پردادا جواہر لال نہرو کو رائے بریلی کے لوگوں نے سیاست سکھائی تھی۔ یہاں ہوئے کانگریس کے متعدد کاموں کو شمار کراتے ہوئے میڈیا پر نشانہ سادھا کہ آج نریندر مودی کا چہرہ اور اڈانی۔ امبانی کی شادیاں دکھائی جاتی ہیں لیکن ملک کی اصلیت جس میں متعدد مسائل ہیں اسے نہیں دکھایا جاتا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کی حکومت آنے پر غریب خواتین کے کھاتے میں ہر مہینے 8 ہزار 500 روپئے دیئے جائیں گے ساتھ ہی بے روزگار نوجوانوں کو 30 لاکھ سرکاری نوکری دی جائے گی۔ وزیر اعظم نریندر مودی کو نشانہ بناتے ہوئے کانگریس لیڈر نے کہا کہ مودی نے لوگوں کو بے روزگار اور بے وقوف بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ انہوں نے کورونا کے دوران تالیاں اور تھالیاں بجوا کر لوگوں کو بے وقوف بنایا ہے اور ملک کا پیسہ اپنے امیر دوستوں کو دے دیا ہے۔ انہوں نے تیقن دیا کہ پیپر لیکس کے خلاف سخت قانون بنایا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم ہندوستان میں بے روزگار نوجوانوں کو پہلی مستقل ملازمت فراہم کرنے کے لیے ایک انقلابی قدم اٹھانے جا رہے ہیں، جس میں کالج اور یونیورسٹی کے ڈپلومہ ہولڈرز کو ایک سال کے لیے مستقل اپرنٹس شپ ملے گی جس میں بہترین تربیت ملے گی اور سال کے 8 ہزار 500 روپے مہینے ملے گا۔ گاندھی نے کہا کہ اگر خواتین اور بے روزگار لوگوں کے پاس پیسہ آئے گا تو ملک کی معیشت میں بہتری آئے گی۔ ان اسکیموں کے ساتھ میڈ ان انڈیا اشیاء کا مقابلہ میڈ ان چائنا سے ہوگا۔

سپریم کورٹ نے کیجریوال کو وزیر اعلیٰ کے عہدے سے ہٹانے کی عرضی خارج کی

نئی دہلی، 13 مئی (یو این آئی) سپریم کورٹ نے دہلی ایکسائز پالیسی سے متعلق منی لانڈرنگ کیس میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے ذریعہ گرفتار عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے کنوینر اروند کیجریوال کو وزیر اعلیٰ کے عہدے سے ہٹانے کی ہدایت دینے کی مانگ سے متعلق ایک درخواست کو پیر کو خارج کر دیا۔ جسٹس سنجیو کھنہ اور جسٹس دیپانکر دتہ کی بنچ نے درخواست پر غور کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ایسا مطالبہ کرنے کا کوئی قانونی حق نہیں ہے۔ بنچ نے کہا" ، قانونی اختیار کیا ہے؟ دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر اگر چاہتے ہیں تو انہیں کارروائی کرنے دیں، لیکن وہ اس معاملے میں مداخلت کرنے کے خواہشمند نہیں ہیں۔" سپریم کورٹ نے یہ بھی بتایا کہ عرضی گزار کانت بھاٹی وہ نہیں جنہوں نے اس معاملے میں دہلی ہائی کورٹ میں عرضی داخل کی تھی۔ دہلی ہائی کورٹ نے 10 اپریل کو اس معاملے میں سندیپ کمار کی مفاد عامہ کی عرضی کو 50,000 روپے کے جرمانے کے ساتھ یہ کہتے ہوئے خارج کر دیا تھا کہ یہ عرضی 'پبلسٹی' کے لیے دائر کی گئی تھی۔ عرضی گزار نے دعویٰ کیا تھا کہ آئین کے آرٹیکل (B) 167 ،(4) 239AA اور (C) کے تحت عدالتی حراست میں رہنے کی وجہ سے مسٹر کیجریوال چیف منسٹر کے طور پر اپنی آئینی ذمہ داریوں اور کاموں کو نبھانے کے قابل نہیں ہیں۔ اس لئے اب وہ اس پوسٹ پر نہیں رہ سکتے ہیں۔ 28 مارچ کو ہائی کورٹ نے مسٹر کیجریوال کو وزیر اعلیٰ کے عہدے سے ہٹانے کا مطالبہ کرنے والی سرجیت سنگھ یادو کی درخواست کو بھی خارج کر دیا تھا۔ اس سے پہلے 4 اپریل کو اسی ہائی کورٹ نے وشنو گپتا کی اسی طرح کی ایک اور عرضی پر غور کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ سپریم کورٹ نے 10 مئی کو مسٹر کیجریوال کو یکم جون تک انتخابی مہم کے لیے عبوری ضمانت دے دی۔ انہیں 2 جون کو تہاڑ جیل انتظامیہ کے سامنے خودسپردگی کی ہدایت دی گئی ہے۔ مرکزی تفتیشی ایجنسی ای ڈی نے کیجریوال کو کئی بار پوچھ گچھ کے لیے طلب کیا اور جب وہ اس کے سامنے پیش نہیں ہوئے تو انہیں 21 مارچ کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔

بی جے پی کے سینئر رہنما سشیل کمار مودی کا انتقال

پٹنہ۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے سینئر رہنما اور بہار کے سابق نائب وزیر اعلی سشیل مودی انتقال کر گئے۔ وہ شدید کینسر میں مبتلا تھے۔ انہوں نے 72 سال کی عمر میں دہلی کے ایمس میں آخری سانس لی۔ اس سے قبل بہار کے سابق نائب وزیر اعلی سشیل مودی نے گزشتہ ماہ ہی سیاست سے ریٹائرمنٹ لے لی تھی۔ اس کا اعلان انہوں نے لوک سبھا انتخابات کے دوران کیا تھا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر لکھا تھا کہ میں گزشتہ چھ ماہ سے کینسر کے مرض سے نبرد آزما ہوں۔ اب مجھے لگا کہ لوگوں کو بتانے کا وقت آ گیا ہے۔ میں لوک سبھا انتخابات میں کچھ نہیں کر پاؤں گا۔ وزیر اعظم کو سب کچھ بتا دیا ہے۔ ہمیشہ شکر گزار اور ہمیشہ ملک، بہار اور پارٹی کے لیے وقف۔ جے پی تحریک کے بعد سشیل مودی، نتیش کمار اور لالو پرساد ابھرے۔ ان تینوں لیڈروں کو جے پی تحریک کی پیداوار سمجھا جاتا ہے۔ سشیل مودی شروع سے ہی راشٹریہ سویم سیوک سنگھ سے وابستہ تھے۔ سشیل مودی نے 1971 میں طلبہ کی سیاست کا آغاز کیا۔ اس کے بعد انہیں نوجوان رہنما کے طور پر پہچان ملی۔ سال 1990 میں سشیل نے اسمبلی الیکشن لڑا اور جیت کر ایم ایل اے بنے۔ اس کے بعد بہار کی سیاست میں ان کا قد بڑھتا چلا گیا۔ 2004 کے لوک سبھا انتخابات میں سشیل مودی بی جے پی کے ٹکٹ پر بھاگلپور سے ایم پی بنے تھے۔ 2005 میں انہوں نے پارلیمنٹ کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا اور قانون ساز کونسل کے لیے منتخب ہوئے اور بہار کی حکومت میں نائب وزیر اعلیٰ بن گئے۔ سشیل مودی 2005 سے 2013 اور 2017 سے 2020 تک بہار کے وزیر خزانہ رہ چکے ہیں۔ جب 2020 میں دوبارہ این ڈی اے کی حکومت بنی تو وزیر اعلیٰ نتیش کمار چاہتے تھے کہ سشیل مودی نائب وزیر اعلیٰ بنیں۔

رائے بریلی: صحافی راگھو ترویدی کا الزام

'امت شاہ کی ریلی میں مسلمان کہہ کر مارا پیٹا گیا'

رائے بریلی۔ نیوز ویب سائٹ مالیٹکس سے منسلک صحافی راگھو ترویدی نے الزام لگایا ہے کہ رائے بریلی میں مرکزی وزیر امیت شاہ کی ریلی میں ان پر حملہ کیا گیا۔ کانگریس نے بھی اس واقعہ کو لے کر بی جے پی کو نشانہ بنایا ہے۔ کانگریس کے آفیشل اکاؤنٹ سے صحافی کا ویڈیو شیئر کرتے ہوئے کہا گیا ہے، "یہ واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ بی جے پی کے لوگ اپنے سامنے ہار سے مایوس ہیں۔ اب ناانصافی ختم ہونے والی ہے۔" واقعے کی تصدیق کے لیے جب بی بی سی نے رائے بریلی بی جے پی کے ضلعی نائب صدر راتو بھوگڑ سے اس واقعے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا کہ میں ریلی میں تھا لیکن مجھے ایسے کسی واقعے کا علم نہیں ہے۔ صحافی کے ہسپتال میں زیر علاج ہونے کے دوران ریکارڈ کی گئی ایک ویڈیو بھی سوشل میڈیا پر شیئر کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ ریلی کے دوران ایک ویڈیو بھی وائرل ہوئی ہے جس میں کارکن صحافی سے جھگڑتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ اس دوران کئی پولیس اہلکار بھی نظر آتے ہیں۔ اسپتال کے بیڈ سے میڈیا کو دیے گئے ایک بیان میں راگھو ترویدی نے الزام لگایا، "مار پیٹنے کے واقعہ کے بعد میرا کیمرہ مین ڈر کر بھاگ گیا، وہ مجھے مسلمان کہہ کر غیر ضروری طور پر گالی دے رہے تھے۔ میں وہاں صرف ایک سوال پوچھ رہا تھا۔ کیا مسلمان ہونا غلط ہے؟ راگھو ترویدی نے کہا، "میں نے خود کو بچانے کے لیے دو پولیس والوں کے ہاتھ کھینچے تھے، لیکن انھوں نے مجھے نہیں بچایا۔

عالمی ڈونرز کے غزہ کے لیے دو بلین ڈالر سے زائد کی امداد کے وعدے

کویت: (ایجنسی)۔ کویت میں بین الاقوامی عطیہ دہندگان کی ایک کانفرنس میں اتوار کو غزہ کے لیے 2 بلین ڈالر سے زیادہ کی امداد کا وعدہ کیا گیا جبکہ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتیرس نے اسرائیل اور حماس کی جنگ میں "فوری" جنگ بندی کا مطالبہ کیا۔ انٹرنیشنل اسلامک چیریٹیبل آرگنائزیشن (آئی آئی سی او) اور اقوام متحدہ کے انسانی رابطہ کاری کے ادارے او سی ایچ اے کے زیرِ اہتمام ہونے والی کانفرنس میں کہا گیا ہے کہ فنڈز دو سالوں میں تقسیم کیے جائیں گے اور اس مدت میں توسیع کا امکان ہوگا۔ آئی آئی سی او کے جنرل منیجر بدر سعود الصمیط نے کہا، اس اقدام کو "غزہ کی پٹی میں زندگی بچانے والی انسانی مداخلتوں میں مدد کے لیے کوششوں کو متحرک کرنے اور آبادی کی جلد بحالی کے امکانات کو سہارا دینے کے لیے" ڈیزائن کیا گیا ہے۔ الصمیط نے کانفرنس کا حتمی بیان پڑھتے ہوئے کہا، "اس کا اطلاق پانچ مختلف امور پر کیا جائے گا -- "زندگی بچانے والی مداخلتیں، پناہ گاہ، صحت، تعلیم، اور اقتصادی طور پر بااختیار بنانا۔" گوتیرس نے جنگ کو فوری طور پر روکنے، غزہ میں قید یرغمالیوں کی واپسی اور محصور فلسطینی علاقے میں انسانی امداد میں "اضافے" پر زور دیا۔ انہوں نے ایک ویڈیو خطاب میں کہا، "میں اپنے مطالبے کو، دنیا کے مطالبے کو دہراتا ہوں کہ فوری طور پر انسانی بنیادوں پر جنگ بندی، تمام مغویوں کی غیر مشروط رہائی اور انسانی امداد میں فوری اضافہ کیا جائے۔" انہوں نے مزید کہا، "لیکن جنگ بندی صرف ابتدا ہوگی۔ اس جنگ کی تباہی اور صدمے سے واپسی کے لیے ایک طویل راستہ طے کرنا ہوگا۔" غزہ پر اسرائیلی حملے اتوار کو جاری رہے جب شہر کے مشرقی علاقوں میں فوجی مداخلت پر بین الاقوامی مخالفت کے باوجود اس نے رفح کے لیے انخلاء کے حکم میں توسیع کی جس سے ایک اہم امدادی گذرگاہ موثر طور پر بند ہوگئی۔ گوتیرس نے کہا، "غزہ میں جنگ خوفناک انسانی مصائب، زندگیوں کی تباہی اور خاندانوں کو جدا کر دینے کا سبب بن رہی ہے اور بڑی تعداد میں لوگوں کو بے گھر، بھوکا اور صدمے کا شکار بنا رہی ہے۔" امیر کویت شیخ مشعل الاحمد الصباح سے ملاقات کرتے ہوئے اقوام متحدہ کے سربراہ نے "اقوام متحدہ اور بالخصوص غزہ میں ہلاک شدہ اقوام متحدہ کے تقریباً 200 اراکین کی جانب سے" اعزازی شیلڈ قبول کی۔ نیروبی میں جمعہ کے روز گوتیرس نے خبردار کیا کہ اگر اسرائیل نے رفح میں مکمل زمینی کارروائی شروع کی تو غزہ کو "انتہائی درجے کی انسانی تباہی" کا سامنا کرنا ہوگا۔

غزہ سے جڑی نئی امریکی بندرگاہ پر اپنی فوج تعینات نہیں کریں گے: برطانیہ

لندن: (ایجنسی)۔ وزیر خارجہ برطانیہ ڈیوڈ کیمرون نے امکان ظاہر کیا ہے کہ ان کا ملک غزہ میں امدادی سامان کی ترسیل کے لئے اپنی فوج نہیں بھیجے گا۔ البتہ اس کام کے لئے برطانیہ ٹھیکیداروں سے مدد لے سکتا ہے۔ ماضی میں امریکہ بھی ہر جگہ پر اپنی فوج کے استعمال کے بجائے سول کنٹریکٹرز کو بھی بروئے کار لاتا رہا ہے۔ افغانستان، پاکستان اور عراق میں امریکہ ایسا کر چکا ہے۔ امریکہ اسے بلیک واٹر کا نام بھی دیتا رہا ہے۔ اب جبکہ امریکہ نے غزہ سے جڑی ساحلی پٹی پر پینٹا گون کے ذریعے ایک نئی بندرگاہ تعمیر کرلی ہے۔ اس بندرگاہ کو چلانے کے لئے اسے پینٹا گون کے ساتھ دیگر اتحادیوں کی فوج کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ امریکہ کی کوشش ہوتی ہے کہ اپنے چھوٹی سی جنگی یا غیر جنگی ضرورت کے لئے بھی تنہا اپنی فوج کو استعمال نہیں کرتا بلکہ سب اتحادیوں کو ساتھ ملاتا ہے۔ نئی بندرگاہ کے لئے بھی برطانیہ وغیرہ کی ضرورت ہے۔ اسی بارے میں وزیر خارجہ ڈیوڈ کیمرون نے امکان ظاہر کیا ہے کہ ان کا ملک اپنی فوج نہیں بھیجے گا۔ خیال رہے یہ فوج غزہ کے ساحل پر تعینات کرنے کا امریکی منصوبہ ہے۔ تاکہ اپنی فوج کی موجودگی میں اور امدادی سامان کی ترسیل اور تقسیم ممکن بنا سکے۔ برطانوی وزیر خارجہ نے یہ اس کے باوجود کہا ہے۔ کہ ان کا ملک اس کوشش کا پوری طرح حصہ ہے اور کہ رائل نیوی میں سارے منصوبے میں ساتھ رہی ہے۔ رائل نیوی کا بحری جہاز لاجسٹک کے امور میں خدمات پیش کرتا رہا ہے۔ لیکن غزہ کے نزدیک اپنے فوجیوں کو کسی بھی آپریشن کا اب حصہ بنانے سے برطانیہ گریز کی پالیسی دکھا رہا ہے۔ ڈیوڈ کیمرون نے یہ بات بی بی سی کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کہی ہے۔ برطانوی فوجیوں کی زمین پر موجودگی کے بارے میں ڈیوڈ کیمرون نے کہا مجھے لگتا ہے یہ ایک رسک ہوگا اس لیے ہم اس میں نہیں پڑیں گے اور برطانوی فوجیوں کو زمین پر نہیں اتاریں گے۔ ہاں بعض دوسرے لوگوں کے لیے (ملکوں کے لیے) یہ کام آسان ہوگا وہ اسے آسانی سے کرلیں گے امریکہ اور برطانیہ اس وقت اسرائیل کو رفح میں بغیر منظم منصوبے کے وسیع زمینی جنگ سے روک رہے ہیں۔

رفح اور شالوم راہداریوں کو بند کر کے اسرائیل وامریکہ کا ایریز راہداری کھولنے پر غور

تل ابیب: (ایجنسی)۔ اسرائیلی فوج کے ترجمان نے کہا ہے کہ اسرائیلی فوج امریکہ کے ساتھ مل کر غزہ کے لیے انسانی بنیادوں پر نئی امدادی راہداری کھولنے پر کام کر رہی ہے۔ واضح رہے یہ نئی راہداری ایریز کی راہداری ہے۔ اسرائیلی فوج کا یہ بیان اتوار کے روز سامنے آیا ہے۔ جس سے صاف امکان پیدا ہو رہا ہے کہ مستقل قریب میں اسرائیل اور امریکہ کے درمیان غزہ میں انسانی بنیادوں پر سرگرمیوں میں وسعت آئے گی۔ جو غزہ کے حتمی سیاسی مستقبل کے سلسلے میں بھی اہمیت کی حامل رہے گی۔ اسرائیلی فوج کے اتوار کے روز جاری کیے گئے بیان میں جس نئی راہداری کا بتایا گیا ہے یہ مغربی ایریز کی طرف سے شمالی غزہ میں کھلے گی۔ جس کے نتیجے میں شمالی غزہ میں انسانی بنیادوں پر امدادی ترسیل ممکن ہو سکے گی۔ واضح رہے شمالی غزہ ہی وہ علاقہ ہے جسے اسرائیلی فوج حماس کی قوت کے حوالے سے سب سے اہم سمجھتی ہے۔ نیز اسی علاقے کی امداد ناکہ بندی پر اسرائیل کا فوکس سب سے زیادہ رہا ہے۔ اسی علاقے میں اسرائیلی جنگی کارروائیوں کی شدت رہی ہے۔ اسرائیلی فوج کی طرف سے یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب اسرائیلی فوج نے شمالی غزہ ہی کے علاقے مشرقی جبالیہ میں اتوار کو صبح سویرے ٹینکوں کی ایک کمک بھیجی ہے۔ اس سے قبل رات بھر فضا اور زمین سے بمباری کا سلسلہ شدت کے ساتھ جاری رکھا گیا تھا۔ جس کے نتیجے میں 19 فلسطینی جاں بحق اور درجنوں زخمی ہو گئے۔ اس وقت مجموعی طور پر فلسطینیوں کی غزہ ہلاکتوں کی تعداد 35 ہزار سے متجاوز ہے۔ انسانی بحران کی سطح آسمان کو چھو رہی ہے۔ اسرائیل نے رفح راہداری اور کرم شالوم راہداری بھی بند کر رکھی ہے۔ البتہ نئی نئی راہداریاں کھولنے کی خبروں سے عالمی برادری کی اشک شوئی کا اہتمام جاری ہے۔ اسی پس منظر میں ایک بڑی پیش رفت غزہ سے متصل امریکہ کی نئی بندرگاہ کی تعمیر کا مکمل ہونا ہے۔ جس پر آج کل آپریشنل تیاریوں کے لیے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے درمیان مشاورت جاری ہے۔ تاکہ مؤثر اور ہمہ جہت حکمت عملی تشکیل پا سکے۔ اس امریکی بندرگاہ کی تعمیر کا اعلان امریکی صدر جو بائیڈن کے سٹیٹ آف یونین خطاب کے دوران کیا گیا تھا۔ بندرگاہ کے ابتدائی مقاصد میں غزہ کے لیے امدادی سرگرمیاں بتائی گئی تھیں۔ تاکہ اسرائیل کی طرف سے زمین کے راستے انسانی بنیادوں پر غزہ میں امدادی ترسیل روکے جانے کے عمل کے دوران متبادل راستہ بھی موجود ہے۔ اس بندرگاہ کی تعمیر کے ناقدین نے اس فیصلے کو اسرائیل کے لیے سہولت کاری قرار دیا تھا کہ وہ زمینی راستے سے امدادی ترسیل جب تک چاہے روک سکے۔ اب ماہ مئی کے پہلے عشرے میں یہ بندرگاہ اور اس کے روٹ سے متعلق معاملات تقریباً مکمل ہو گئے ہیں۔ تاہم آپریشنل جزئیات کا معاملہ ابھی حتمی شکل نہیں پا سکا۔ برطانوی وزیر خارجہ ڈیوڈ کیمرون کے بی بی سی کے لیے تازہ انٹرویو میں یہ نشاندہی بھی ہو رہی ہے کہ ابھی کچھ بنیادی آپریشنل معاملات بھی تصفیہ طلب ہیں۔ ان کے انٹرویوز سے یہ جہت بھی سامنے آئی ہے۔

ایندھن کی قلت کی وجہ سے نظامِ صحت کی تباہی میں چند گھنٹے باقی: غزہ حکام کا انتباہ

غزہ: (ایجنسی)۔ غزہ کی وزارتِ صحت نے پیر کو کہا کہ محصور فلسطینی علاقے کا نظام صحت تباہ ہونے میں "چند ہی گھنٹے باقی" ہیں کیونکہ لڑائی کی وجہ سے اہم گذرگاہوں سے ایندھن کی ترسیل رک گئی ہے۔ وزارت نے ایک بیان میں کہا، "ہسپتالوں میں جنریٹر، ایمبولینسوں اور عملے کی آمد و رفت [کی غرض سے گاڑیاں چلانے] کے لیے ضروری ایندھن کی کمی ہے جس کی وجہ سے ہم غزہ کی پٹی میں نظامِ صحت کی تباہی سے چند گھنٹوں کے فاصلے پر ہیں۔"

شیعہ عالم مقتدیٰ الصدر دوبارہ سیاسی طور پر کامیابی کے لیے کوشاں

بغداد: (ایجنسی)۔ طاقتور شیعہ عالم الصدر اپنے سیاسی اقتدار کی بحالی کے لیے زمین ہموار کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ مختلف ذرائع کا کہنا ہے کہ دو سال کی ناکامی کے بعد بالآخر وہ اس کوشش میں ہیں کہ وہ شیعہ حریفوں کے بغیر حکومت قائم کرسکیں۔ مبصرین کا خیال ہے ان کی واپسی کے لیے تیاری 2025 کے پارلیمانی انتخابات کو مدنظر رکھ کر کی جارہی ہے۔ 2025 کے انتخابات کے لیے تیاری ان کے مخالفین کے لیے خطرہ ہوسکتی ہے اور ایران سے قربت رکھنے والے مسلح گروہوں کو بھی مقتدیٰ الصدر کی سیاست میں واپسی سے خطرہ ہوسکتا ہے۔ ان کی آمد سے عراق کی حالیہ عدم استحکام کی صورتحال پر بھی اثر پڑسکتا ہے۔ عراق کی اکثریت یہ توقع کررہی ہے کہ مقتدیٰ الصدر دوبارہ سے سیاست میں ابھر سکتے ہیں۔ مقتدیٰ الصدر کا پیغام نیک مگر غریب لوگوں کے لیے اہم ہے۔ وہ سب اسے ایک چیمپئن کے طور پر دیکھتے ہیں۔ رائٹرز نے مقتدیٰ الصدر کے سلسلے میں سیاست دانوں، علماء اور تجزیہ کاروں سے بات کی تو انہوں نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر کہا حکومت بنانے کے لیے پچھلی مرتبہ کے مقابلے میں الصدر کے پاس اہم منصوبہ ہے۔ ایک سابق قانون ساز نے کہا 2021 کے پارلیمانی انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد مقتدیٰ الصدر نے قانون سازوں کو مستعفی ہونے کا کہا تھا اور اگلے سال سیاست سے دستبرداری کا اعلان کیا۔

صیہونی حکومت کے داخلی سلامتی کے وزیر پر حملہ

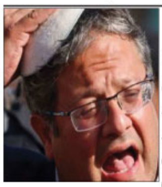

غزہ: غزہ جنگ میں ہلاک ہونے والے صیہونی فوجیوں کے گھروالوں نے صیہونی حکومت کے داخلی سلامتی کے وزیر پر حملہ کر دیا فلسطینی نیوز ایجنسی سماء کی رپورٹ کے مطابق غزہ جنگ میں شہید ہونے والے صیہونی حکومت کے فوجیوں کے اہل خانہ نے اشدود میں واقع قبرستان میں اسرائیل کی داخلی سلامتی کے وزیر ایتامار بن گویر پر حملہ کردیا اور انھیں مجرم کہتے ہوئے ان کے خلاف سخت نعرے بازی کی۔ بن گویر صیہونی کابینہ کے سب سے زیادہ انتہاپسند رکن ہیں جو ملک کے اندر اور باہر سے جنگ بند کرنے اور جنگ بندی معاہدے پر عمل درآمد کی مسلسل درخواستوں کے باوجود جنگ جاری رکھنے پر زور دے رہے ہیں۔ صیہونی حکومت کے داخلی سلامتی کے وزیر نے دھمکی دی ہے کہ اگر غزہ جنگ روکی گئی تو وہ کابینہ سے نکل جائیں گے اور اتحادی حکومت گرا دیں گے۔ طوفان الاقصی آپریشن میں صیہونی وزیر اعظم نیتن یاہو کی شکست اور اسرائیلی قیدیوں کو رہا نہ کرا پانے کے باعث صیہونی حلقوں میں نیتن یاہو کی مقبولیت کافی کم ہوگئی ہے اور سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ ان کا مستقبل داؤ پر لگا ہوا ہے۔

رہبر انقلاب اسلامی کتاب میلے میں

تہران: (ایجنسی)۔ رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای کے دفتر کے انفارمیشن سنٹر کی رپورٹ کے مطابق رہبر انقلاب اسلامی نے پیر کو تہران میں واقع مصلائے امام خمینی (رح) میں منعقدہ کتابوں کی بین الاقوامی نمائش میں پہنچ کر کتابوں کی نمائش اور اس کی انتظامیہ کی حوصلہ افزائی کی اور کتب بینی فرمائی۔ تہران میں واقع مصلائے امام خمینی (رح) میں منعقدہ کتابوں کی پینتیسویں بین الاقوامی نمائش آٹھ مئی سے شروع ہوئی ہے جو اٹھارہ مئی تک جاری رہے گی۔

ایران اور پاکستان کے درمیان تعلقات میں حائل رکاوٹیں دور کیے جانے کی ضرورت پر ایرانی وزیر خارجہ کی تاکید

اسلام آباد: (ایجنسی)۔ پاکستان میں متعین ایرانی سفیر اور دیگر سفارت کاروں کے ساتھ ایک میٹنگ کے دوران وزیر خارجہ حسین امیر عبداللہیان نے ایران اور پاکستان کے تعلقات میں توسیع اور فروغ کو انتہائی اہم اور صدر سید ابراہیم رئیسی کے دورہ پاکستان کو مفید اور موثر قرار دیا۔ وزیر خارجہ نے کہا دونوں ہمسایہ ممالک کے مابین تعلقات کو مزید بہتر بنانے کے لئے مناسب منصوبوں کی پلاننگ اور حائل روکاوٹوں کو دور کیے جانے کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر حسین امیر عبداللہیان نے قونصل خانوں میں دی جانے والی خدمات، عوامی سطح کے تعلقات اور اقتصادی اور تجارتی تعاون میں فروغ لانے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ اس موقع پر پاکستان میں ایران کے سفیر رضا امیری مقدم نے پاکستان میں اسلامی جمہوریہ ایران کے پانچ سفارتی مراکز کی موجودگی کو پاکستان کی اہمیت اور سیاسی، اقتصادی، سیاحتی اور ثقافتی تعاون اور گنجائشوں کا آئینہ دار قرار دیا۔

توانائی بحران کے خلاف کوئٹہ میں کسانوں کا احتجاجی دھرنا

کوئٹہ: (ایجنسی)۔ حکومت اور دھرنا مظاہرین کے درمیان مذاکرات کا پہلا دور بغیر کسی نتیجے کے ختم ہوگیا ہے۔ کسانوں کے مطالبات وفاق تک پہنچانے کے لیے وزیر اعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی نے پیر کے دن دارالحکومت اسلام آباد کا خصوصی دورہ بھی کیا۔ کوئٹہ کی اہم اور حساس شاہراہ زرغون روڈ پر جاری احتجاجی دھرنے میں کوئٹہ سمیت صوبے بھر سے آئے ہوئے کسان شریک ہیں۔ اسی روڈ پر وزیر اعلیٰ ہاؤس، گورنر ہاؤس اور بلوچستان ہائی کورٹ سمیت دیگر اعلیٰ سول اور فوجی حکام کے دفاتر بھی واقع ہیں۔ بلوچستان میں محکمہ زراعت کے اعداد و شمار کے مطابق صوبے کا کل رقبہ 8 کروڑ 58 لاکھ ایکڑ ہے، جس میں سالانہ تقریباً 28 لاکھ ایکڑ سے زائد رقبے پر مختلف فصلیں کاشت کی جاتی ہیں۔ بلوچستان زمیندار ایکشن کمیٹی کے رہنماء، غلام رسول کہتے ہیں کہ ترقی کی دعویدار موجودہ حکومت نے صوبے کے زرعی شعبے کو تباہی کے دہانے تک پہنچا دیا ہے۔ ڈی ڈبلیو سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا، بلوچستان میں صرف دو اضلاع میں نہری نظام موجود ہے، باقی تمام 36 اضلاع میں پانی کے حصول کا واحد ذریعہ ٹیوب ویلز ہیں۔ صوبے کے تمام 29 ہزار ٹیوب ویلوں کو اس وقت حکومت 24 گھنٹوں میں صرف 3 گھنٹے بجلی مہیا کررہی ہے۔ بجلی کی عدم دستیابی کے باعث کھیتوں کو پانی نہیں مل پا رہا ہے۔ فصلیں تباہ ہوتی جا رہی ہیں۔ حکومت صرف فرضی دعوؤں سے عوام کی آنکھوں میں دھول جھونک رہی ہے۔" غلام رسول کا کہنا تھا کہ بلوچستان کے زرعی ٹیوب ویلوں کو حکومت نے سبسڈی کی فراہمی کا جو دعویٰ کیا تھا، اسے بھی پورا نہیں کیا جارہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا، توانائی کا بحران حکومت کا پیدا کردہ ہے۔ نااہل حکومت نے صوبے کے دیہی انفراسٹرکچر اور آبپاشی کے نظام میں کوئی سرمایہ کاری نہیں کی ہے۔ بلوچستان کے زرعی شعبے کو بجلی کی فراہمی یقینی بنانے کے لیے کوئٹہ الیکٹرک سپلائی کمپنی ان احکامات کی بھی خلاف ورزی کررہی ہے، جو کہ سابق نگران دور حکومت میں دیے گئے تھے۔" بلوچستان میں زرعی شعبہ ملک بھر میں سبزیوں اور پھلوں کی پیداوار کا سب سے اہم ذریعہ ہے۔ کسانوں کے دھرنے میں شریک پشین کے کسان، ملک نصیب اللہ کہتے ہیں کہ آئندہ چند یوم اگر بجلی کا یہی بحران مزید جاری رہا تو صوبے کی تمام فصلیں تباہی سے دوچار ہوجائیں گی۔ ڈبلیو سے گفتگو کرتے ہوئے ملک نصیب نے کہا، بلوچستان کا زرعی شعبہ پاکستان کی معیشت کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ زراعت کی ترقی کے لیے حکومت کوئی اقدامات نہیں کر رہی ہے۔ صوبے میں زرعی شعبے کو جان بوجھ کر تباہ کیا جارہا ہے۔ بلوچستان کی سیب کی سالانہ پیداوار، 16 لاکھ ٹن، ٹماٹر کی پیداوار 10 لاکھ ٹن، انگور کی پیداوار 6 لاکھ ٹن جبکہ پیاز کی پیداوار 7 لاکھ ٹن سے زائد ہے۔" نصیب اللہ کے بقول بلوچستان میں ٹیوب ویلوں کی مجموعی تعداد 50 ہزار سے زائد ہے لیکن بجلی صرف 29 ہزار ٹیوب ویلوں کو ہی فراہم کی جاتی ہے۔ کسانوں کے احتجاجی دھرنے میں امیر جماعت اسلامی حافظ نعیم الرحمن نے بھی شرکت کی۔ دھرنے سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا، پاکستان ایک زرعی ملک ہونے کے باوجود حکمرانوں کی ناقص پالیسیوں کی وجہ سے تباہی کی اس نہج تک آن پہنچا ہے۔

صدر پوٹن کا حیران کن فیصلہ، وزیر دفاع کو تبدیل کردیا

یوکرین: (ایجنسی)۔ روسی صدر ولادیمیر پوٹن نے یہ غیر معمولی اقدام ایسے وقت پر کیا ہے جب روسی افواج مشرقی یوکرین میں پیش قدمی کررہی ہیں اور اُس نے شمال مشرقی علاقے خارکیف میں ایک بڑا آپریشن شروع کیا ہے۔ روسی پارلیمان کے ایوان بالا، فیڈریشن کونسل، کی طرف سے اتوار کے روز شائع کردہ وزراء کی نئی فہرست کے مطابق صدر ولادیمیر پوٹن نے سرگئی شوئیگو کو ان کے عہدے سے ہٹا دیا ہے اور ان کی جگہ ماہر اقتصادیات آندرے بیلوسوف کو ملک کا نیا وزیر دفاع مقرر کیا ہے۔ یوکرین کے خلاف جنگ شروع کرنے کے بعد سے پچھلے دو سالوں میں روس کی دفاعی قیادت میں یہ ایک بہت بڑی تبدیلی ہے۔ یہ پیش رفت ایک ایسے وقت میں ہوئی ہے جب روسی افواج مشرقی یوکرین میں پیش قدمی کررہی ہیں اور اُس نے شمال مشرقی خارکیف علاقے کے خلاف ایک بڑا آپریشن شروع کیا ہے۔ یوکرین کے خلاف فوجی کارروائیوں کے پہلے سال کئی فوجی ناکامیوں، بشمول یوکرین کے دارالحکومت کیف پر قبضہ کرنے میں ناکامی اور خارکیف اور جنوبی خیرسون علاقوں سے پسپائی، کے باوجود صدر پوٹن اب تک سرگئی شوئیگو کے ساتھ کھڑے تھے۔ گزشتہ سال جب ویگنر نیم فوجی دستوں کے سربراہ یوگینی پریگوژین نے خونریز بغاوت شروع کی اور شوئیگو کی برطرفی کا مطالبہ کیا تھا، اس وقت بھی پوٹن نے اپنے وزیر دفاع کا ساتھ دیا تھا۔ صدر ولادیمیر پوٹن نے ماہر اقتصادیات آندرے بیلوسوف کو ملک کا نیا وزیر دفاع مقرر کیا ہے صدر ولادیمیر پوٹن نے ماہر اقتصادیات آندرے بیلوسوف کو ملک کا نیا وزیر دفاع مقرر کیا ہے کریملن نے اتوار کے روز کہا کہ صدر پوٹن چاہتے ہیں کہ سن 2012 سے وزیر دفاع کے عہدے پر فائز شوئیگو کو روس کی طاقت ور سکیورٹی کونسل کا سکریٹری بنایا جائے۔ تاہم شوئیگو کی جگہ ایک سویلین اہلکار بیلوسوف، جنہیں میدان جنگ کی جانکاری کی بجائے معاشی فیصلہ سازی کے لیے جانا جاتا ہے، کی تقرری نے لوگوں کو حیرت زدہ کردیا ہے۔ بیلوسوف ایک دہائی سے زیادہ عرصے سے پوٹن کے سب سے زیادہ با اثر معاشی مشیروں میں سے ایک ہیں۔ کریملن کے ترجمان دیمتری پیسکوف نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ یہ تبدیلی اس لیے اہم ہے کیونکہ روس سن 1980 کی دہائی کے وسط میں سابقہ سوویت یونین جیسی صورت حال کی طرف بڑھ رہا تھا، جب فوج اور قانون نافذ کرنے والے حکام پر ریاستی اخراجات کا 4.7 فیصد خرچ ہوتا تھا۔ پیسکوف کا کہنا تھا کہ اس کا مطلب یہ تھا کہ اس طرح کے اخراجات کو ملک کے مجموعی مفادات کے مطابق یقینی بنانا بہت ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پوٹن اب وزارت دفاع میں معاشی پس منظر کے حامل سویلین عہدیدار چاہتے ہیں۔ اس تبدیلی کو پوٹن کی جانب سے دفاعی اخراجات کو زیادہ جانچ پڑتال سے مشروط کرنے کی کوشش کے طور پر بھی دیکھا جاسکتا ہے، تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ اس فنڈ کو زیادہ موثر طریقے سے خرچ کیا جائے۔ خیال رہے کہ شوئیگو کے حامی، نائب وزیر دفاع پر رشوت لینے کے الزامات عائد کیے جا چکے ہیں۔ سرگئی لاوروف پچھلے تقریباً بیس سال سے روس کے وزیر خارجہ ہیں۔ وہ دنیا میں سب سے طویل عرصے تک وزیر خارجہ رہنے والوں میں سے ایک ہیں سرگئی لاوروف پچھلے تقریباً بیس سال سے روس کے وزیر خارجہ ہیں۔ وہ دنیا میں سب سے طویل عرصے تک وزیر خارجہ رہنے والوں میں سے ایک ہیں اتوار کے روز وزارت میں ہونے والی تبدیلی سے وزیر خارجہ سرگئی لاوروف پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے۔ فیڈریشن کونسل کے اعلان کے مطابق وہ اپنے عہدے پر برقرار رہیں گے۔ سرگئی لاوروف پچھلے تقریباً بیس سال سے روس کے وزیر خارجہ ہیں۔ وہ دنیا میں سب سے طویل عرصے تک وزیر خارجہ رہنے والوں میں سے ایک ہیں۔ انہیں پوٹن کا قریبی حلیف اور کسی بھی طرح کے بحران سے ملک کو نکالنے میں اہم کردار ادا کرنے والا سمجھا جاتا ہے۔ شوئیگو کو نکولائی پیٹروشیف کی جگہ روس کی قومی سلامتی کونسل کا سکریٹری بنا دیا گیا ہے۔ اس نئی تقرری کو ان کی ترقی قرار دیا جارہا ہے۔ پیٹروشیف کے نئے عہدے کا اعلان جلد ہی کیا جائے گا۔

امریکا: تقریب کے دوران فائرنگ سے 3 افراد ہلاک، 15 زخمی

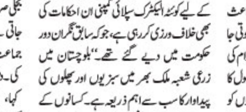

الاباما: (ایجنسی)۔ امریکی ریاست الاباما میں ایک تقریب کے دوران فائرنگ کے نتیجے میں 3 افراد ہلاک اور 15 زخمی ہوگئے۔ امریکی میڈیا سی این این کی رپورٹ کے مطابق امریکی ریاست الاباما میں میموریل ڈے کی تقریب کے دوران فائرنگ کا واقعہ پیش آیا جس کے نتیجے میں 3 افراد ہلاک اور 15 زخمی ہوئے۔ بالڈون کاؤنٹی شیرف آفس کے مطابق کمیونٹی آف اسٹاکٹن میں ہونے والی سڑک کی اس تقریب میں تقریباً ایک ہزار سے زائد افراد شریک تھے جہاں سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا لیکن اچانک کچھ لوگوں کے درمیان کسی بات پر تلخ کلامی ہوئی جس کے بعد یہ افسوسناک واقعہ پیش آیا۔ شیرف آفس نے ابتدائی تحقیقاتی رپورٹ میں بتایا کہ فائرنگ کا واقعہ 9 بجکر 30 منٹ پر پیش آیا جب ایک شخص نے تقریب میں موجود تمام افراد پر فائرنگ شروع کردی جس سے تقریب میں بھگدڑ مچ گئی اور 18 افراد فائرنگ کی زد میں آئے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ واقعہ میں زخمی ہونے والے تمام افراد کو فوری طور پر قریبی اسپتال منتقل کیا گیا لیکن 3 افراد زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ہلاک ہوگئے جب کہ کچھ زخمیوں کی حالت اب بھی تشویشناک ہے جس سے ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ ہے۔ امریکی حکام کی جانب سے فائرنگ کے واقعہ میں ہلاک اور زخمی ہونے والے افراد کی تفصیلات نہیں دی گئی ہیں جب کہ تفتیشی افسران نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ فائرنگ کرنے والے افراد ایک سے زیادہ تھے اور انہوں نے پولیس کو ہدایت دی ہے کہ وہ وہاں موجود افراد سے پوچھیں یا پھر ویڈیوز کی مدد سے معلومات حاصل کریں۔ بالڈون شیرف آفس کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ اس کیس کو جلد از جلد منطقی انجام تک پہنچائیں اور ملزمان کو گرفتار کریں لیکن اس کے لیے ہمیں مدد کی ضرورت ہے۔ واضح رہے کہ امریکا میں رواں سال 2024 میں اب تک 155 فائرنگ کے ایسے واقعات رپورٹ ہو چکے ہیں جہاں ہجوم کو نشانہ بنایا گیا ہے۔

کینیڈا کے جنگلات میں لگی آگ نے ہزاروں افراد کو نقل مکانی پر مجبور کردیا

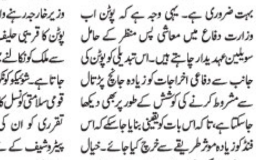

کینیڈا: (ایجنسی)۔ کینیڈا کے جنگلات میں لگی آگ نے ہزاروں افراد کو نقل مکانی پر مجبور کردیا جب کہ فائر فائٹرز طویل آپریشن کے بعد آگ پر قابو پانے میں کامیاب ہوگئے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے رائٹرز کی رپورٹ کے مطابق مغربی کینیڈا کے جنگلات میں لگنے والی آگ پر فائر فائٹرز نے تیزی سے قابو پالیا جب کہ کینیڈین حکام نے صوبے برٹش کولمبیا کے ایک ضلع کے رہائشیوں کو فوری طور پر گھروں سے نکالنے میں کامیاب رہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ کینیڈین حکام نے تیل کا مرکز کہلائے جانے والے صوبے البرٹا کے رہائشیوں کو بھی فوری طور پر اپنے گھروں کو خالی کرنے کی ہدایت کردی۔ البرٹا کے حکام نے بتایا کہ جنگل میں لگنے والی بے قابو آگ کی شدت ابتدائی طور پر رپورٹ ہونے والی آگ سے دگنی تھی۔ یہ آگ فورٹ میک میرے کے جنوب مغرب میں 16 کلومیٹر (94.9 میل) پر لگی جو 1992 ایکڑ تک پھیلی۔ علاقائی میونسپلٹی میئر روب فریزر نے ایک انٹرویو کے دوران بتایا کہ فورٹ نیلسن کے اندر اور اطراف میں بسنے والے تقریباً 3500 رہائشیوں کو فوری طور پر دوسرے مقامات پر منتقل کردیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جنگل میں لگنے والے اس ہولناک آگ کی ابتدا ایک درخت میں لگنے والی آگ سے ہوئی جو تیز ہواؤں کے باعث بجلی کی ایک تار پر گرا تھا۔ البرٹا کے حکام کا کہنا تھا کہ جنگل میں لگنے والی اس آگ پر قابو پانے کے لیے فائر فائٹرز کے عملے کے 5 لوگوں کے علاوہ، 9 ہیلی کاپٹرز اور آئیر ٹینکرز کی مدد لی گئی جب کہ یہ آپریشن ہفتے کی رات نائٹ وژن ہیلی کاپٹرز اور بھاری مشینری کی مدد سے جاری رہا۔

خواجہ آصف کی تقریر کے دوران شدید احتجاج

اسلام آباد: (ایجنسی)۔ وزیر دفاع خواجہ آصف کی تقریر کے دوران اپوزیشن جماعت سنی اتحاد کونسل کے اراکین نے شدید احتجاج اور نعرے بازی جب کہ اسپیکر قومی اسمبلی ایاز صادق نے خاموش رہنے کی تاکید کرتے ہوئے کہا کہ لیڈر آف دی اپوزیشن کے تقریر کے دوران کوئی نہیں بولا تھا۔ قومی اسمبلی میں اظہار خیال کرتے ہوئے خواجہ آصف نے کہا کہ پی ٹی آئی نے اپنے دور میں میرے خلاف آرٹیکل چھ لگانے کا فیصلہ کیا تھا، جن جن لوگوں نے آئین توڑا، ان کے خلاف آرٹیکل 6 لگنا چاہیے، آرٹیکل 6 کی ابتدا جنرل ایوب سے ہونی چاہیے، 1958 سے لیکر 2022 تک جب جب آئین توڑا گیا آرٹیکل 6 لگنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ آئین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے، جس نے اس ملک کا آئین توڑا ان کے خلاف میں آرٹیکل 6 کی حمایت کرتا ہوں، پاکستان کے قدم آج بھی اکھڑے ہیں صرف اس وجہ سے ایوب خان نے حکومت کا تختہ الٹا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ حلف کی بات کی گئی، سب سے پہلے حلف کی خلاف ورزی ایوب خان نے کی، ابھی تو صرف اتنا سا ہوا ہے، ابھی تو پوری رات باقی ہے۔ خواجہ آصف کی تقریر کے دوران سنی اتحاد ارکان نے شور شرابہ کیا، اسپیکر کی اراکین کو خاموش رہنے کی تاکید کرتے ہوئے کہا کہ لیڈر آف دی اپوزیشن کے تقریر کے دوران کوئی نہیں بولا، جیسے لیڈر آف دی اوزیشن کو سنا گیا ایسے ہی خواجہ آصف کو بھی سنا جائے۔ وزیر دفاع نے کہا کہ ہم نے ڈکٹیٹر کا ساتھ دینے پر معافی مانگی ہے۔

سیتاپور قتل عام: انوراگ نہیں بڑے بھائی اجیت نے کیے تھے 6 قتل

پوسٹ مارٹم رپورٹ کے بعد بدل گئی کہانی

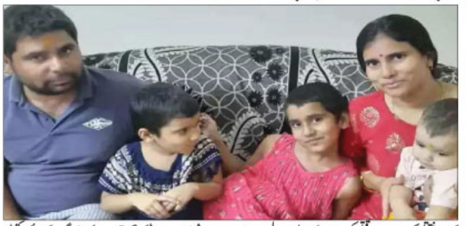

لکھنؤ: 13 مئی (پی این ایس) پولیس نے جمعہ کی رات پالہا پور گاؤں میں ایک ہی خاندان کے چھ لوگوں کے قتل کا معاملہ حل کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ ذرائع کے مطابق یہ قتل انوراگ کے بڑے بھائی اجیت سنگھ نے کیا تھا۔ تحقیقات میں حقائق سامنے آئے ہیں کہ انوراگ، ان کی بیوی پرینکا اور ماں ساوتری کے ساتھ تین معصوم بچوں کو جائیداد کے تنازع پر قتل کیا گیا تھا۔ تاہم تحقیقات میں کچھ اور چیزیں بھی سامنے آسکتی ہیں، اتوار کو واقعہ کے دوسرے دن گاؤں میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ صرف پولیس کی گاڑیوں کی نقل و حرکت خاموشی کو توڑ رہی تھی۔ پولیس نے اس معاملے میں متوفی انوراگ سنگھ کے چچا، بھائی اجیت، اس کی بیوی اور گھر کے دو ملازموں کو حراست میں لیا تھا۔ پولیس افسران نے ان لوگوں سے کافی دیر تک پوچھ گچھ کی۔ گاؤں والوں کے مطابق آنجہانی وریندر سنگھ کے دو بیٹوں انوراگ سنگھ اور اجیت سنگھ نے اپنے والد کی میراث سنبھالی۔ انوراگ کاشتکاری میں دلچسپی رکھتے تھے۔ اجیت سنگھ پرائمری اسکول، باری، جگت پور محمود آباد میں ایک سرکاری استاد ہیں، انوراگ سنگھ بھی جدید طریقے سے سبزیاں کاشت کرتے تھے۔ ان کے والد وریندر اور آر پی سنگھ دو بھائی تھے۔ آر پی سنگھ بڑے بھائی تھے۔ جبکہ ویریندر اس سے چھوٹا ہے۔ جب وہ ایک ساتھ رہتے تھے تو جو بھی زمین اور مکان خریدا گیا تھا، آر پی سنگھ نے بڑی چالاکی سے اسے اپنے اور اپنی بیوی کے نام منتقل کر دیا۔ پالہاپور قتل کیس میں ایک طرف پولیس نے انوراگ کو ذہنی طور پر پریشان قرار دیتے ہوئے اسے قاتل قرار دیا۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ نے پورے واقعے کا رخ سفاکانہ قتل کی سمت موڑ دیا ہے۔ انوراگ، جسے پولس ذہنی طور پر پریشان سمجھتی تھی، اس واقعے کا مرکزی ملزم تھا۔ اس کی پوسٹ مارٹم رپورٹ نے پولیس کی تھیوری کو ناکام کر دیا ہے۔ اس بات کی تصدیق کی گئی ہے کہ انوراگ کو دو گولیاں لگیں۔ ایسے میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک گولی چلنے کے بعد انوراگ پر دوسری گولی کس نے چلائی؟ کیا یہ منصوبہ بند قتل تھا؟ اسے ایک حادثہ دکھانے کے لیے ایک پوری کہانی بنائی گئی۔ جب لاش کا پوسٹ مارٹم کیا گیا تو پتہ چلا کہ انوراگ کے دائیں کنپٹی میں گولی لگی تھی۔ جو گلا کاٹتے ہوئے دوسری طرف نکل آئی۔ دوسری گولی بائیں جانب سے چلی اور دماغ میں جا لگی۔ ذرائع کی مانیں تو انوراگ کے دماغ میں پھنسی گولی 315 بور کی ہے۔ جس پر غیر قانونی ہتھیار سے فائرنگ کی گئی۔ انوراگ کے پوسٹ مارٹم کے دوران لیے گئے ایکسرے میں ایک گولی پائی گئی۔ اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ انوراگ کو قتل کر دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ اس کی ماں ساوتری کے سر پر پانچ سے چھ چوٹیں آئی ہیں۔ جو کہ ہتھوڑے کا بتایا جاتا ہے کہ انوراگ کے سر میں پہلی گولی دائیں کان سے 5.6 سینٹی میٹر اوپر تھی۔ دوسری گولی گلے میں لگی اور بائیں کان سے ڈھائی سینٹی میٹر نیچے نکلی۔ دریں اثنا موت کی وجہ جھٹکا اور خون بہہ جانا بتایا گیا ہے۔ دماغ کے دائیں جانب ایک گولی ملی۔ رپورٹ میں یہ بھی سامنے آیا ہے کہ انوراگ کی دس سالہ بڑی بیٹی آسوی کو بھی گولی ماردی گئی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ اس وقت ہوا جب وہ لیٹی ہوئی تھی۔ یا جب اسے زمین پر پھینک کر گردن میں گولی ماردی گئی ہو۔ دیگر دو بچوں ارنا اور ایڈوک کے سر پر چوٹیں آئی ہیں۔ جس میں ارنا کے سر پر چوٹ آئی۔ اس کے ساتھ اس کی دائیں ران کی ہڈی ٹوٹی ہوئی پائی گئی۔ ایڈوک کو سر پر چوٹ اور بائیں ران کی ہڈی ٹوٹی ہوئی پائی گئی۔ انوراگ کی بیوی پرینکا کو سینے میں گولی مارنے کے بعد ہتھوڑے سے پیٹا گیا۔

چار گھنٹے جاری رہا پوسٹ مارٹم

مرنے والوں کا پوسٹ مارٹم 2:3 بجے شروع ہوا۔ پوسٹ مارٹم شام سات بجے تک جاری رہا، پوسٹ مارٹم کل چار گھنٹے تک ہوا۔ پہلے ایڈوک کا پوسٹ مارٹم کیا گیا۔ ان کی اور آسوی کی لاشیں تقریباً ڈھائی بجے پوسٹ مارٹم ہاؤس پہنچیں۔ اس کے بعد انوراگ، ان کی ماں ساوتری اور آخر میں بیوی پرینکا کا پوسٹ مارٹم کیا گیا۔ جس میں انوراگ کا پوسٹ مارٹم شام 5 بجے شروع ہوا اور 5.55 بجے تک جاری رہا۔ پوسٹ مارٹم کے بعد متوفی کے کپڑے، ویسرا محفوظ کر لیے گئے۔

سی، بی، ایس، ای، کے امتحانات میں ارم پبلک کالج کے طلباء کا شاندار مظاہرہ

لکھنؤ ۱۳ مئی۔ ارم ایجوکیشنل سوسائٹی لکھنؤ کے زیر اہتمام طلباء کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے والے لکھنؤ کے معروف ارم پبلک کالج اندرا نگر کے طلباء وطالبات نے آج جاری ہونے والے سی، بی، ایس، ای ہائی اسکول اور انٹر کے نتائج میں شاندار اور قابل تحسین کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ کالج کے زیادہ تر طلباء نے ۹۳ فیصد نمبر حاصل کر کے کالج کا نام روشن کیا ہے۔ ارم ایجوکیشنل سوسائٹی کے منیجر ڈاکٹر خواجہ بزمی یونس ڈائرکٹر خواجہ فیضی یونس، اور سوسائٹی کے سکریٹری خواجہ سیفی یونس، کے علاوہ ارم پبلک کالج کی پرنسپل محترمہ سحر سلطان صاحبہ، اور مینک شری واسطو محمد عارف نگرامی، ڈاکٹر طارق حسین، نے کامیاب ہونے والے طلبا کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے ان کے شاندار اور روشن مستقبل کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔

ہر ذی روح کی موت بر حق ہے

لکھنؤ:13 مئی (پی این ایس) انسان کی جان ومال سب اللہ کیلئے ہے کیونکہ اللہ ہی ہمارا خالق و مالک ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ہر ذی روح کی موت بر حق ہے، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہونے والی کیونکہ موت کا وقت متعین ہے کس کی موت کب ہوگی، کہاں ہوگی یہ سب اللہ کے علم میں محفوظ ہے۔ ادھر چند دنوں میں کئی اہم شخصیات اس دنیا سے رخصت ہو گئیں جن کی بڑی ملی، دینی دعوتی دنیاوی خدمات ہیں بطور خاص لکھنؤ کے معروف عالم دین مولانا عبدالعلیم فاروقی، مولانا ابوبکر ندوی سرائے برائی بارہ بنکی، ڈاکٹر عبدالجبار ندوی رائے بریلی، مطبخ ملازم محمد طاہر مہیت مئو، سینئر صحافی فیضان عثمانیؔ، انور جمال انور، حافظ مظہر الدین فتح پور ضلع بلرام پور، پروفیسر سلام بن رزاق، مفتی محمد زید مظاہری ندوی کے والد حاجی مختار احمد، محمد خالد مصطفیٰ ندوی جگدیش پور، قاری عبدالمعید چودھری کے والد محمد فاروق، مولانا نسیم قمر ندوی آنسول کلکتہ، محمد عرفان کے بیٹے یوسف دانیال محمود آباد اور سماجی کارکن اٹل کمار انجان، پروفیسر سید ظہیر حسین عابدی، عبدالقدوس ابن احمد دہلی، کاکا سعید احمد عمری تمل ناڈو، وغیرہ کے انتقال پر مولانا عبدالوکیل ندوی بارہ بنکوی نے اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا اللہ تعالیٰ مذکورہ اشخاص کے تمام لواحقین کو صبر وسکون عطا فرمائے۔

ادارہ شعروادب کی طرحی نشست کا انعقاد

لکھنؤ۔ یہاں ادارہ شعروادب کے زیر اہتمام ادارے کے جنرل سکریٹری عرفان حسین زنگی پوری کے مکان کمرخ والی بغیا کاظمین روڈ لکھنؤ میں طرحی شعری نشست منعقد ہوئی جسکا مصرع طرح تھا۔ "فخر سے دیکھتے ہیں صاحب کردار مجھے" اس نشست کی صدارت سید وضاحت حسین صاحب سابق اڈیٹر "نیا دور" لکھنؤ نے فرمائی اور مہمان خصوصی کی حیثیت سے سید نہال رضوی سابق چیرمین فخرالدین علی احمد میموریل کمیٹی نے شرکت فرمائی۔ نظامت کے فرائض خورشید رضا فتحپوری نے انجام دیے۔ پروگرام کے آغاز پر عرفان زنگی پوری نے ادارے کی شاندار تاریخ اور اسکی ادبی خدمات پر روشنی ڈالی اور اختتام پر وضاحت حسین رضوی نے صدارتی تقریر میں اس قسم کی ادبی نشستوں کی اہمیت وافادیت پر زور دیتے ہوئے اُردو زبان و ادب کی خصوصیات ومقبولیت کا ذکر کیا اور اسکی بقا کے لئے اہل ذوق سے عملی کوشش وتعاون کرنے کی اپیل کی۔ جن شعراء نے طرحی کلام پیش کیا۔ اُن کا ایک ایک شعر نذر قارئین ہے۔

ظلمت شب سے جو کرتا ملے پیکار مجھے
ایسا کوئی نہ ملا قافلہ سالار مجھے
(نہال رضوی)

گھر سے میں جان ہتھیلی پہ لئے نکلا ہوں
کیا ڈرائے گا خیالِ رسن و دار مجھے
(مخمور کاکوروی)

چاند تاروں میں تجھے ڈھونڈ رہی ہے دنیا
اور ہر شے میں ملے ہیں ترے آثار مجھے
(جاوید برقی)

جس میں اٹھا تھا جنازہ مرے ارمانوں کا
خوں رُلاتی ہے ابھی تک وہ شب تار مجھے
(خورشید رضا فتحپوری)

ہر نئی شکل نے بخشا نیا کردار مجھے
تونے اے وقت بنا ڈالا اداکار مجھے
(عرفان زنگی پوری)

میں محبت کے مریضوں کو شفا دیتا رہا
اور بیمار سمجھتے رہے بیمار مجھے
(فرید مصطفی)

اے خدا میری تمناؤں کا قد کم کر دے
یں ہوں خوددار تو رہنے بھی دے خوددار مجھے
(ذکی بھارتی)

وقت جب کرتا ہے حالات سے دوچار مجھے
حوصلہ دیتا ہے پھر جذبۂ ایثار مجھے۔
(معید رہبر)

اب مجھے دھوپ کی شدت کا کوئی خوف نہیں
مل گیا آپ کا اب سایۂ دیوار مجھے
(حبیب شاربی)

نیزہ و تیغ نہ خنجر نہ ہی تلوار مجھے
اب قبیلے کے لئے چاہئے سردار مجھے
(عابد نظر)

دیکھتے رہ گئے سب تیغ و رسن دار مجھے
اور معراج پہ لے آیا ہے انکار مجھے
(تاج لکھنوی)

یہ مرے علم وہنر نے مجھے بخشا ہے شرف
اپنے پہلو میں بٹھاتے ہیں جو فنکار مجھے
(رضا صفی پوری)

ادبی تنظیم بزمِ صفی قدیم کا ماہانہ طرحی مشاعرہ

لکھنؤ:13 مئی
دبستانِ لکھنؤ کی قدیم ادبی تنظیم "بزمِ صفی" کا ماہانہ طرحی مشاعرہ سابقہ روایت کے ساتھ زیرِ صدارت ڈاکٹر شمس الحسن شمس سندیلوی کاشانہ بیدل مرادابادی منعقد ہوا۔ جس میں محترم عقیل غازیپوری مہمان خصوصی رہے نور محمد نجمی لکھنوی نے نظامت کی اور تلاوت کلامِ ربانی سے مشاعرے کا آغاز کیا جس کے بعد طرحی مشاعرے کا باقاعدہ آغاز ہوا پسند کئے گئے اشعار قارئین کی نذر ہیں:۔

نہ تا آسماں جو پہنچے وہ صدا صدا نہیں ہے
دعا دل سے جو نہ نکلے وہ دعا دعا نہیں ہے
(ڈاکٹر شمس سندیلوی)

مجھے خاک سے بنا کر مجھے عقل سے نوازہ
مرے رب تری عطا کی کوئی انتہا نہیں ہے
(عقیل غازیپوری)

ابھی تشنگی ہے باقی کہاں اٹھ کے چل دئے تم
ابھی کچھ کہا نہیں ہے ابھی کچھ سنا نہیں ہے
(بشارت لکھنوی)

وہی دل کی بیقراری وہی شب کی آہ و زاری
تو بتا دے میرے ہمدم یہ بھی کیا سزا نہیں ہے
(نور محمد نجمی لکھنوی)

کہیں مسئلہ نہی ہے کہیں مدعا نہیں ہے
غمِ زندگی کا کوئی کہیں سلسلا نہیں ہے
(پنڈت عکس لکھنوی)

جو ہنسی اڑا رہی ہے مرے دردِ دل کی دنیا
مرے دردِ دل سے دنیا ابھی آشنا نہیں ہے
(قمر سیتاپوری)

مجھے زخم دینیوالے تو رہے سدا سلامت
سوا اس کے میرے لب پر کوئی اور دعا نہیں ہے
(ہارون بارہ بنکوی)

یہ رہے گا دیکھ لینا مری جان لے کے اک دن
مرے درد کی جہاں میں کوئی بھی دوا نہیں ہے
(اے۔آر۔ساحل

مشاعرے کے اختتام پر جنرل سکریٹری نجمی لکھنوی نے اعلان کیا کہ بزم کا اگلا مشاعرہ مورخہ 9 جون بروز اتوار بوقت ساڑھے پانچ بجے شام بر مکان چودھری عبدالستار خاں بیدل مرادابادی لشکری رکاب گنج منعقد ہوگا۔ مصرع طرح: " قابلِ دید نہیں ہے یہاں منظر کوئی قافیہ منظر گھر در وغیرہ ردیف کوئی آخر میں جنرل سکریٹری نجمی لکھنوی نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

مسجد سے نماز پڑھ کر نکل رہے شخص کا چاقو سے قتل

لکھنؤ:13 مئی (پی این ایس) لکھنؤ کے بازار کھالا علاقے میں گرافک ڈیزائنر کے بہیمانہ قتل کا سنسنی خیز معاملہ سامنے آیا ہے۔ نماز پڑھ کر مسجد سے باہر نکلنے والے شخص کو نصف درجن سے زائد لوگوں نے گھیر لیا اور مار پیٹ شروع کر دی۔ چاقو سے وار کر کے بری طرح زخمی ہونے والا شخص ہسپتال میں دم توڑ دیا۔ پولیس نے اس معاملے میں کیس درج کر لیا ہے۔ مقتول کی شناخت محمد زید کے نام سے ہوئی ہے۔ الماس باغ، ٹھاکر گنج کے رہنے والے اس کے بھائی فیض عالم نے بتایا کہ زید بازار کھالا کے بھدیوا علاقے میں اپنی بیوی کو اپنے مائیکے چھوڑنے آیا تھا۔ اس کے بعد وہ نماز پڑھنے مسجد گئے۔ باہر آتے ہی 7-8 بدمعاشوں نے جو پہلے سے گھات لگائے ہوئے تھے ان پر چاقو سے حملہ کر دیا۔ لکھنؤ ویسٹ زون کے ڈی سی پی درگیش کمار نے کہا کہ اس معاملے میں ایف آئی آر درج کر لی گئی ہے۔ الزام لگایا گیا ہے کہ محمد کریم عرف پرویز، محمد زبیر، تہام، محمد شہاب، محمد حارث، مصطفی سمیت 3-4 نامعلوم افراد کو ملزم بنایا گیا ہے۔ یہ سب مقتول کے چچا اور چچیرے بھائی ہیں۔ مقتول کے بھائی فیض کا کہنا تھا کہ حملہ مسجد کے باہر ہوا لیکن کوئی اسے بچانے کے لیے آگے نہیں آیا۔ خون میں لت پت اسے ٹراما سینٹر لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ گزشتہ سال بھی ملزمان نے ان پر حملہ کیا تھا جس کے بعد انہیں طویل عرصے تک اسپتال میں زیر علاج رہنا پڑا۔ پولیس نے شکایت کو سنجیدگی سے نہیں لیا۔

آکاش آنند پر کارروائی کے بعد بی ایس پی میں افراتفری

لکھنؤ:13 مئی (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی کی قومی صدر مایاوتی نے 7 مئی کو اپنے بھتیجے آکاش آنند کو دونوں اہم عہدوں سے ہٹا دیا تھا۔ آکاش آنند کو قومی رابطہ کار اور بی ایس پی سربراہ مایاوتی کا جانشین قرار دیا گیا تھا اب مایاوتی نے سوشل میڈیا پر یہ جانکاری دیتے ہوئے آکاش آنند کو ان دونوں اہم عہدوں سے ہٹا دیا ہے۔ نیوز پورٹل اے بی پی پر شائع خبر کے مطابق آکاش آنند کو عہدے سے ہٹائے جانے کے بعد بی ایس پی عہدیداروں میں استعفوں کی جھڑی لگ گئی ہے۔ بی ایس پی لیڈر رام لکھن شکلا اور راجیو شکلا سمیت امیٹھی کے کئی لیڈروں نے اپنے استعفیٰ دے دیے ہیں۔ بی ایس پی میں رہنماؤں نے وفادار کارکنوں کو نظر انداز کرنے کا الزام لگاتے ہوئے استعفیٰ دے دیا ہے۔ یہ سبھی رہنما آکاش آنند کے حق میں نظر آرہے ہیں۔ دراصل مایاوتی نے گزشتہ منگل کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر لکھا تھا، یہ جان لیں کہ بی ایس پی نہ صرف ایک پارٹی ہے بلکہ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی عزت نفس اور سماجی تبدیلی کی تحریک بھی ہے، جس کے لیے شری کانشی رام جی اور میں نے خود اپنی پوری زندگی وقف کر دی ہے اور نئی نسل کو بھی اس کی رفتار دینے کے لیے تیار کیا جا رہا ہے۔" انہوں نے مزید لکھا، "اسی سلسلے میں، پارٹی میں دیگر لوگوں کو پروموٹ کرنے کے ساتھ ساتھ، میں نے آکاش آنند کو نیشنل کوآرڈینیٹر اور اپنا جانشین قرار دیا، لیکن جب تک ان میں پارٹی اور تحریک کے وسیع تر مفاد میں مکمل پختگی نہیں آتی انہیں یہ دو اہم ذمہ داریاں نہیں دی جائیں گی۔"

حاملہ خاتون نے ووٹنگ کے لیے اپنی ڈیلیوری کی تاریخ دو دن کے لیے کرادی ملتوی

کانپور:13 مئی (پی این ایس) ووٹنگ کی اہمیت کو ثابت کرنے والی ایک مثال 13 مئی کو کانپور میں سامنے آیا، جس نے ووٹروں کو متاثر کیا۔ حاملہ خاتون نے ووٹ ڈالنے کے لیے اپنی پیدائش کی تاریخ ملتوی کر دی۔ خاتون نے بتایا کہ ڈیلیوری 11 تاریخ کو ہونی تھی۔ ووٹنگ کی وجہ سے تاریخ میں دو دن کی توسیع کر دی گئی ہے۔ خاتون پہلی بار ووٹر ہے۔ ووٹنگ صبح سات بجے شروع ہوئی۔ یہاں تک کہ ناشتہ کیے بغیر، خاتون اپنا ووٹ ڈالنے کے لیے بابو پوروا تھانہ علاقے کے بگھی میں واقع سرسوتی شیشو انٹر کالج پہنچی۔ ووٹ ڈالنے کے بعد باہر نکلتے ہی خاتون کے چہرے پر خوشی دیکھی گئی، جس نے بھی یہ بات سنی اس نے اس کیس کو باخبر ووٹر کی انوکھی مثال قرار دیا۔

اتر پردیش میں غیر قانونی شراب، نقدی وغیرہ کی ضبطی سے متعلق ہدایات پر سختی سے عمل کیا جارہا ہے

لکھنؤ۔ ریاست کے چیف الیکٹورل افسر جناب نودیپ رنوا نے کہا کہ غیر قانونی شراب، نقدی وغیرہ ضبط کرنے سے متعلق کمیشن کی ہدایات پر اتر پردیش میں فلائنگ اسکواڈ اور دیگر ایجنسیاں سختی سے عمل کر رہی ہیں۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا کی طرف سے 16 مارچ 2024 کو لوک سبھا کے عام انتخابات-2024 کی انتخابی تاریخوں کے اعلان کے ساتھ ہی، آزادانہ، منصفانہ، پرامن، خوف سے پاک، لالچ کے انعقاد کے لیے پوری ریاست میں ماڈل ضابطہ اخلاق موثر ہے۔ چیف الیکٹورل افسر نے کہا کہ یکم مارچ سے 12 مئی 2024 تک ایکسائز، انکم ٹیکس، پولیس اور نارکوٹکس ڈپارٹمنٹ اور دیگر نافذ کرنے والی ایجنسیوں نے کل 41768 لاکھ روپے کی شراب، منشیات، قیمتی اشیاء اور نقدی وغیرہ ضبط کی ہیں۔ اس میں 13.3385 لاکھ روپے کی نقدی، 49.5197 لاکھ روپے کی شراب، 49.23204 لاکھ روپے کی منشیات، 87.2289 لاکھ روپے کی قیمتی اشیاء، 24.4936 لاکھ روپے کے مفت تحائف اور 78.2754 لاکھ روپے کی دیگر اشیاء ضبط کی گئیں۔ ایکسائز، انکم ٹیکس، پولیس اور نارکوٹکس ڈپارٹمنٹ اور دیگر نافذ کرنے والی ایجنسیوں نے 12 مئی 2024 کو 69.97 لاکھ روپے کی شراب، منشیات اور نقدی وغیرہ ضبط کی تھی۔ اس میں 54.13 لاکھ روپے نقد، 26.35 لاکھ روپے کی 12.13485 لیٹر شراب، 09.48 لاکھ روپے کی 44430 گرام منشیات، 57.0 لاکھ روپے کے 225 مفت تحائف اور 24.0 لاکھ روپے کی 8 دیگر اشیاء ضبط کی گئیں۔ 12 مئی 2024 کو ایک بڑی ضبطی میں 1070 گرام منشیات شامل ہے۔ جس کی تخمینہ قیمت 22.34 لاکھ روپے ہے کھیری ضلع کے دھورہارا اسمبلی حلقہ میں ضبط کی گئی۔

اسٹڈی پوائنٹ کلاسز کی جانب سے اعزازیہ تقریب

لکھنؤ 13 مئی (پریس ریلیز) آج سیتاپور روڈ ڈالی گنج ریلوے کراسنگ نزد کیفے براؤوے 9 میں اسٹڈی پوائنٹ کلاسز، مکہ گنج لکھنؤ کی طرف سے اپنے طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لیے اعزازی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کے وہ طلبہ جنہوں نے اس سال یوپی اور سی بی ایس ای بورڈ کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے انہیں اعزاز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی کے طور پر ڈاکٹر پرتیبھا راج، ایسوی ایٹ پروفیسر، سوشالوجی ڈپارٹمنٹ، لکھنؤ یونیورسٹی نے طلباء کو ہار پہنایا، انکوٹرافی دیکران کا حوصلہ بڑھایا اور ان کو روشن مستقبل کیلئے دعا دیتے ہوئے کہا بچوں نے اچھے نمبر لا کر علاقہ اور اسٹڈی پوائنٹ کلاسز کا نام روشن کیا ہے، بچوں کو تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت پر بھی دھیان دینا چاہیے۔ اس اعزازی تقریب میں اسٹڈی پوائنٹ کے تمام اساتذہ کے علاوہ دیگر معزز لوگ موجود تھے۔

سنجیوانی لا کالج میں قانونی خواندگی کیمپ کا انعقاد

بہرائچ ۔سکریٹری، ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی، بہرائچ، شری ویرات شرومنی کی صدارت میں، کیرتن پور کے سنجیوانی لا کالج میں جانوروں پر ظلم اور جانوروں کے تحفظ، صارفین کے حقوق، تعلیم کے حق اور صنفی مساوات سے متعلق قانونی خواندگی اور بیداری کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ سب سے پہلے، پروگرام کے موضوع کے بارے میں ایک مختصر بیان سدھاکر ترپاٹھی نے پیش کیا، جو پروگرام کو چلا رہے تھے، اس کے بعد سنجیوانی لا کالج کے قانون کے طالب علم راگن خان، یوسف لیاقت، شریا سنگھ، شیلا ورما، بھارتی نے پیش کیا۔ یادو اور منشی گوتم نے موضوع کے مطابق اپنے خیالات کا اظہار کیا اور یہ بھی کہا کہ وہ اپنے آس پاس کے علاقوں میں عام لوگوں میں بیداری پیدا کریں گے۔ حق تعلیم قانون 2009 کے بارے میں تفصیلی معلومات دیتے ہوئے منیش کمار سریواستو نے کہا کہ آر ٹی آئی ایکٹ کو 86 ویں آئینی ترمیم میں لاگو کیا گیا تھا۔ جس میں ہندوستان میں 6 سے 14 سال کی عمر کے تمام بچوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم کا انتظام ہے، پرائمری تعلیم کی تکمیل تک کسی بچے کو نہیں روکا جائے گا اور نہ ہی نکال دیا جائے گا۔ مسز نشا ترپاٹھی نے بتایا کہ جانوروں پر ظلم ایکٹ کا مقصد جانوروں کو غیر ضروری تکلیف یا تکلیف کو روکنا ہے جس کے لیے ایکٹ میں جانوروں پر غیر ضروری ظلم اور تکلیف پہنچانے پر سزا کا انتظام کیا گیا ہے۔ سال 1962 میں اس ایکٹ کے سیکشن 4 کے تحت اینیمل ویلفیئر بورڈ آف انڈیا (AIBL) قائم کیا گیا تھا۔ سکریٹری نے کیمپ میں موجود طلباء کو اے ڈی آر سنٹر کے کردار، قانونی امداد فراہم کرنے میں ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی کے کردار اور عمل کے بارے میں بتایا، ثالثوں اور مصالحت کاروں کی کوششوں سے مصالحت کی بنیاد پر مقدمات کا تصفیہ، پی ایل وی کے کردار، لوک عدالت میں پرمننٹ لوک عدالت، کنسلیٹیشن سنٹر اور نیشنل لیگل سروسز اتھارٹی کی طرف سے چلائی جانے والی سکیموں کے بارے میں تفصیلی جانکاری دی گئی اور ضرورت مند لوگوں کو مفت وکلاء فراہم کرنے کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں۔ اس کے علاوہ، نیشنل لیگل سروسز اتھارٹی نے ٹول فری نمبر 15100 کے بارے میں بتایا کہ اگر کسی بھی شخص کو اپنے مسائل کے حوالے سے کسی بھی قسم کے قانونی مشورے اور مشورے کی ضرورت ہو تو وہ مذکورہ نمبر کے ذریعے درست معلومات حاصل کر سکتا ہے۔ آخر میں، پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے پرنسپل جناب روہت پرکاش سنگھ، جناب سدھاکر پرساد ترپاٹھی، ترجمان قانون، جناب ارون کمار کنوجیہ، جناب منیش کمار سریواستو، ترجمان، محترمہ نیشا ترپاٹھی، سبھی نے تعاون کیا۔ کالج کے اساتذہ اور طلباء کا شکریہ ادا کیا گیا، ارون کمار کنوجیہ نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس کے ذریعے ڈسٹرکٹ لیگل کی طرف سے وقتاً فوقتاً منعقد ہونے والے خواندگی کے پروگراموں کے مقصد کو سمجھیں۔ جناب امید ہے کہ آپ معاشرے کے کمزور طبقات اور بے سہارا لوگوں کی مدد کے لیے ہمیشہ چوکنا رہیں گے۔ پروگرام کا اختتام کرتے ہوئے سنجیوانی لا کالج کے پرنسپل جناب روہت پرکاش سنگھ نے سکریٹری، ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی، بہرائچ کا پروگرام کے انعقاد اور طلباء کی ان کی ذمہ داریوں اور فرائض کے بارے میں رہنمائی کرنے پر شکریہ ادا کیا اور ان سے درخواست کی کہ وہ ہمیں آگاہی پروگراموں کے مواقع فراہم کرتا رہے۔

آکسیجن پلانٹ میں زوردار دھماکہ

بارہ بنکی :13 مئی (پی این ایس) شہر کوتوالی علاقے میں محفوظ آباد کے قریب آکسیجن گیس پلانٹ میں پیر کی دوپہر ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ دھماکہ اتنا شدید تھا کہ پلانٹ کا ٹین شیڈ اڑ گیا اور اس میں کام کرنے والا ایک مزدور بری طرح زخمی ہو گیا۔ چاروں طرف خوف و ہراس پھیل گیا۔ محفوظ آباد کے قریب سارنگ پلاسٹک پرائیویٹ لمیٹڈ نامی آکسیجن پلانٹ میں پولیس اور فائر بریگیڈ کے ذریعے ریسکیو کیا جا رہا ہے۔ پیر کی دوپہر کو بھی معمول کے مطابق کام جاری تھا۔ اس دوران پلانٹ میں اچانک زوردار دھماکہ ہوا جس سے آس پاس کے لوگ لرز گئے۔ اہل علاقہ موقع پر پہنچے تو پلانٹ کا ٹین شیڈ اڑ چکا تھا۔ ملبہ تین سے چار سو میٹر کے فاصلے پر بکھرا ہوا تھا۔ پلانٹ میں کام کرنے والے ایک مزدور کیشو رام نے بتایا کہ منیرا گاؤں کا لال جی نامی مزدور جس جگہ دھماکہ ہوا وہاں کام کر رہا تھا۔ جو دھماکے کی زد میں آ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ واقعہ کے تقریباً آدھے گھنٹے بعد سٹی پولیس اور فائر بریگیڈ کا عملہ موقع پر پہنچ گیا۔ سٹی کوتوال اجے کمار ترپاٹھی نے بتایا کہ بچاؤ کیا جا رہا ہے۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا فیصلہ: دہشت گرد فلسطین یا اسرائیل

ڈاکٹر سلیم خان

نیتن یاہو پر برا وقت آیا تو جیتے دوست نریندر مودی نے بھی ساتھ چھوڑ کر اقوام متحدہ میں فلسطینی رکنیت کی پھر سے کھلی حمایت کردی۔ اس طرح اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں فلسطین کو مکمل رکنیت دینے کی قرارداد دو تہائی اکثریت سے منظور کر لی گئی۔ اس قرارداد کے حق میں 143 اور مخالفت میں 9 ووٹ پڑے۔ اس قرارداد سے فلسطین کو اقوام متحدہ میں ووٹ دینے کے علاوہ دیگر تمام اضافی حقوق اور مراعات حاصل ہوگئیں۔ فلسطین کے حق میں یہ کامیابی امریکہ اور اسرائیلی اثر و رسوخ زبردست ناکامی کا شاخسانہ ہے۔ اس معاملے میں رائے دہندگی سے قبل، اقوام متحدہ میں فلسطین کے سفیر ریاض منصور نے نہایت دلسوز انداز میں کہا تھا کہ ''میں آپ کو یقین دلاتا ہوں، آپ اور آپ کا ملک آنے والے سالوں میں آزادی فلسطین کیلئے کھڑا ہونے پر فخر محسوس کرے گا کہ اس نے اس تاریک گھڑی میں انصاف اور امن کا ساتھ دیا''۔ مودی کی مسلم مخالف قومی سیاست کے باوجود ان کی حکومت نے اس معاملے میں فلسطین کی حمایت کرکے ملک کا نام روشن کیا ہے۔

اس طویل جدوجہد کا آغاز 2011 میں ہوا تھا۔ اس وقت اقوام متحدہ میں رکنیت کیلئے فلسطینی درخواست سلامتی کونسل کے 15 میں سے نو ارکان کی حمایت نہیں جٹا پانے کے سبب ناکام ہوگئی تھی مگر جنرل اسمبلی میں دو تہائی سے زیادہ اکثریت کی مدد سے اقوام متحدہ کے مبصر سے بڑھ کر غیر رکن مبصر ریاست کا درجہ حاصل کرلیا گیا تھا۔ امسال اٹھارہ اپریل کو سلامتی کونسل کی ووٹنگ میں، فلسطینیوں کے حق میں 12 ووٹ پڑے، برطانیہ اور سوئٹزرلینڈ نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا مگر امریکی ویٹو نے اس قرارداد کو ناکام کردیا۔ اس کے باوجود اسرائیل پر شکنجہ تنگ ہورہا ہے کیونکہ بین الاقوامی عدالت انصاف اسے فلسطینیوں کی نسل کشی کا مجرم قرار دے چکی ہے۔ اسرائیل اپنی سات دہائیوں کی بربریت میں پہلی بار عالمی سطح پر اس طرح گھر گیا ہے جبکہ اس کا جنگی جنون تباہی کے عروج پر پہنچا ہوا ہے۔ اس موقع پر اسے مودی سرکار کی بہت ضرورت تھی مگر ہندوستان نے قرارداد کے حق میں ووٹ دے کر ساری دنیا کو چونکا دیا۔ اسرائیل یا اس کے مٹھی بھر ہمنواؤں کو امید تھی کہ وہ اگر حمایت نہیں کرسکا تو کم از کم غیر حاضر رہ کر بلاواسطہ ست تعاون دراز کردے گا لیکن ایسا بھی نہیں ہوا اور اسے زبردست رسوائی سے دوچار ہونا پڑا۔

فی الحال اسرائیل کے ستارے گردش میں ہیں ورنہ کیا وجہ ہے کہ ایکطرف وزیر اعظم پر گرفتاری کی تلوار لٹک رہی ہے ساتھ ہی وزیر دفاع اور فوجی سربراہ وارنٹ کے خوف سے کانپ رہے ہیں کیونکہ ان لوگوں نے ڈھٹائی سے نسل کشی کا ارتکاب کیا ہے۔ حکومت اسرائیل کو لاحق سنگین تشویش کا اعتراف خود قومی نشریاتی ادارے نے کیا ہے۔ اس کے مطابق ہیگ میں بین الاقوامی عدالتِ انصاف کی جانب سے وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو، وزیر دفاع یوآو گیلنٹ اور آرمی چیف آف اسٹاف ہرزی ہیلیوی کے خلاف غزہ جنگ کی وجہ سے گرفتاری کے وارنٹ جاری کرنے کے امکان نے متبادل امکانات کی تلاش پر مجبور کردیا ہے جو کسی بھی وقت نکل سکتا ہے۔ عالمی سطح پر یہ نہ صرف اسرائیل بلکہ اس کے حامیوں کو بھی ذلیل و رسوا کرے گا۔ براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے مطابق نیتن یاہو کے دفتر میں ان خدشات پر سنجیدہ بحث ہوئی ہے۔ فی الحال انسانی حقوق کے کئی ادارے اور ممالک اسرائیل پر غزہ جنگ میں چوتھے جنیوا کونشن کے علاوہ دیگر بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کا الزام عائد کرکے تنقید کررہے ہیں۔

نیتن یاہو کے سر پر اقوام متحدہ کی تلوار ہے تو پیٹھ میں اپنے ملک کی عوام کا خنجر پیوست ہوگیا ہے۔ اسرائیلی کابینہ کے اپوزیشن لیڈر یائیر لاپیڈ نے تل ابیب میں حکومت کے خلاف اسرائیلی آبادکاروں کے مظاہرے میں شرکت کردی۔ روایتی طور پر یہ آبادکار یاہو کے حامی رہے ہیں۔ اس مظاہرے کا انعقاد قیدیوں کے تبادلے کی حمایت میں کیا گیا تھا اور اس میں ہزاروں افراد شریک تھے۔ تل ابیب میں واقع کابلان شاہراہ پر اجتماع میں اسیرانِ جنگ کی رہائی کے ساتھ قبل از وقت انتخابات کرائے جانے کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ اس موقع پر مظاہرین حکومت مخالف نعرے لگاتے ہوئے حماس کے ساتھ قیدیوں کے تبادلے کے سمجھوتے پر دستخط کرنے اور انہیں واپس لائے جانے کا مطالبہ بھی کررہے تھے۔ یہ کوئی ایک احتجاج نہیں تھا بلکہ ہزاروں اسرائیلیوں نے تل ابیب میں اسرائیلی حکومت کی وزارت جنگ کے سامنے بھی مظاہرہ کرکے صہیونی قیدیوں کی آزادی کا مطالبہ کیا۔ یہ مظاہرے مسلسل جاری ہیں مگر اسرائیلی بے حس حکومت کے کان پر جوں نہیں رینگتی۔

اسرائیلی رائے عامہ کی اس تبدیلی میں حماس کے ذریعہ اسرائیلی مظالم کی نہایت پرحکمت تشہیر کا بڑا عمل دخل ہے۔ اپنی مزاحمت کے دوسو دن بعد القسام بریگیڈ نے ایک 34 سالہ اسرائیلی اسیر کی" دوا اور خوراک کی کمی" کے باعث فوت ہونے کی اطلاع دی اور اس کے بعد دو زندہ قیدیوں کی ویڈیو جاری کردی۔ ان میں سے ایک میں کفار عزہ کا 64 سالہ کیتھ سیگل اپنے اہل خانہ کو کہتا ہے،" میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں، یہ ضروری ہے کہ آپ جان لیں۔ میں ٹھیک ہوں، مجھے امید ہے کہ آپ بھی ٹھیک ہوں گے ہوں گے"۔ وہ پچھلے سال ایسٹر کی خوبصورت یادوں کا ذکر کرتے ہوئے اشکبار ہوجاتا ہے اور اپنی رہائی کی امید ظاہر کرتا ہے۔ کیتھ یہ بھی کہتا ہے کہ" میں بمباری کے میں خطرے میں ہوں اور یہ معاملہ بڑا خوفناک ہے اور میں ایک طویل عرصے سے اس کے ساتھ رہ رہا ہوں۔ میں محسوس کررہا ہوں کہ مجھے (بے یار و مددگار) چھوڑ دیا گیا ہے"۔ سیگل نے اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو سے اور تمام حکومتی وزرا سے مطالبہ کیا ہے کہ مذاکرات میں لچک کا مظاہرہ کریں تا کہ جلد کسی معاہدے تک پہنچا جاسکے۔ اس کے مطابق اسرائیل تاخیر کررہا ہے اور وہ حیران ہے کہ کب تک اسے معاہدے کا انتظار کرنا پڑے گا؟

اس طرح کی ویڈیو نے اسرائیل سمیت پوری دنیا کے یہودیوں کو نیتن یاہو کا دشمن بنا دیا ہے۔ دوسری ویڈیو نا حل عوز بستی سے تعلق رکھنے والے 47 سالہ عومری میران کی ہے۔ اس میں وہ کہتا ہے" میرے پیارے خاندان، میں آپ سب کو یاد کرتا ہوں، اس سال ہم ایک گھناؤنی جنگ کی وجہ سے ساتھ میں کوئی چھٹی نہیں منا سکے، مجھے امید ہے کہ ہم کم از کم اگلی '' عید استقلال'' ایک ساتھ منا سکیں گے۔" عومری میران نے یہ بھی کہا کہ وہ 202 دنوں سے حماس کے ساتھ قید میں ہے اور پر تشدد بمباری کے سبب مشکل حالات میں زندگی گزار رہا ہے۔ یہ ایک معاہدے تک پہنچنے کا وقت ہے جو اسے زندہ اور اچھی صحت کے ساتھ نکالے گا۔ عومری نے اپنے اہل خانہ سے حکومت پر ہر ممکن طریقے سے دباؤ ڈال کر حسبِ استطاعت کوشش کرنے کی استدعا کی۔ ہنوز تقریباً 129 اسرائیلی اسیرانِ جنگ غزہ کی پٹی میں قید ہیں۔ اسرائیلی حکام کا اندازہ ہے کہ ان میں سے 34 ہلاک ہوچکے ہیں۔ اس سے قبل نومبر کے آخری سات روز عارضی جنگ بندی کے دوران 100 یرغمالیوں کو رہا کردیا گیا تھا اور اسرائیلی یرغمالیوں کے بدلے فلسطینی قیدی بھی رہا کئے گئے تھے لیکن اسرائیل نے پھر سے جنگ شروع کردی۔

یہ ایسا وقت ہے کہ جب غزہ کے اندر اسرائیل کے ظلم و جبر کی انتہا نے ساری دنیا کو اس سے بدظن کردیا ہے۔ ایسے میں یہ قرارداد اس کے لیے کس قدر پریشانی کا سبب ہے اس کا اندازہ اقوام متحدہ میں اسرائیلی سفیر کے بیان سے کیا جاسکتا ہے۔ سفیر نے قرارداد کی منظوری کے بعد اپنے تبصرے میں افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ''اقوام متحدہ اب اپنی صفوں میں ایک ''دہشت گرد ریاست'' کا خیر مقدم کررہی ہے۔ اقوام متحدہ کی بنیاد تو اس مشن کے ساتھ رکھی گئی تھی کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ نازیوں کی طرح کا ظلم دوبارہ کبھی سر نہ اٹھائے مگر اس کے بالکل برعکس ہوا ہے۔ اقوام متحدہ فلسطینی دہشت گرد ریاست کے قیام کو آگے بڑھا رہی ہے جس کی قیادت ہمارے دور کا ہٹلر کرے گا''۔ یہ دعویٰ اگر درست ہوتا تو پھر ہندوستان جیسا مسلم دشمن ملک نے اس قرارداد کے حق میں ووٹ نہیں دیتا؟ امریکہ ویٹو کا استعمال کرکے اسے پیش ہونے سے ہی روک دیتا؟ اس قرارداد کے حق میں 143 اور مخالفت میں صرف 9 ووٹ نہیں پڑتے؟ اس سے قبل 27 اکتوبر کو جنرل اسمبلی میں غزہ کے اندر انسانی بنیادوں پر جنگ بندی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس تجویز کو 120 کے مقابلے 14 ووٹوں سے منظور کیا گیا۔ اس وقت 45 ممالک غیر حاضر تھے۔ وہ تعداد گھٹ کر اب 25 پر آگئی ہے اور مخالفین کی قلیل تعداد میں مزید تین کی کمی واقع ہوئی ہے۔ یہ اس بات کا کھلا ثبوت ہے فی زمانہ دنیا کے عظیم اکثریت اسرائیل کو ہٹلر نواز دہشت گرد ملک مانتی ہے اور ضرورت اس بات کی ہے کہ نہ صرف فلسطین کو اقوام متحدہ کی رکنیت دی جائے بلکہ اسرائیل کو وہاں سے نکال باہر کیا جائے اور اس کی ممبرشپ منسوخ کردی جائے۔ اسرائیلی مبصر کے بیان پر مومن خاں مومن کا یہ شعر صادق آتا ہے۔

یہ عذر امتحان جذب دل کیسا نکل آیا
میں الزام اس کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

☆☆☆☆☆

طلباء کے عالمی مظاہرے: صہیونیت مخالف ہیں نہ کہ یہودی مخالف

اسد مرزا

''ہندوستان سمیت امریکہ سے لے کر آسٹریلیا تک پوری دنیا میں طلباء فلسطین کے حامی مظاہروں کی قیادت کرتے نظر آرہے ہیں۔ گوکہ امریکی کیمپسس نے بین الاقوامی میڈیا کی توجہ حاصل کی ہے، لیکن طلبہ کی قیادت میں ہونے والے مظاہروں نے اب دیگر ممالک میں بھی اپنا اثر دکھانا شروع کردیا ہے۔''

تاریخی طور پر، تعلیمی ادارے کئی دہائیوں سے مظاہروں کے مرکز میں رہے ہیں اور غزہ میں اسرائیل کے محاصرے کے خلاف جو ہلچل امریکہ کی مختلف یونیورسٹیوں میں نظر آرہی ہے وہ طالب علموں کی قیادت میں سرگرم سیاسی عمل کی روایت کی تازہ ترین مثال ہے۔ یہ مظاہرے اب دنیا بھر کے تعلیمی اداروں تک پھیل چکے ہیں، برطانیہ سے آسٹریلیا اور یہاں تک کہ ہندوستان تک اس تحریک کو تقویت حاصل ہورہی ہے۔ 18 اپریل سے، ان مظاہروں کے سلسلے میں امریکہ بھر میں تقریباً 2,000 افراد کو گرفتار کیا جاچکا ہے، خبر رساں ایجنسی رائٹرز کے مطابق۔ نیویارک کی کولمبیا یونیورسٹی اور پرنسٹن یونیورسٹی سمیت کئی یونیورسٹیوں میں پولیس کو مظاہروں کو ختم کرنے کے لیے طلب کیا گیا۔ آیئے دیکھتے ہیں مختلف ملکوں میں طلباء کا احتجاج کس طرح پھیل رہا ہے۔

امریکہ

امریکہ کی مختلف ریاستوں میں موجود مختلف یونیورسٹیوں کی ایک لمبی فہرست ہے، جس میں کولمبیا، ییل، براؤن، پرنسٹن، یو سی ایل اے، اور دیگر یونیورسٹیاں شامل ہیں۔

آسٹریلیا

امریکہ میں ہونے والے ان مظاہروں سے متاثر ہوکر سینکڑوں افراد نے آسٹریلیا کے سب سے بڑے تعلیمی ادارے یونیورسٹی آف سڈنی میں جمع ہوکر مطالبہ کیا کہ وہ اسرائیل سے تعلقات رکھنے والی کمپنیوں سے علیحدگی اختیار کرلے۔ اسی طرح کے مظاہرے میلبورن، کینبرا اور آسٹریلیا کے دیگر شہروں کی یونیورسٹیوں میں بھی جاری ہیں۔

برطانیہ

برطانیہ کی مانچسٹر، شیفیلڈ، برسٹل، واروک اور نیوکیسل کی یونیورسٹیوں میں بھی کیمپ قائم کیے گئے ہیں۔ طلباء اپنی انفرادی یونیورسٹیوں سے مطالبہ کررہے ہیں کہ وہ ان فرموں سے علیحدگی اختیار کریں جو اسرائیل کو اسلحہ فراہم کرتی ہیں اور بعض صورتوں میں اسرائیل کی یونیورسٹیوں سے موجودہ روابط منقطع کردے۔ جب کہ حالیہ مہینوں میں برطانیہ میں احتجاجی تحریک کا مرکز لندن اور دیگر شہروں میں بڑے پیمانے پر مارچوں پر رہا ہے، طلبہ نے یونیورسٹی کی عمارتوں پر قبضہ کرلیا اور مظاہرے کیے، جو چھوٹے پیمانے پر ہوئے اور کم توجہ مبذول ہوئی۔

فرانس

فرانس میں، پولیس نے گزشتہ ہفتے مظاہرین کو زبردستی باہر نکالا، پیرس میں سائنسز پو، جو ملک کے اعلیٰ سیاسیات کی یونیورسٹیوں میں سے ایک ہے، وہاں سے طلباء کے مظاہرے شروع ہوئے۔ رائٹرز کے مطابق، حکام نے بتایا کہ 70 سے زائد افراد کو گرفتار کیا جاچکا ہے۔ فرانسیسی صدر میکرون نے گوکہ ان مظاہروں کو ایک طریقے سے درست ٹھہرایا ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ تعلیمی اداروں کو احتجاج کا مرکز نہیں بنانا چاہیے۔

کینیڈا

پچھلے ہفتے کے دوران، کینیڈا کی سب سے بڑی یونیورسٹیوں، جیسے کہ ٹورنٹو یونیورسٹی، یونیورسٹی آف برٹش کولمبیا اور اوٹاوا یونیورسٹی میں جنگ مخالف کیمپ بھی قائم کیے گئے ہیں، جو اسرائیلی تعلقات کے حامل گروپوں سے علیحدگی کے مطالبے کی بازگشت کرتے ہیں۔

میکسیکو

یہ مظاہرے امریکی سرحد کے دوسری طرف بھی پہنچ چکے ہیں، میکسیکو سٹی میں یونیورسٹی آف میکسیکو کے ہیڈ آفس (UNAM) کے سامنے خیمے لگائے گئے ہیں، فرانس 24 کی خبر کے مطابق، جہاں طلباء نے ملک کی انتظامیہ پر زور دیا ہے کہ وہ اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات ختم کردے۔

ہندوستان

ہندوستان میں امریکی سفیر، ایرک گارسیٹی کا دہلی کی جواہر لال نہرو یونیورسٹی (جے این یو) کا دورہ کیمپس میں طلبہ یونین کی طرف سے فلسطین کے حامی مظاہرے کے درمیان ملتوی کردیا گیا۔ انڈیا ٹوڈے کی رپورٹ کے مطابق مظاہرین نے بینرز اٹھا رکھے تھے جن پر لکھا تھا کہ 'آزاد فلسطین'، 'نتن یاہو کے لیے مزید رقم نہیں'، اور 'نسل کشی ابھی بند کرو'۔

لبنان

خبر رساں ادارے روئٹرز کے مطابق گذشتہ ہفتے لبنان کی مختلف جامعات میں بھی سینکڑوں طلباء بھی جمع ہوئے تھے، جنھوں نے فلسطینی پرچم لہرائے اور اپنی یونیورسٹیوں سے مطالبہ کیا کہ وہ اسرائیل میں کاروبار کرنے والی کمپنیوں کا بائیکاٹ کریں۔ بیروت کی امریکن یونیورسٹی کے طلباء کو بھی تصاویر نے گیٹ کے باہر جنگ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے پکڑلیا۔

کویت

واشنگٹن پوسٹ کی رپورٹ کے مطابق کویت یونیورسٹی میں بھی ایک یکجہتی ریلی نکالی گئی، جہاں ایک پلے کارڈ پر لکھا تھا، ''کویت یونیورسٹی کے طلباء سے لے کر کولمبیا یونیورسٹی کے طلباء تک: ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں۔''

مجموعی طور پر اگر ہم یہ تجزیہ کریں کہ اسرائیل مخالفت مظاہرے مختلف یونیورسٹیوں کے کیمپسس سے کیوں شروع ہوئے ہیں تو ہم یہ پائیں گے کہ تاریخی طور پر دنیا بھر میں جب بھی کہیں کسی خاص مسئلے پر ہماری نوجوان نسل اپنی رائے کا اظہار کرتی ہے یا تبدیلی کے لیے کوشاں ہوتی ہے تو دونوں صورت حال میں ہمارے تعلیمی مرکز ہی ان کی کاوشوں کا مرکز بنتے ہیں۔ کیونکہ جو طاقت نوجوان طلباء کے خیالات کی عکاسی کرتی ہے وہ بالعموم آخر کار سماج میں بھی مقبول ہوجاتی ہے۔ اور بالآخر اس کی تعبیر ایک نئی صبح و ایک نئے جذبے یا ایک نئے سیاسی وسماجی ڈھانچے کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔

موجودہ مظاہروں سے بھی یہی امید کی جاسکتی ہے کہ طلباء کی طاقت کے آگے مختلف ممالک اپنی اسرائیل حمایتی پالیسیوں پر نظرثانی کرنے کے لیے مجبور ہوجائیں اور جیسا کہ ایک طالب علم نے Politico میگزین کو بتایا کہ یہ مظاہرے اس بات کو تسلیم کروانے میں بھی کامیاب رہے ہیں، کہ یہودیت اور صہیونیت میں کیا فرق ہے۔ اور ان مظاہروں میں جو یہودی طلباء شامل ہیں ان کا کہنا ہے کہ وہ یہودی تعلیمات کی بنا پر جو کہ آپسی میل جول کو اور دیگر مذاہب کے ساتھ روابط کو زیادہ اہمیت دیتی ہے، اس کی بنا پر فلسطین حامی ان مظاہروں میں شامل ہیں۔ کیونکہ وہ اسرائیل کی صہیونی حکومت کے جنگی اور وحشی منصوبوں سے متفق نہیں ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس مسئلے کا حل یہودی تعلیمات کی بنیاد پر کیا جائے۔

ان مظاہروں سے جو پیغام پوری دنیا میں پھیل رہا ہے وہ یہی ہے کہ اب جبر و طاقت کا دور اور دوغلی پالیسیاں اپنانے کا دور ختم ہونے کا وقت آچکا ہے، کیونکہ مختلف ممالک کے عوام بالخصوص نوجوان نسل ہماری ان تاریخی غلطیوں کو درست کرنے کے لیے کوشاں ہیں جو کہ دنیا میں سامراجی طاقتوں کے خاتمے کے بعد گزشتہ صدی کی چالیسویں دہائی سے شروع ہوا تھا اور جس کے تحت ایسی بہت سی سیاسی اور قومی غلطیاں ہم نے کی تھیں جن کا منفی اثر آج تک ہم دیکھتے چلے آرہے ہیں اور اب وقت آچکا ہے کہ ان غلطیوں کو درست کیا جائے۔

www.asadmirza.in

اجالے خاک نسلوں کو ملیں گے

'آبادی کا مفروضہ اسلام، خاندانی منصوبہ بندی اور ہندوستانی سیاست' کے عنوان سے سابق الیکشن کمشنر ڈاکٹر ایس وائی قریشی کی پچھلے دنوں انگریزی زبان میں جو کتاب منظر عام پر آئی ہے اس میں انھوں نے مختلف جائزوں اور تجزیوں کی روشنی میں یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ''پیدائش کی شرح مسلمانوں میں زیادہ ہے، لیکن اتنی نہیں جتنا کہ پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے۔ اور جس کا ڈھنڈورا آج کل ارباب اقتدار کی طرف سے عام انتخابی کی تشہیری ہم میں زور شور سے کیا جارہا ہے اور برادران وطن مین یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش جارہی ہے کہ ایک ہندو فیملی مین اگر دو بچے پیدا ہوتے ہین تو ایک مسلم فیملی میں دس بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اور جیہ بھی حقیقت ہے کہ جب کوئی جھوٹ بہت شید سے اور بہت زایدہ بار بولا جاتا ہے تو وہ جھوٹ لوگوں کے دلوں مین جھوٹ نہیں رہتا بلکہ اس کو لوگ سچ مان لیتے ہیں۔ اور ایسا ہی ہورہا ہے کہ عام لوگوں مین یہ دھرانا گھر کرگئی ہے کہ مسلمان زیادہ بچے پیدا کرتے ہیں۔

ڈاکٹر قریشی نے اپنی تحقیق میں لکھا ہے کہ کبھی بھی ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک بچے سے زیادہ کا فرق نہیں رہا۔ انھوں نے دلائل اور شواید کے ساتھ لکھا ہے کہ فی زمانہ مسلمان کافی تیزی سے بلکہ ہندوؤں سے زیادہ خاندانی منصوبہ بندی کو اپنا رہے ہیں۔ اور ب یہ شرح گھٹ کر 0.48 پر آچکی ہے۔ دوسری غلط فہمی یہ ہے کہ آبادی کا توازن بگڑ رہا ہے۔ اس میں اس حدتک تو سچائی ہے کہ گزشتہ ساٹھ سال میں مسلم آبادی میں چار فیصد کا اضافہ ہوا ہے اور ہندوؤں میں کمی واقع ہوئی ہے۔ یعنی ہندو 84 فیصد سے گھٹ کر 79 فیصد رہ گئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ کمی صرف مسلمانوں میں نہیں بلکہ تمام قوموں میں تقسیم ہوگئی ہے۔ اس سے آبادی کا توازن بگڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مسلمانوں کی آبادی ساٹھ سال میں صرف چار فیصد بڑھی ہے۔ اس اعتبار سے اگر دیکھا جائے اور حساب لگایا جائے تو ان کے اکثریت بننے میں 600 سال لگیں گے۔ دوسرا مفروضہ ایک سے زیادہ شادیوں کا ہے تو یہ بھی ایک مفروضہ سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ اگر بغور جغرافیہ کا مطالعہ کیا جائے تو ہندوستان کا جنسی تناسب گزشتہ 100 سال سے جوں کا توں ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ 2020 کے اعداد و شمار کے مطابق 1000 مردوں کے مقابلے میں 924 عورتیں ہیں۔ ایسے میں دوسری بیوی ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن ان سب حقائق کے باوجود کچھ خاص ذہنیت کے لوگ مسلم آبادی بڑھنے اور ہندو آبادی کم ہونے کا ڈھنڈورہ پیٹتے رہتے ہیں کیونکہ یہ ان کے لیے اکثریتی طبقہ کے ووٹ بٹورنے کا ایک مجرب اور آزمودہ نسخہ ہے۔

ہندوستان میں سارا کھیل سیاست کا ہے اور ہر پارٹی اپنے اپنے سیاسی فائدے کے لئے جھوٹ اور سچ کا سہارا لیتی ہے۔ کوئی اس کھیل میں بازی مار لے جاتا ہے اور انتخابی میدان مین کامیاب ہوجاتا ہے۔ اور کوئی بازی ہار جاتا ہے تو وہ کرسی سے دور ہوجاتا ہے۔ ساری اسکیمین اور ساری لاننگ صرف اور صرف ووٹوں کے حصول کر سامنے رکھ کر کی جاتی ہے۔ اور اسی کو مدنظر رکھ کر اپنے اپنے منشور تیار کئے جاتے ہیں جس پر صد فیصد عمل کبھی کیا ہی نہیں جاتا۔ اگر کیا جاتا تو آزادی کے پچھتر سال بعد ہندوستان میں کوئی ایسا مسئلہ رہ ہی نہیں جاتا کہ جس کو بنیاد بنا کر لوگوں سے ووٹ مانگے جاتے۔ رہ جاتا تو صرف زیادہ سے زیادہ فلاحی اسکیمیں تیار کرنے اور ان پر عمل کرنے کا۔ جیسا کہ دیگر ترقی یافتہ ممالک میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ ہندوستان میں عام انتخابات پانچ سال کے بعد ہوتے ہیں اور ایک چنی ہوئی حکومت کا مدت کار بھی پانچ سال کا ہوتا ہے اور اس کے بعد دوبارہ عوام کی عدالت میں جانا پڑتا ہے اور اپنے کئے کاموں کی روشنی میں عوام سے ان کے ووٹ مانگے جاتے ہیں۔ مگر اب یہ بھی ضابطہ بدل گیا ہے اور اب ووٹ صرف اور صرف منافرت اور خوف کا ماحول بنا کر مانگے جاتے ہیں۔ کسی کو اپنے کاموں پر یقین ہی نہیں ہوتا کہ وہ اس پر بھی ووٹ مانگ کر جیت سکتے ہیں۔

اسی کے پیش نظر انتخابی میدان میں مسلمانوں کا خوف دکھا کر اب ہندو آبادی گھٹنے اور مسلم آبادی بڑھنے کا شوشہ چھوڑا گیا ہے۔ یہ کام کسی اور نے نہیں بلکہ خود بھارت کی اقتصادی مشاورتی کونسل نے انجام دیا ہے۔ حال ہی میں جاری کی گئی اپنی رپورٹ میں اس کونسل نے یہ انکشاف کیا ہے کہ ملک میں آزادی کے بعد سے ہندوؤں کی آبادی تقریباً آٹھ فیصد کم ہوئی ہے جبکہ اس دوران مسلم آبادی میں خاطر خواہ اضافہ درج کیا گیا ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ مسلم آبادی بڑھنے اور ہندو آبادی کم ہونے کا یہ شوشہ مردم شماری کی کسی رپورٹ کے بغیر چھوڑا گیا ہے۔ سبھی جانتے ہیں کہ 2011 کے بعد یعنی تیرہ سال سے ملک میں مردم شماری نہیں کرائی گئی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ میانمار کے بعد صرف ہندوستان میں ہی سب سے زیادہ ہندو آبادی کم ہوئی ہے۔ اس سروے رپورٹ کی اشاعت کے بعد وہ فوج سرگرم ہوگئی ہے جو اس ملک کی تمام برائیوں کی جڑ مسلمانوں کو قرار دیتی ہے اور انھیں حرف غلط کی طرح مٹانا چاہتی ہے۔ اور ان سے ئ ان کے کھانے، پینے پہننے اور بولنے کی آزادی تک چھین لینا چاہتی ہے۔ یہاں تک مسلمانوں کو ہندو ماں بہنوں کے منگل سوتر تک چھین لینے والا بتا کر ان کے خلاف ایک ایسی نفرت کی خلیج قائم کر دینا چاہتی ہے جس کی بھرپائی کبھی ممکن نہ ہوسکے۔ کسی کا شعر ہے

اجالے خاک نسلوں کو ملیں گے
جو ذہنوں میں اندھیرے بو رہے ہو

مراسلہ

جبراً تبدیلی مذہب پر اسلام کے موقف کو سمجھنا لازمی

حالیہ دنوں میں، "لو جہاد" کی اصطلاح نے توجہ مرکوز کیا ہے، جس نے مختلف فورمز پر بحث و مباحثے کو جنم دیا ہے۔ اس گفتگو کے مرکز میں ایک بنیادی سوال ہے: اسلام دراصل جبراً تبدیلی مذہب کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ یہ تحقیق اسلامی تعلیمات اور ہمارے ملک کی بنیادی اقدار کے ساتھ اس کی بازگشت پر روشنی ڈالتی ہے۔

اسلام کی بنیاد میں عقیدے کے معاملات میں آزادانہ خواہشات اور انفرادی پسند کا اصول مضمر ہے۔ قرآن واضح طور پر کہتا ہے کہ ''دین (اسلام) میں کوئی جبر نہیں ہونا چاہیے کیونکہ حق اور باطل میں فرق واضح طور پر دکھایا گیا ہے۔ (قرآن 2:256)۔ یہ بنیادی آیت ذہن کی آزادی کے تئیں اسلام کے عزم کی نشاندہی کرتی ہے اور اعتقاد کے معاملات میں کسی بھی قسم کے زبردستی یا مجبوری کو خارج کرتی ہے۔ اسلام اعتقاد کے معاملات میں آزادانہ خواہشات اور انفرادی پسند کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ کسی کو مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کرنے کا تصور اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔ اللہ نے اسلامی تعلیمات کے مطابق، اپنی حکمت میں، انسانوں کو اپنی مرضی کا راستہ منتخب کرنے کی آزادی عطا کی، اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے، "اگر آپ کے رب کی خواہش ہوتی تو وہ سبھی اعتقاد کرتے جو لوگ زمین پر ہیں، تو کیا تم لوگوں کو ان کی خواہش کے خلاف یقین کرنے کیلئے مجبور کروگے۔" (قرآن 10:99)

ناقدین اکثر بعض قرآنی آیات اور احادیث کو سیاق و سباق سے ہٹ کر نقل کرتے ہیں تا کہ جبراً تبدیلی مذہب کی اسلام کی حمایت کے اپنے دعووں کی تائید کی جاسکے۔ تاہم، ان ذرائع کا باریک بینی سے جائزہ لینے سے ایک مختلف داستان سامنے آتی ہے۔ مثال کے طور پر، قرآن 2:190-193 اور قرآن 8:38-39 جیسی آیات کو اکثر غیر اعتقاد والوں کے خلاف تشدد کی وکالت کے طور پر غلط سمجھا جاتا ہے۔ درحقیقت، یہ آیات مخصوص تاریخی سیاق و سباق میں نمودار ہوئی ہیں، جو بنیادی طور سے جارحیت اور جبر کے خلاف اپنے دفاع کو بتاتے تھے۔ مزید برآں، اسلامی تاریخ مذہبی رواداری اور بقائے باہمی کے اصول کی گواہی دیتی ہے۔ صدیوں سے، مسلم اکثریتی معاشروں نے تکثیریت اور باہمی احترام کے اخلاق کو فروغ دیتے ہوئے متنوع مذہبی برادریوں کو اپنایا ہے۔ اسلام کی رواداری کا خوشحال وراثت تمام افراد کے مذہبی حقوق اور آزادانہ احترام کرنے کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔

مزید برآں، اسلام فکری تحقیقات اور سچائی کی تلاش کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ ایمان مسلط نہیں کیا جاتا بلکہ غور و فکر، سمجھ اور یقین کے ذریعے دریافت کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں مسلمانوں کو ہندوستان کی اقدار کا احترام کرنا چاہئے جو تنوع میں اتحاد اور تمام مذاہب کے باہمی احترام کے اصولوں کو برقرار رکھتے ہیں۔ انہیں محبت کے نام پر دوسرے مذاہب سے جھوٹی تبدیلیوں میں ملوث نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ اسلام واضح طور پر جبری تبدیلی مذہب کو منع کرتا ہے۔ مزید برآں، یہ ضروری ہے کہ مسلمان دوسری برادریوں کی لڑکیوں کو زبردستی اسلام میں لانے یا انہیں لالچ میں لانے سے گریز کریں۔ اس تناظر میں، اسلام ہندوستانی معاشرے کے تانے بانے میں متنوع برادریوں کے ہم آہنگ بقائے باہمی کی وکالت کرتا ہے۔ ہندوستان میں مسلمان شمولیت اور رواداری کے اخلاق کو اپناتے ہیں، یہ مانتے ہوئے کہ مذہبی انفرادیت ملک میں خوشحالی لاتی ہے۔

آخر میں، اسلام عقیدے کے معاملات میں جبراً تبدیلی مذہب اور زبردستی کے تصور کو واضح طور پر مسترد کرتا ہے۔ سچا ایمان یقین اور ایمانداری اعتماد سے پیدا ہوتا ہے، نہ کہ جبراً یا ہیرا پھیری سے۔ تمام شہریوں کے حقوق اور آزادانہ برقرار رکھنا ضروری ہے، خواہ ان کے مذہبی عقائد کچھ بھی ہوں۔ بطور شہری، یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم مذہبی تنوع کے لیے رواداری، افہام و تفہیم اور احترام کے کلچر کو فروغ دیں۔ اسلام کے امن، ہمدردی اور انصاف کے پیغام کو قبول کرتے ہوئے، ہم ان اقدار کا احترام کرتے ہیں جو ہماری قوم کے تشخص کا تعین کرتی ہیں اور باہمی احترام اور افہام و تفہیم پر مبنی ایک ہم آہنگ اور ہم آہنگ معاشرے کی تعمیر میں اپنا رول ادا کرتے ہیں۔

انشاء وارثی

جرنلزم اینڈ فرینکوفون اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

خطابت زبان، بیان، علم وعمل کا اعجاز ہے

ڈاکٹر شجاعت حسین

عوام، سامعین، حاضرین، مصلی یا عزاداران کربلا سے ہم کلام ہونے کا نام خطابت ہے۔ اس فن کا نام جس کا مقصود و سطح عوام سے خطاب کرنا ہے، صرف خطاب ہی کرنا مقصد نہیں ہوتا بلکہ اُن کے دل و دماغ میں اپنی غایت و منشاء ڈالنا ہوتا ہے گویا قلب کو منور، زندگی کی راہوں کو ہموار، مستقبل کو روشن اور آخرت کی حصولیابی کے لئے معاون بنانا ہوتا ہے۔ خطابت میں ترغیب و ترتیب دونوں ہیں لیکن خطابت زبان، بیان اور علم وعمل کا اعجاز ہے۔ خطیب میں تخلیقی جوہر ہوتا ہے۔ جو کچھ وہ کہتے ہیں، جس انداز سے کہتے ہیں اور جس گہرائی و گیرائی سے بولتے ہیں، ایک جادو کی طرح دل و دماغ مبہوت و مسحور ہو جاتے ہیں۔ ان کے الفاظ و معانی وہی ہوتے ہیں جو زبان کا خزینہ اور لغت کا سفینہ ہوتے ہیں۔ خطیب کی ایک اہم خصوصیت و حسن یہی ہے کہ جب وہ بولتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے کہ دماغوں سے اُٹھا کر اتار دیا ہے۔ سامعین و حاضرین کو معلوم ہوتا ہے کہ ان کا گمشدہ متاع مل رہی ہے اور وہ ان جواہر پاروں سے دامن بھر رہے ہیں جن کی تلاش ضرورت میں تھے گیا خوف و عشق خدا اور مودت محمدؐ اور آل اطہار علیہم السلام دلوں کو سیراب و زرخیز کر رہے ہیں۔

زیر نظر مضمون کے لئے مجھ پر ایک عرصہ سے قارئین کرام کا دباؤ یا گزارش تھی کہ خطابت پر ایک ایسا مضمون رقم کریں جو طلباء و طالبات کے مطالعہ میں مفید ثابت ہو۔ چونکہ میں انگریزی زبان و ادب کا شاعر، صحافی، ناقد اور مصنف ہوں لہٰذا میرے قلم سے جو مضمون تحریر ہوگا وہ مشاہداتی، مطالعاتی، تحقیقاتی، تجرباتی اور معلوماتی ہوگا۔ اب چند سالوں سے اپنی مادری زبان، یعنی اردو زبان میں بھی بطور تحریک تحریر کر رہا ہوں اس کے مد نظر قارئین کرام خصوصاً طلباء و طالبات کی امید وابستہ ہے کہ اردو اور انگریزی کے حوالے جات سے خطابت پر جو تحریر ہوگی، وہ مضمون ان کے کیریئر میں مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ آج کل لوگ منبر اور مائک کے ذریعہ مومنین اور حاضرین کے روبرو ہو کر شہرت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

خطابت کی تاریخ قدیمی ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت 570 عیسوی ہے۔ خطابت کا دور آپؐ سے قبل تھا۔ خطابت ادب کا ایک فن ہے اور یہ فنکارانہ نثر کی ایک قسم ہے۔

اولاً خطابت کی تعریف کی جائے۔ خطابت ایک انتہائی جامع اور مکمل تعریف یہ ہے کہ عوام کو متاثر کرنے کے لئے خطاب کرنے کا فن ہے جس میں بنیادی طور پر سننے والوں کے ساتھ جو کچھ کہا جاتا ہے اسے قائل کرنے اور ان کو منانے کے لئے زبانی طور پر بولنے پر مشتمل ہوتا ہے۔

خطابت ادب کا ایک فن ہے جو قدیم زمانے سے مشہور ہے اور اس سلسلے میں اس کی بہت سی تعریفیں ہیں لیکن ان میں سے ایک قدیم ترین اور سب سے پہلی مشہور زمانہ یونانی فلسفی، ارسطو کی تعریف تھی۔ جس نے خطابت کو ایسی طاقت سے تعبیر کیا جس میں ہر طرح کے معاملات میں لوگوں کو زیادہ سے زیادہ راضی کرنا شامل ہے۔

خطابت ان فنکارانہ نثر کی ایک قسم ہے جو عربی ادب میں عام طور پر اور خاص طور سے اسلام سے پہلے 622 عیسوی کے ادب میں مشہور ہوئی

خطابت کی تاریخ قدیمی ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت 570 عیسوی ہے۔ خطابت کا دور آپؐ سے قبل تھا۔ خطابت ادب کا ایک فن ہے اور یہ فنکارانہ نثر کی ایک قسم ہے۔ اولاً خطابت کی تعریف کی جائے۔ خطابت ایک انتہائی جامع اور مکمل تعریف یہ ہے کہ عوام کو متاثر کرنے کے لئے خطاب کرنے کا فن ہے جس میں بنیادی طور پر سننے والوں کے ساتھ جو کچھ کہا جاتا ہے اسے قائل کرنے اور ان کو منانے کے لئے زبانی طور پر بولنے پر مشتمل ہوتا ہے۔ خطابت ادب کا ایک فن ہے جو قدیم زمانے سے مشہور ہے اور اس سلسلے میں اس کی بہت سی تعریفیں ہیں لیکن ان میں سے ایک قدیم ترین اور سب سے پہلی مشہور زمانہ یونانی فلسفی، ارسطو کی تعریف تھی۔ جس نے خطابت کو ایسی طاقت سے تعبیر کیا جس میں ہر طرح کے معاملات میں لوگوں کو زیادہ سے زیادہ راضی کرنا شامل ہے۔ خطابت ان فنکارانہ نثر کی ایک قسم ہے جو عربی ادب میں عام طور پر اور خاص طور سے اسلام سے پہلے 622 عیسوی کے ادب میں مشہور ہوئی کیونکہ خطابت اسلام سے پہلے عہد میں کئی معاملات کو نبھاتی تھی۔

کیونکہ خطابت اسلام سے پہلے عہد میں کئی معاملات کو نبھاتی تھی۔

جب اسلامی دور آیا تو یہ عہد تجدید عہد کا دور تھا جس نے زندگی کے تمام پہلوؤں اور تمام فنون کو متاثر کیا۔ اسلام کے ابتدائی زمانے میں خطابت کو تقویت ملی اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطابت کا ایک مکتب تشکیل دیا جس نے دنیا کو اسلام کا پیغام پہنچایا اور خطابت اپنے عروج پر پہنچی۔ طلباء و طالبات کو اس جملہ سے خطابت کے مقصد سے آشنائی ہوگئی اور مقصد سے آشنائی بھی لازمی ہے۔

خطابت کی حقیقت سے آشنائی۔ اسلامی خطابت کی ترقی میں کئی عوامل کا تعاون تھا۔ سب سے پہلے لوگوں کو خطابت کے ذریعہ اسلام کی دعوت دی گئی اور پھر لوگوں کو دین اسلام میں داخل ہونے کے بعد اس کے احکام کو واضح کرنا اور اس کے مکمل معنی اور تفصیلی قرآن اور حدیث کی روشنی میں بیان کرنا ضروری تھا۔ اسلام نے ایسے نئے تصورات پیدا کئے جن کا انسان کو پہلے سے کوئی تعارف نہیں تھا۔ لہٰذا اس زبان کی تجدید اسلامی نظام میں کیا جو مذہبی خطبات میں ظاہر ہوتا ہے۔

مذہبی خطبات سے ظاہر ہوتا کہ جہاں اسلام نے زبان کی تربیت کر کے ایسے انداز میں خطبہ سامنے لایا کہ لوگ بنسبت پہلے سے اس کی طرف زیادہ راغب ہوئے۔ اسلام نے خطابت کے مقاصد کو فروغ دیتے ہوئے متحد کیا اور مفید ثابت کیا۔ یہ ایک ایسے موضوع کے ارد گرد گھومتا ہے جس پر تبادلہ خیال کیا جا سکے۔

خطباء دینے کا ایک دستور عمل قائم ہوا جس کے مطابق تمام خطباء دیتے وقت عمامہ باندھتے، ہاتھ میں عصا لیتے اور اونچی جگہ کھڑے ہو کر خطباء دیتے۔

عربی ادب کے مورخین تقریباً متفقہ طور پر اس بات پر متفق ہیں کہ خطابت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کی اہلبیت علیہم السلام کے دوران اپنے عروج کمال کو پہنچا۔ خطاب خدا کی حمد و ثناء اور اس کے رسولؐ پر درود و سلام کے ساتھ آغاز ہوتے تھے اور قرآن مجید سے بہت ساری آیات نقل کی گئیں اور انہیں خطبے کے مناسب جگہوں پر رکھا گیا اور بہت سے واعظوں میں اشعار کا ایک حوالہ ملتا تھا یا اس کے فقرے اور معانی سے ایک اقتباس ہوتا تھا۔ 11 ہجری تک کا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطابت، اس کے بعد 40 ہجری تک کا سلونی سلونی قبل ان تفقدونی کے کہنے والے کا شاہکار خطبات کا تذکرہ اور شریکۃ الحسین، زینب الکبریٰؑ بنت حیدر کرارؑ کے خطبوں کی اہمیت و اثرات اور موجودہ دور کے خطبوں پر تجزیہ و نظریہ پر تبصرہ و جائزہ قارئین کرام کے پیش نظر ہوگا۔

علمی موضوع پر قلم سوچ سمجھ کر، رک رک کر، فکر، دانش و ادراک سے، ہوش و حواس، تدبیر و صلاحیت سے چلایا جاتا ہے۔ ضروری ہے کہ ضابطہ شناس اور نظام پسندی بھی برقرار رہے۔ ذاتی مطالعہ اور مشاہدات سے تحریر رواں دواں ہے۔

اب اردو، مذہبی و سیاسی دنیا کے ادیبوں، انشاء پردازوں، خطیبوں، مقررین اور شاعروں کے خصائص زبان و بیان اور ان کی بلاغتوں کے لہجوں اور تیوروں کے بارے میں مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔

عام طور پر سامعین متفق نظر آتے ہیں کہ پہلے کے خطیبوں میں جوش کی جگہ سکون، خطیبانہ اثر انگیزی کی جگہ دل نشین متانت اور خروش و طنطنہ کی جگہ علمی وجاہت اور وقار پایا جاتا تھا۔

سامعین، مومنین، حاضرین اور، مصلّی اور عزاداران کربلا یا عوام الناس کو خطیبوں اور مقررین کے سلسلے میں اپنی رائے قائم کرنے کے لئے ان کو مذکورہ خوبیوں، خصوصیات اور صلاحیتوں پر نظر ثانی و جائزہ لینے کی ضرورت ہے جن میں بالخصوص قرآن و تفسیر، علم حدیث، اصول، فقہ، رجال، منطق و ادبیات عرب، آواز پر کمال، انداز بیان، دلکش انداز اظہار، تکنیک، جسمانی حالت، سامعین سے نظروں کا ملنا، جسمانی حرکت، اسلوب (طریقہ/طرز)، سلاست (فصاحت/روانی)، متانت (سنجیدگی/اچھی زبان/اچھے خیال)، ظرافت (خوش طبعی)، اشارات، استدلال (دلیل/ثبوت)، تجربہ، تجزیہ، تمثیلات (مثال/مشابہت)، موضوع خطاب پر مطالعہ و قابو، مناسب و دلنشیں لفظ، انفرادیت، سامعین کی ذہنیت، مطالبہ اور ان کا ادب و احترام، خود اعتمادی اور خطابت کا دلکش عنوان وغیرہ خطابت کے لئے لازمی امور و عناصر ہیں۔

خطبہ کا تذکرہ ہوگا تو باب مدینۃ العلم، امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام جو بیک وقت قرآن ناطق بھی ہیں اور بائے بسم اللہ کا نقطہ بھی۔ آپؑ کی اپنی خداداد صلاحیتوں کے نمونے نہج البلاغہ میں موجود ہیں۔ ایسے خطبات دنیا آج تک پیش کرنے سے قاصر ہے۔ آپ کے حکیمانہ کلام کا ایک ایک لفظ حقائق و معارف کا بحر ذخار اور ایک ایک نقطہ علم و حکمت کا سمندر ہے۔ ایک اعداد و شمار کے مطابق آپؑ کے خطبات کی مجموعی تعداد 243 ہے۔ جملہ خطبے 21 مختلف اقسام پر مشتمل ہیں۔

جناب زینبؑ بنت شیر خدا حضرت علی علیہ السلام کا وہ یزید لعنت اللہ کے دربار میں بے مثل، دلیرانہ و حکیمانہ خطبہ جو ہمیشہ خطیبوں کے لئے راہنما قرار دیا گیا "تمام تعریفیں اس خدا کی ہیں جو عالمین کا پروردگار ہے اور صلوات ہو میرے جد پر جو پیمبروں کے سردار ہیں۔ خدا نے سچ فرمایا ہے پھر جن لوگوں نے برائی کی تھی ان کا انجام برا ہی ہوا کیونکہ ان لوگوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا اور ان کے ساتھ مسخراپن کیا۔" قابل غور ہے کہ حضرت زینبؑ کو قرآن پر کتنا عبور تھا اس کا اندازہ آیات کے انتخاب سے ہو جاتا ہے۔ "اے یزید! تم سمجھتے ہو کہ تم نے دنیا کی وسعتوں کو ہم سے چھین لیا ہے۔۔۔۔" قارئین کرام توجہ دیں کہ حضرت زینبؑ نے یزید پلید کو رائج القاب سے خطاب نہیں کیا بلکہ صرف اس کے نام سے مخاطب کیا ہے۔ یہ یزید کے رخسار پر ایک طمانچہ تھا۔

حیدر کرارؑ کی بیٹی کی ہمت دیکھیں۔ یزید لعنت اللہ کے ہی دربار میں اسی کے تخت و تاج اور حکومت کو غاصبانہ قبضہ قرار دیتی ہیں اور اس کی حکومت کو اپنی حکومت کہتی ہیں۔ سورۃ آل عمران کی آیت سے یزید کو بتا رہی ہیں کہ تو اپنی ظاہری فتح سے یہ مت سمجھ کہ خدا تجھ سے راضی ہے۔ خدا کے یہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔ "اے آزاد کردہ غلام کی اولاد!۔۔۔۔ بے شک ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔" حضرت زینبؑ نے یزید کو اسی کے دربار میں للکارا ہے کہ جو تیرے بس میں ہے کر دیکھا لیکن تو میرے نانا کے دین کو یا ان پر نازل ہونے والے قرآن کو یا مسلمانوں کے دل سے آل محمدؐ کی محبت کو مٹا نہیں سکتا ہے۔

خطبات کسی اور وجہ یا ذاتی مفاد کے حصولیابی کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ اصلاح اور پیغام رسانی کا بہترین ذریعہ ہے لیکن اکثر و بیشتر دیکھا گیا ہے کہ خطباء کرام کی غیر ذمہ داری کے باعث خطبات کی افادیت کم ہوتی جا رہی ہے۔ موضوع اور ضرورت کے لحاظ سے "ما در چہ خیالم و فلک در چہ خیال" والا معاملہ ہوتا جا رہا ہے۔ محترم خطیب مسجد کو اتنی فرصت نہیں کہ معلومات حاصل کریں کہ حالات کیا ہیں، ان کا تقاضہ کیا ہے اور نہ ہی اتنی استعداد ہوتی ہے کہ حالات اور ضرورت کے عین مطابق خطبہ کو مرتب کریں، حقیقتاً بعض اوقات سماعت کے دوران اوّل صف ہو یا آخر صف کے مصلّی وہ قیلولہ کی حالت میں نظر آتے ہیں۔ دوسری جانب خطباء کرام داد و تحسین، واہ واہ، سبحان اللہ اور چھت شگاف نعرے کو زینت خطبہ و ذریعہ کامیابی سمجھ بیٹھیں ہیں جبکہ توشۂ آخرت ذریعہ بخشش سے آنکھیں بند کر لی گئی ہیں۔

4/771 فرینڈز کالونی، علی گڑھ
موبائل 7060888223

جگن ناتھ آزاد اور ان کی ادبی خدمات

آزاد صاحب کو راولپنڈی میں والد کے دوست عبدالحمید عدم کی صحبت نصیب ہوئی جن کا زیادہ تر وقت ان کے گھر پر ہی گزرتا تھا۔ عدم صاحب نے آزاد کے دل ودماغ میں ذوق ادب اور شوق مطالعہ پیدا کیا۔ یہ کہنا قطعی غلط نہیں کہ راولپنڈی کی ادبی سرگرمیوں کی جان ان دنوں عبدالعزیز فطرت بھی ہوا کرتے تھے۔ جگن ناتھ آزاد نے ان کے ساتھ مل کر ادبی سرگرمیوں میں خوب خوب حصہ لیا تھا۔ اپنے کالج میں بزم ادب کی بنیاد ڈالی۔ خوب خوب ادبی اجلاس منعقد کرائے۔ راولپنڈی سے نکل کر جب وہ لاہور پہنچے تو وہاں یہ دیکھ کر محو حیرت رہ گئے کہ یہاں پر ہر شخص اپنے آپ میں ایک انجمن ہے۔ یہاں انھوں نے مولانا تاجور نجیب آبادی سے فیض حاصل کیا۔ 'وطن میں اجنبی' ایک طویل نظم کہی۔ جگن ناتھ آزاد علامہ اقبال سے بہت متاثر تھے۔ اقبال کا عشق 'فرہاد کا تیشہ' 'شاہین کا تجسس' 'چیتے کا جگر' 'مرد مومن کی شان' کے عشق کا آزاد کی شاعر پر گہرا اثر نظر آتا ہے اس کے باوجود نظم کی دلکشی، روانی میں کوئی فرق نہیں آتا۔ آزاد نے طویل نظمیں کہی ہیں اور ان میں بھی کہیں پر نہ تو زبان کی سطح پر اور نہ فن کی سطح پر کوئی کمی نظر آتی ہے۔ ان کے کلام میں ترتیب بھی ہے اور تہذیب بھی۔ نظموں کی طرح غزلوں میں بھی آزاد کے یہاں پیچیدگی نہیں ملتی۔ مقصدی اور تعمیری انداز کو برقرار رکھتے ہوئے اپنی بات کہنے کا ان میں سلیقہ نظر آتا ہے

ڈاکٹر جہاں آرا سلیم

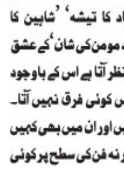

جگن ناتھ آزاد 25 دسمبر 1918 کو عیسیٰ خیل ضلع میانوالی میں پیدا ہوئے تھے جو اب پاکستان میں ہے۔ ان کے والد تلوک چند محروم اردو کے شاعر تھے۔ آزاد کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہی ہوئی تھی۔ جگن ناتھ آزاد نے 1933 میں میانوالی سے میٹرک کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ 1935 میں انھوں نے ڈے۔ اے۔ وی۔ کالج راولپنڈی سے انٹر میڈیٹ کیا اور 1937 میں گارڈن کالج راولپنڈی سے بی۔ اے۔ کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ اس کے بعد اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے آزاد نے لاہور کا رخ کیا۔ انھوں نے لاہور میں 1942 میں فارسی زبان میں ایم۔ اے۔ کیا تھا۔ یہاں انھیں ڈاکٹر علامہ محمد اقبال، ڈاکٹر سید عبداللہ، صوفی غلام مصطفیٰ تبسم، پروفیسر علیم الدین سالک اور سید عابد علی عابد جیسے اساتذہ سے ملنے اور فیضیاب ہونے کا موقع ملا۔

جگن ناتھ آزاد کی پہلی شادی 11 دسمبر 1940 کو ہوئی تھی۔ ان کی اہلیہ کا نام شکنتلا تھا۔ اس شادی سے پرملا اور کمتا دو بیٹیاں ہوئیں۔ شکنتلا 1946 میں بیمار ہوگئیں اور ہر ممکن علاج کے باوجود صحت یاب نہ ہو سکیں۔ ان کا انتقال ہوگیا۔ آزاد نے (شکنتلا، ایک آرزو اور استفسار) نامی نظمیں اپنی رفیق حیات کی یاد میں لکھیں۔

تقسیم ہند کے بعد آزاد دیگر ارکان خانہ کے ساتھ بھارت چلے آئے۔ ابتدا میں 'ملاپ' میں نائب مدیر کی ملازمت ملی۔ اس کے بعد 'امپلائمنٹ نیوز' میں روزگار پایا۔ اسی سے منسلک پبلکیشن میں اردو زبان کے اسسٹنٹ ایڈیٹر بنے۔ یہاں ان کی ملاقات جوش ملیح آبادی سے ہوئی۔ جو رسالہ 'آجکل' اردو کے مدیر تھے۔ ان کے علاوہ عرش ملسیانی، بلونت سنگھ، پنڈت ہری چند اختر، جگن ناتھ آزاد کے ہم منصب رہے۔ ان کی مصاحبت سے آزاد نے بہت کچھ جانا تھا۔

1948 میں آزاد نے دوسری شادی وملا نامی خاتون سے کی۔ ان سے ان کے تین بچے ہوئے۔ آدرش، چندر کانت اور بیٹی پونم۔ آزاد کا پہلا شعری مجموعہ 'طبل و علم' 1948 میں چھپا۔ 1949 میں دوسرا مجموعہ کلام 'بیکراں' چھپا۔ تیسرا ستاروں سے ذروں تک، چوتھا وطن میں اجنبی، پانچواں نوائے پریشاں، چھٹا کہکشاں، ساتواں بوئے رمیدہ، آٹھواں جستجو، نواں گہوارۂ علم وہند، دسواں آئینہ در آئینہ، گیارہواں روبرو (خطوط کا مجموعہ)، بارہواں نشان منزل (تنقیدی مضامین)، تیرہواں اقبال اور اس کا عہد، چودہواں اقبال اور مغربی مفکرین، پندرہواں اقبال اور کشمیر، سولہواں دہلی کی جامع مسجد، سترہواں اقبال کی کہانی، اٹھارہواں اقبال ایک ادبی سوانح حیات، انیسواں اقبال کی زندگی شخصیت اور شاعری، بیسواں اقبال مائنڈ آرٹ (انگریزی)، اکیسواں اقبال ہز پوئٹری اینڈ فلاسفی (انگریزی)۔

1968 میں آزاد نے ڈپٹی پرنسپل آف انفارمیشن آفیسر، پریس انفارمیشن بیورو کے طور پر سری نگر کشمیر میں ملازمت اختیار کی۔ وہ ڈائرکٹر پبلک ریلیشنس کے طور پر 1977 تک کام کرتے رہے۔ 1977 میں ہی آزاد کو پروفیسر اور صدر شعبہ اردو جموں یونیورسٹی کی پیش کش ہوئی۔ آزاد نے اس پیشکش کو منظور کر لیا۔ 1977 سے 1983 تک وہ پروفیسر اور صدر شعبہ اردو جموں یونیورسٹی اور ڈین فیکلٹی آف اورینٹل لرننگ جموں یونیورسٹی کے عہدے پر فائز رہے۔ 1984 سے 1999 تک پروفیسر ایمریٹس فیلو کی حیثیت سے شعبہ اردو جموں یونیورسٹی میں رہے اور پھر 1989 میں اپنی زندگی کے آخر تک وہیں رہے۔ ان کا انتقال 24 جولائی 2004 کو ہوا۔

جگن ناتھ آزاد نے اپنے خیالات افکار اور اپنے عقائد کا اپنی تحریروں میں بے محابا اظہار کیا ہے۔ 'نوائے پریشاں' کی شاعری انسانیت کے دکھ کی ترجمان ہے۔ وطن کی تقسیم سے جوان کے دل کو چوٹ لگی تھی، اس نے انھیں بڑا شاعر بنایا۔ وطن کی یادوں نے جس درد وغم کو ابھارا وہ غزلوں کے قالب میں ڈھل گیا۔ ان کا غم جاناں غم دوراں بن گیا تھا۔ ان کے مجموعے 'بیکراں' میں بھی اس درد کی جھلک دیکھنے کو ملتی ہے۔ کلام بیکراں کی نظم ملاحظہ فرمائیں۔

نہ پوچھو جب بہار آئی تو دیوانوں پہ کیا گزری
ذرا دیکھو کہ اس موسم میں فرزانوں پہ کیا گزری
نہ پوچھ آزاد اپنوں اور بیگانوں کا افسانہ
ہوا تھا کیا یہ اپنوں پہ بیگانوں پہ کیا گزری

دوسرا شعر ملاحظہ فرمائیں:

نظم جمنا کے کنارے میں وہ کیا فرماتے ہیں؟

شام کے سائے میں جمنا کی روانی دیکھ کر
مجھ کو اے آزاد راوی کا سماں یاد آگیا
اور راوی کے کنارے پر جو ہے آباد وہ
آرزوں کا امنگوں کا جہاں یاد آگیا

تقسیم وطن کے بعد کا زمانہ ناسٹلجیا کا زمانہ ہے۔

وطن سے دور مٹی سے اپنوں سے دور یہ درد ان کی بہت سی نظموں میں چھلک آیا ہے مثلاً وطن میں آخری رات، کنار راوی، ترک تعلق کے بعد، نئی محفل وغیرہ میں۔ پیش خدمت ہیں چند اشعار۔

دن کو بھی تری یاد ہے شب کو بھی تری یاد
دم بھر کو ہوا دل نہ تری یاد سے آزادؔ
مجھ سے نہ مگر پوچھ مری شب کی کہانی
کم نیند کے آغوش میں ہونے نہیں دیتا
راتوں کو تصور ترا سونے نہیں دیتا

پروفیسر جگن ناتھ آزاد کا شمار ماہر اقبالیات میں ہوتا ہے۔ انھوں نے چند ہی برسوں میں وہ شہرت اور مقبولیت حاصل کر لی جو برسوں میں دوسرے شعرا کو نصیب ہوتی ہے۔ ان کے والد بھی شاعر تھے۔ آزاد کی طبیعت شروع سے ہی شعر گوئی کی طرف مائل تھی۔

بغیر درد مند دل کے شاعری ممکن نہیں۔ غم جاناں کا آزار ہو کہ غم دوراں کا سحر شاعری کے لئے درد مند دل کا ہونا ضروری ہے۔ جس کسی کے دل میں غم انسانیت ہوگا وہی ان غموں کو صحیح معنوں میں محسوس کر پائے گا۔ شعر پڑھنے اور کہنے کی تربیت بچپن ہی سے انھیں اپنے والد تلوک چند سے ملی۔ والد ایک مصرعہ کہتے اور اس پر دوسرا مصرعہ آزاد سے لگواتے۔ والد ان کے لگائے مصرعہ کی اکثر تصحیح بھی کرتے تھے۔ اس طرح سات آٹھ کی عمر میں موزوں اشعار کہنے لگے تھے۔

آزاد صاحب کو راولپنڈی میں والد کے دوست عبدالحمید عدمؔ کی صحبت نصیب ہوئی جن کا زیادہ تر وقت ان کے گھر پر ہی گزرتا تھا۔ عدم صاحب نے آزاد کے دل ودماغ میں ذوق ادب اور شوق مطالعہ پیدا کیا۔ یہ کہنا قطعی غلط نہیں کہ راولپنڈی کی ادبی سرگرمیوں کی جان ان دنوں عبدالعزیز فطرت بھی ہوا کرتے تھے۔ جگن ناتھ آزاد نے ان کے ساتھ مل کر ادبی سرگرمیوں میں خوب خوب حصہ لیا تھا۔ اپنے کالج میں بزم ادب کی بنیاد ڈالی۔ خوب خوب ادبی اجلاس منعقد کرائے۔ راولپنڈی سے نکل کر جب وہ لاہور پہنچے تو وہاں یہ دیکھ کر محو حیرت رہ گئے کہ یہاں پر ہر شخص اپنے آپ میں ایک انجمن ہے۔ یہاں انھوں نے مولانا تاجور نجیب آبادی سے فیض حاصل کیا۔ 'وطن میں اجنبی' ایک طویل نظم کہی۔

جگن ناتھ آزاد علامہ اقبال سے بہت متاثر تھے۔ اقبال کا عشق 'فرہاد کا تیشہ' 'شاہین کا تجسس' 'چیتے کا جگر' 'مرد مومن کی شان' کے عشق کا آزاد کی شاعر پر گہرا اثر نظر آتا ہے اس کے باوجود نظم کی دلکشی، روانی میں کوئی فرق نہیں آتا۔ آزاد نے طویل نظمیں کہی ہیں اور ان میں بھی کہیں پر نہ تو زبان کی سطح پر اور نہ فن کی سطح پر کوئی کمی نظر آتی ہے۔ ان کے کلام میں ترتیب بھی ہے اور تہذیب بھی۔ نظموں کی طرح غزلوں میں بھی آزاد کے یہاں پیچیدگی نہیں ملتی۔ مقصدی اور تعمیری انداز کو برقرار رکھتے ہوئے اپنی بات کہنے کا ان میں سلیقہ نظر آتا ہے۔ چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

میں اپنے گھر میں آیا ہوں مگر انداز تو دیکھو
کہ اپنے آپ کو مانند مہماں لے کے آیا ہوں
واعظ کبھی ہم لوگ فرشتے نہ بنیں گے
ہم خاک نشیں اور ہیں وہ عرش مکاں اور
وہ ایک تڑپ کہ جس سے عبارت ہے زندگی
کچھ سنگ در میں کچھ مرے سودائے سر میں ہے

آزاد کی غزلوں میں بیانیہ انداز رونما نظر آتا ہے۔ حالانکہ غزلوں میں طنز و تعریض سے بھی کام لیا گیا ہے۔ چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

آغاز بہاراں دیکھ لیا انجام بہاراں روشن ہے
تدبیر گلستاں کے صدقے تقدیر گلستاں روشن ہے
خدا جانے گریں گی کب من و تو کی دیواریں
یہ اس کا جام ہے ساقی یہ اس کا جام ہے ساقی

جگن ناتھ کی شاعری کا پہلا دور 1947 تک کا تھا۔ اس دور کی شاعری میں مضامین کی شوخیاں اور طرز ادا کی جدت، زبان کی شیرینی بھرپور ملتی ہے۔ شعر ملاحظہ فرمائیں

قفس کی دلکشی میں تو کمی کوئی نہیں لیکن
نہ آئے گی قفس میں رہ کے یاد آشیاں کب تک
ممکن نہیں کہ بزم طرب پھر سجا سکوں
اب یہ بھی ہے بہت کہ تمھیں یاد آ سکوں

آزاد کی شاعری کا دوسرا دور 1947 کے بعد شروع ہوتا ہے۔ جب تقسیم ہند کے بعد ہجرت کر کے لاہور سے دہلی آئے۔ ایک جانب وطن کی محبت تھی، دوسری جانب دہلی کی اجنبی فضا۔ دل و دماغ پر اثر تو پڑنا ہی تھا۔ کلام میں سنجیدگی آگئی اور مضامین بھی مفکرانہ رنگ میں رنگ گئے۔ اس دور کا کلام ملاحظہ فرمائیں۔

کنار سندھ پہ ہم جس کو چھوڑ آئے ہیں
وہ تجھ میں بات کہاں ہے دیار گنگ و جمن

کوئی بھی انسان اپنے گرد و پیش سے اقتصادیات نیز سیاسی صورت حال سے علاحدہ نہیں رہ سکتا۔ آزاد بھی نہیں رہ سکے۔ شعر ملاحظہ فرمائیں۔

اندازہ طوفاں ہوتا ہے طوفاں کے قریب آجانے سے
ساحل پہ بسیرا کرنے سے اندازۂ طوفاں کیا ہوگا
کیا گلہ غیروں کا خود ہی سانحہ لے کر چلے
پتھروں کے شہر میں ہم آئینہ لے کر چلے

آزاد کی غزلیات کی ورق گردانی کرنے سے ان کے انداز، خیالات اور آہنگ کا اندازہ ہوتا ہے۔ وہ نہ صرف درد مند، وسیع النظر اور بڑے دل والے انسان تھے بلکہ پروفیسر آزاد کی زندگی عشق اقبال سے سرشار تھی۔ پیش خدمت ہیں چند مصنفین کی آرا، جو جگن ناتھ آزاد کے متعلق ہیں۔

'سچ پوچھئے تو آپ صرف اردو ہی کے نہیں بلکہ اسلامیات کے بھی ایسے عالم ہیں، خصوصاً اقبال کی شاعری و نثر کے سلسلے میں جس کا مقابلہ اچھے اچھے مسلم دانشور نہیں کر سکتے۔ آپ کے تجربے جہان معنی کے در کھولتے چلے جاتے ہیں۔' (سلام و پیام مرتبہ امین بنجارہ۔ صفحہ 21۔ مکتوب پروفیسر ساجدہ زیدی)

'محترم لطف اللہ خاں صاحب کے بارے میں آپ نے بڑی خوبصورت نظم لکھی ہے۔ نظم پڑھنے سے پہلے میں حیران تھا۔ بھلا یہ بھی شاعری کا کوئی موضوع ہے۔ لیکن نظم پڑھ کر معلوم ہوا کہ جگن ناتھ آزاد جس موضوع کو چھو لیں، وہ شاعری بن جاتا ہے۔ خان صاحب کے بارے میں فیض سمیت بہت سے لوگوں نے لکھا ہے۔ مگر اس نظم میں آپ نے خاں صاحب کی خدمات کا جس طرح اعتراف کیا ہے وہ بے مثال ہے۔ میں نے سب کام چھوڑ کر خاں صاحب کے دولت خانے کا رخ کیا اور نظم سنائی۔ نظم سن کر ان کا چہرہ روشن اور آنکھیں نم ہو گئیں۔' (مکتوب مشفق خواجہ، سلام و پیام، جلد اول۔ صفحہ 25)

'آپ کی نظم 'زندگی سے اب تو اے آزاد شرم آنے لگی'۔ کئی بار پڑھی اور دیر تک اس میں کھویا رہا اور آپ کا یہ شعر

میرے استفسار پر آئی صدا یہ غیب سے
مکر و فن کا سلسلہ ہے دور تک پھیلا ہوا

ہماری معاشرتی، سیاسی اور مذہبی زندگی کا پردہ فاش کرتا ہے۔ (مکتوب عبدالقوی دسنوی، صفحہ 25)

پروفیسر جگن ناتھ آزاد کی تحریروں کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ کہنا قطعی غلط نہیں ہوگا کہ علامہ اقبال کی محبت میں آزاد نے مبالغہ آرائی سے کام لیا ہے۔ بہت سے مفکرین کے اس بابت اعتراضات ملتے ہیں۔ مثلاً اکبر حیدری، فیروز عظیم آبادی، پروفیسر گیان چند جین، سہیل عظیم آبادی وغیرہ۔

''میں نے ابھی مرقع میں توقیت اقبال میں دیکھا کہ آپ نے نمبر شمار ۸/ر کے آگے لکھا ہے کہ ۱۸۹۹ء میں پنجاب بھر میں اول آئے۔ نانک شاہ تمغہ انعام میں ملا۔ اب آپ بتائیے کہ تھرڈ ڈویژن میں پاس ہونے والے تنہا طالب علم کو آپ اس طرح پیش کریں گے کہ وہ دوسرے سب طلبہ کو مات دے کر اول آیا تو بات کس طرح قابل اعتماد ہوگی۔ مجھے تو تحقیق نے یہی سکھایا ہے کہ ہر بات درست ہونی چاہئے خواہ وہ راستی فتنہ انگیز ہی کیوں نہ ہو؟'' (مکتوب پروفیسر گیان چند جین صفحہ 21)

اقبال پر کٹر اور متعصب مسلمان ہونے کا الزام ہے۔ 'کٹر مسلمان ہونے پر تو مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن متعصب ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ انسان کے دماغ میں روشنی کی کمی ہے۔ اقبال کے یہاں تعصب ہے۔ اسی لئے اپنے مطالعہ کی کم مائیگی کے اعتراف کے باوجود میں اقبال کو ٹیگور کے مقابل نہیں سمجھتا۔ دونوں برہمن خون لیکن ٹیگور کے یہاں آفاقیت ہے۔ اقبال کے یہاں حد بندیاں۔ صرف یہ کہہ دینا ٹھیک نہیں کہ آدمی کا مقام پہچانو۔ ان کے کلام کے علاوہ دوسری تحریروں سے صاف ظاہر ہے کہ وہ خود سخت مسلمان تھے۔ ...... اور غیر مسلموں کو دوسرے درجہ کا آدمی سمجھتے تھے۔' (مکتوب سہیل عظیم آبادی، صفحہ 19)

بالا آرا کی روشنی میں یہ نتیجہ اخذ کرنے میں ذرا دشواری پیش نہیں آتی کہ مشاہرین نے جگن ناتھ آزاد کے افکار و نظریات کی دل کھول کر تعریف کی ہے۔ وہیں ان کی تحقیق و تلاش کے بعض کمزور پہلوؤں پر انگشت نمائی بھی کرنے سے گریز نہیں کیا ہے۔ ان پر سخت تنقید بھی کی ہے۔ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ آزاد ان لوگوں میں سے نہیں جو اپنے کہے کو حرف آخر تسلیم کرتے ہیں۔ وہ تو ایسے دانشور اور مفکر ہیں جو تحقیق و تنقید کے معاملہ میں عمر کے آخر پڑاؤ تک حقیقت اور سچائی کی تلاش کے قائل ہیں۔

7905845518

'باپ دادا کی کمائی پر گزارہ کرنے والے روزگار کو نہیں سمجھتے'

چراغ پاسوان کی حمایت میں منعقدہ ریلی میں پی ایم مودی کا اپوزیشن پر حملہ

حاجی پور،13 مئی (یواین آئی) وزیراعظم نریندر مودی نے قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کی حکومت کے روزگار کے وعدے پورے نہیں کرنے کے کانگریسی لیڈر راہل گاندھی اور راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے تیجسوی پرساد یادو سمیت تمام اپوزیشن کے الزامات پر جوابی حملہ کرتے ہوئے آج کہا کہ باپ دادا کی کمائی کھا کر گزارہ کرنے والوں کو روزگار کی سمجھ نہیں ہے۔ پیر کو یہاں لوک جن شکتی پارٹی (رام ولاس) کے امیدوار چراغ پاسوان کے حق میں منعقدہ انتخابی ریلی میں اپنے خطاب کے دوران مسٹر مودی نے اپنی حکومت کی طرف سے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے کیے گئے کاموں کو گنا تے ہوئے کہا کہ ان کے دور میں ملک کی معیشت تیزی سے ترقی کر رہی ہے اور جب معیشت ترقی کرتی ہے تو اسی تعداد میں روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ پچھلے دس برسوں میں بہار میں 1400 نئی ریلوے لائنیں بچھائی گئیں۔ 400 سے زائد ریلوے فلائی اوور اور بائی پاس بنائے گئے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا یہ کام بغیر روزگار کے ہوا ہوگا؟ جیسے یہ لوگ پیسے لے جاتے ہیں، ویسے پل بن جاتا ہے؟ کسی کو روزگار ملا ہوگا تب ہی یہ ترقیاتی کام ہوئے ہوں گے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ گزشتہ دس برسوں میں بہار میں 3300 کلومیٹر طویل قومی شاہراہیں بنی ہیں۔ کیا اتنی لمبی شاہراہیں روزگار فراہم کیے بغیر بنائی جا سکتی ہیں؟ شاہراہوں اور ایکسپریس وے کو مسلسل چوڑا کرنا ہو، بہار میں کھاد بنانے والی فیکٹری کا کام ہو، تھرمل پاور پلانٹ ہو، دریائے گنگا پر بننے والے کئی بڑے پل ہوں، پٹنہ میں میٹرو کا کام ہو، قدرتی گیس کا نیٹ ورک ہو یا گاؤں گاؤں میں اجولا کے تحت گیس کی ترسیل کا نیٹ ورک ہو، یہ سب روزگار کی گارنٹی ہوتے ہیں۔ لیکن جو اپنے باپ دادا کی کمائی سے گزارہ کرتے ہیں، وہ نہیں سمجھتے کہ روزگار کیا ہوتا ہے۔ مسٹر مودی نے کہا کہ ان کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ بہار میں 90 سے زیادہ ریلوے اسٹیشنوں کو جدید بنایا جائے گا۔ کیا یہ روزگار پیدا کیے بغیر ممکن ہوگا؟ پچھلے 10 برسوں میں مودی نے چار کروڑ پکے گھر بنا کر غریبوں کو دیے۔ صرف بہار میں 40 لاکھ پکے گھر بنائے گئے ہیں۔ ان گھروں کے لیے استعمال ہونے والا سیمنٹ، سلاخیں، اینٹیں وغیرہ مقامی دکان سے آئی ہوں گی۔ اس سب کا فائدہ صرف بہار کے نوجوانوں کو ہوا ہے۔ انہیں کاروباری روزگار کے نئے مواقع ملے ہیں۔

وزیراعظم نے کہا کہ وہ بہار کے لوگوں کی طاقت اور دانشمندی کا بہت احترام کرتے ہیں، لیکن انہیں یہ دیکھ کر بھی دکھ ہوتا ہے کہ سماجی انصاف کے نام پر لالٹین والوں نے بہار میں کتنا اندھیرا پھیلایا ہے۔ ان لوگوں نے بہار کے لوگوں کو غربت اور بدحالی میں دھکیل کر جنگل راج دیا۔ ان لوگوں نے سب کو برباد کر دیا لیکن اپنے لیے عالیشان محل بنا لیے۔ انہوں نے بہار کے لوگوں سے پوچھا کہ کیا ایسے لوگ کبھی بہار کا کوئی بھلا کر سکتے ہیں؟ ایک بھوجپوری کہاوت "نا ئیمن گیتیہ گائب، نہ مڈوا میں جائب" کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آر جے ڈی کانگریس کی حالت وہی ہے۔ یہ لوگ ترقیاتی کاموں سے بھاگتے ہیں کیونکہ اس کے لیے محنت اور خود کو لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مسلمانوں کو ریزرویشن دینے سے متعلق آر جے ڈی صدر لالو پرساد یادو کے بیان پر جوابی حملہ کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا، "بہار میں جنگل راج لانے والے اور چارہ گھپلے میں سزا کاٹ رہے شخص نے ابھی ایک بیان دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ مسلمانوں کو ریزرویشن دیا جانا چاہئے اور وہ بھی مکمل ریزرویشن یعنی دلتوں، پسماندہ طبقات، قبائلیوں کو دیا جانے والا مکمل ریزرویشن اب وہ صرف مسلمانوں کو دینا چاہتے ہیں۔ آپ کی طرح میں بھی بہت پسماندہ معاشرے سے آتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ سن کر اس معاشرے کے لوگوں کی بے چینی کتنی بڑھ جاتی ہوگی۔ وزیراعظم نے کہا کہ اگر مذہب کی بنیاد پر ریزرویشن دیا گیا تو بابا صاحب اور آئین نے دلت، قبائلی، پسماندہ اور انتہائی پسماندہ بھائیوں اور بہنوں کو جو حقوق دیے ہیں ان پر ڈاکہ ڈالا جائے گا، تو ان کی پوری نسلیں برباد ہو جائیں گی لیکن انہیں نہ بابا صاحب کی پرواہ ہے اور نہ ہی آئین کی۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا بہار کے دلت، پسماندہ طبقات اور قبائلی آر جے ڈی اور کانگریس کو ان کے حقوق چھیننے دیں گے؟ انہوں نے کہا، "میں آپ کو گارنٹی دیتا ہوں کہ جب تک مودی زندہ ہے، یہ آپ کے حقوق پر ڈاکہ نہیں ڈال سکتے، آپ کا ریزرویشن نہیں چھین سکتے۔ ان لوگوں کو سمجھنا چاہیے کہ وہ وقت چلا گیا جب ان لوگوں نے خواتین کو دیے گئے ریزرویشن کے کاغذات پھاڑ دیے تھے۔ مستقبل میں ایسی کوششیں کرنے والوں کو لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔

مسٹر مودی نے کہا کہ آر جے ڈی کے لوگوں نے پارلیمنٹ میں جو کاغذات چھینے اور پھاڑ دیے وہ پارلیمنٹ میں اس ملک کی ماؤں بہنوں کو حقوق اور ریزرویشن دینے کے بارے میں تھے۔ آر جے ڈی اور کانگریس کی مسخ شدہ ذہنیت کی وجہ سے خواتین کو وہ حق نہیں ملا۔ انہوں نے کہا کہ یہ آپ کا بھائی ہے، آپ کا بیٹا ہے، جب آپ نے مجھے وہاں خدمت کے لیے بھیجا میں نے نئی پارلیمنٹ بنتے ہی خواتین کے لیے ریزرویشن کا کام بھی مکمل کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آر جے ڈی خواتین کے ریزرویشن کے خلاف ہے اور اگر وہ دوبارہ مرکز میں اقتدار میں آئے تو وہ خواتین کا یہ حق چھین لیں گے۔

وزیراعظم نے کہا کہ مودی اور این ڈی اے کا ٹریک ریکارڈ بدعنوانوں کو ڈھونڈنا اور سزا دینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹی وی پر نظر آنے والے کرنسی نوٹوں کے پہاڑ سیاستدانوں کے گھروں سے پکڑے جاتے ہیں۔ یہ غریب کا پیسہ ہے اور غریب کے پیسے کی لوٹ مار مجھے سونے نہیں دیتی۔ جب مرکز میں آر جے ڈی اور کانگریس کی حکومت تھی تب ای ڈی نے پورے ملک میں صرف 35 لاکھ روپے ضبط کیے تھے۔ اس کا مطلب ہے کہ بچوں کی اسکول بس بھر جائے اتنی ہی رقم ضبط کی گئی اور چوری کرنے والے چوری کر رہے تھے۔ مسٹر مودی نے کہا کہ مودی نے غریبوں کا پیسہ لوٹنے والے چوروں کی تحقیقات کرائی۔ مودی نے دس برسوں میں 2200 کروڑ روپے ضبط کئے ہیں۔ مودی کی پکڑی گئی رقم 70 چھوٹے ٹرکوں میں آئے گی۔ ان چوروں کی نیندیں اڑ گئی ہیں اسی لیے مودی کو گالی دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جن لوگوں نے آپ کو لوٹ کر دہلی اور ملک میں جائیدادیں بنائیں اور نوکریوں کے بدلے زمینوں کا رجسٹریشن کروایا، وہ سب ایجنسیوں نے ضبط کر لیا ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور گارنٹی دیتا ہوں کہ جس نے بھی غریبوں سے زمین چھینی ہے وہ بچ کر نہیں جائے گا۔ وزیراعظم نے کہا کہ میں حاجی پور اس لیے نہیں آیا کہ مجھے چراغ کو جیتانا ہے، وہ تو جیتنے والا ہی ہے۔ میں یہاں رام ولاس جی کا قرض چکانے آیا ہوں۔ رام ولاس جی میرے خاص ساتھی رہے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ یہاں کا نتیجہ آپ لوگوں نے طے کر لیا ہے۔ پاسوان جی کو حاجی پور میں جتنے ووٹ ملے ہیں۔

جموں وکشمیر کے عوام مایوسی، بے اطمینانی اور بددلی کا شکار: ڈاکٹر فاروق عبداللہ

سری نگر،13 مئی (یو این آئی) جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے پیر کے روز کہا کہ کوئی بھی مذہب برا نہیں ہوتا، انسان برے ہوتے ہیں، کوئی مذہب یہ درس نہیں دیتا کہ کسی بے گناہ کو مارو، کوئی مذہب نہیں کہتا کہ کسی کا گھر جلاؤ۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں اس وقت وزیرا

عظم سمیت بھاجپا کے تمام لیڈران مسلمانوں کیخلاف زہرافشانی کرتے پھر رہے ہیں اور ہندوؤں میں خوف پیدا کرنے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں۔ ان باتوں کا اظہار موصوف نے کپواڑہ کے کرناہ میں چناوی اجتماع سے خطاب کے دوران کیا۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ مودی جی یہ بھول گئے ہیں کہ وہ پورے ملک اور تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے وزیراعظم ہیں اور اسی لئے آج کل وہ مسلمانوں کیخلاف کھلم کھلا زہرافشانی کرتے پھر رہے ہیں۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ یہاں ایک ہی مذہب رہے اور باقی مذاہب ان کے تابع رہے، یہی ہم کو بولے کہ آپ کے کھاؤ گے، آپ کے پہنو گے، آپ کیسے نماز پڑھو گے اور آپ کس راستے پر چلو گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ لوگ بھول جاتے ہیں کہ ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے اور جموں وکشمیر نے ایک ایسے ہندوستان کیساتھ الحاق کیا ہے، جہاں ہر ایک مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں اپنی مذہبی آزادی حاصل ہے۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ حکمرانوں کی بوکھلاہٹ کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آج سرینگر پارلیمانی نشست پر ووٹنگ سے پہلے ہی ہمارے چیدہ چیدہ کارکنوں کو گرفتار کیا گیا، فون کر کے دھمکیاں دی گئیں اور کچھ کی گرفتاری پولنگ کے دوران عمل میں لائی گئی، لیکن مجھے اُمید ہے کہ اس کے باوجود بھی یہاں کے عوام بھاجپا اور اس کی پراکسیوں کے مذموم اداروں کو خاک میں ملا کر نیشنل کانفرنس کو بھرپور تعاون اور اشتراک فراہم کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر ولداخ کے عوام اس وقت ناگفتہ بہہ، پریشان کن اور تکلیف دہ حالات سے دوچار ہے۔ بے روزگاری، بے کاری، غربت، لاچاری اور کسمپرسی اپنی حدود کو فلانگ چکیں ہیں۔ غربت کے مارے عوام کو فکر و پریشانی نے اندر اندر سے کھوکھلا کیا ہوا ہے۔ ان کے مطابق نوجوان چاہیے تعلیم یافتہ ہوں، یا غیر تعلیم یافتہ، بے روزگاری کی چکی میں پسے جا رہے ہیں اور انتظامیہ میں بااختیار لوگوں کے کانوں پر جوں بھی نہیں رینگتی ہے۔

پارلیمانی انتخابات میں بھاجپا کو یہاں لانے والوں کو مسترد کرنا لازمی: عمر عبداللہ

سری نگر،13 مئی (یو این آئی) نیشنل کانفرنس نائب صدر اور بارہمولہ پارلیمانی حلقے کیلئے پارٹی اُمیدوار عمر عبداللہ نے پیر کو ضلع بارہمولہ میں فقید المثال روڈ شو کے دوران مختلف مقامات پر لوگوں سے خطاب کے دوران کہا کہ رواں الیکشن میں ہمیں وہ آوازیں پارلیمنٹ بھیجنی ہیں جو وہاں جا کر جموں وکشمیر

کے عوام کی بات کریں نہ کہ بھاجپا کے ساتھ مل کر ان کے ہاتھوں کو مزید مضبوط کریں۔ یہاں کے عوام کو پارلیمنٹ میں اپنے اُس اُمیدوار کو نمائندگی کرنے کیلئے بھیجنا ہوگا جو 5 اگست 2019 کے فیصلوں کیخلاف اور جموں وکشمیر کے عوام سے چھینے گئے حقوق کی بحالی کیلئے اپنی آواز بلند کرے نہ وہ اُمیدوار جو بھاجپا کی ہاں میں ہاں ملائے اور محض ایک پاسپورٹ کی اجرائی کیلئے بھاجپا کی تعریفیں کرتا پھرا رہے۔ پی ڈی پی اور پی سی کو ہدف تنقید بناتے ہوئے عمر عبداللہ نے کہا کہ یہی دو وہ جماعتیں ہیں جنہوں نے 2015 میں بھاجپا کو حمایت دیکر یہاں لایا اور اس تاریخی ریاست کو تہس نہس کروایا۔ آج ہم سے سب کچھ چھینا گیا ہے، ہماری پہچان چھینی گئی، ہمارا وقار چھینا گیا، ہمارا آئین چھینا گیا، ہمارا جھنڈا چھینا گیا، یہ سب کچھ انہی دو جماعتوں کی وجہ سے ہے۔ ان دو جماعتوں نے یہاں بھاجپا کیخلاف لوگوں سے ووٹ طلب کئے لیکن بعد میں اُسی بھاجپا کی گود میں جا کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے کہا کہ آج ہماری زمینیں چھینی جا رہی ہے، آج ہمارے بچوں کے روزگار باہری ریاستوں کے اُمیدواروں کو دیا جا رہا ہے اور ہمارے نوجوان دردر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں، سینکڑوں کی تعداد میں ہمارے نوجوان باہر کی جیلوں میں بند ہیں اور بیشتر کے والدین کی مالی حالت ایسی ہے جو اپنے بچوں سے ملاقات کی بساط نہیں رکھتے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ بدترین صورتحال کیلئے یہ دونوں جماعتیں براہ راست ذمہ دار ہے۔

سیاسی پارٹیوں کو مسلم ووٹ چاہیے مسلم امیدوار نہیں، آنکھیں کھولنے والا تجزیہ

مہاراشٹر۔ ایک حالیہ انتخابی ریلی کے دوران، آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے اورنگ آباد لوک سبھا کے امیدوار اور موجودہ ایم پی امتیاز جلیل نے ہندوستانی سیاست میں ایک اہم تضاد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ تمام سیاسی جماعتیں سرگرم طور پر مسلم کیمونٹی سے ووٹ مانگتی ہیں لیکن جان بوجھ کر مسلم امیدوار میدان میں اتارنے سے گریز کرتی ہیں۔ ان کا صاف طور پر کہنا تھا کہ سیاسی پارٹیوں کو مسلمانوں کا ووٹ تو چاہیے مگر اس کو مسلم امیدوار نہیں بنانا چاہتیں یہ ہندستانی سیاست کا بدنما اور منافقانہ چہرہ ہے انہوں نے ایک پریشان کن اعداد و شمار کا انکشاف کیا کہ تازہ ترین لوک سبھا انتخابات میں، نمایاں سیاسی جماعتوں نے 11 ریاستوں میں ایک بھی مسلم امیدوار کھڑا نہیں کیا، جس میں نمائندگی کے نظامی مسئلہ پر زور دیا۔ مہاراشٹر میں، 11.56 فیصد مسلم آبادی کے باوجود، ایک بھی مسلم امیدوار کو دو اہم اتحادوں نے کھڑا نہیں کیا، جس میں کانگریس، بی جے پی، شیوسینا کے دو دھڑے، اور این سی پی کے دو دھڑے ہیں۔ پچھلے 64 سالوں میں ریاست سے منتخب ہونے والے 614 لوک سبھا ممبران میں سے صرف 15، یا 2.5% سے بھی کم مسلمان ہیں۔ گزشتہ چار لوک سبھا انتخابات میں ممتاز جماعتوں نے کل پانچ مسلم امیدواروں کو میدان میں اتارا ہے۔ 2004 میں، کانگریس نے AR. انتولے، کو کولابا سے ٹکٹ دیا تھا جو جیت گئے۔ 2009 میں، این سی پی اور کانگریس نے ایک ایک مسلم امیدوار کو نامزد کیا، اس کے بعد 2015 اور 2019 میں کانگریس نے ایک ایک امیدوار کو نامزد کیا۔ ان تمام امیدواروں کو شکست ہوئی۔ مہاراشٹر سے فی الحال واحد مسلم ایم پی اے آئی ایم آئی ایم کے امتیاز جلیل ہیں، جنہوں نے 2019 میں اورنگ آباد سے جیتا تھا۔ وہ دوبارہ اس الیکشن میں حصہ لے رہے ہیں۔ مسلمانوں کی آبادی کا 17.7% ہونے کے ساتھ، بہار میں بھی نمائندگی کم ہے آر جے ڈی نے دیگر جماعتوں کے ساتھ مہاگٹھ بندھن کے تحت 23 میں سے دو مسلم امیدواروں کو میدان میں اتارا ہے۔ آر جے ڈی نے جوکی ہاٹ سے پارٹی کے ایم ایل اے شاہنواز عالم کو شمال مشرقی بہار کی مسلم اکثریتی ارریہ سیٹ کے لیے نامزد کیا ہے۔ سابق مرکزی وزیر اور بزرگ مسلم لیڈر محمد تسلیم الدین کے بیٹے محمد عالم نے اے آئی ایم آئی ایم ایکے ٹکٹ پر گزشتہ اسمبلی انتخاب جیتا تھا لیکن جون 2022 میں اے آئی ایم آئی ایم کے تین دیگر قانون سازوں کے ساتھ آر جے ڈی میں شمولیت اختیار کی تھی۔ آر جے ڈی کے دوسرے مسلم امیدوار مدھوبنی سے ایم اے فاطمی ہیں۔ کانگریس جو ریاست میں 9 لوک سبھا سیٹوں پر مقابلہ کر رہی ہے، نے مسلم کیمونٹی سے دو امیدواروں کو نامزد کیا ہے: پارٹی کے سینئر لیڈر اور سابق ایم پی طارق انور کٹیہار سے اور محمد جاوید کشن گنج سے۔ مسٹر جاوید، کشن گنج سے کانگریس کے موجودہ رکن پارلیمنٹ، پچھلے 2019 کے لوک سبھا انتخابات میں کشن گنج سیٹ جیتنے والے واحد اپوزیشن لیڈر تھے۔ اے آئی ایم آئی ایم کے اختر الایمان بھی کشن گنج سے الیکشن لڑ رہے ہیں، جہاں ان کے جیتنے کی زیادہ ہے این ڈی اے میں جنتا دل (یونائیٹڈ) (جے ڈی (یو 16)) سیٹوں پر الیکشن لڑ رہی ہے۔

پرجول ریونا کے جنسی اسکینڈل کا شکار ایک متاثرہ کی آپ بیتی

کرناٹک۔ کرناٹک میں ایک متاثرہ نے جے ڈی ایس سے معطل رکن پارلیمنٹ پرجول ریونا کے خلاف ایس آئی ٹی کے سامنے اپنا بیان ریکارڈ کرایا ہے جس میں اس نے ملزم پر سنگین الزامات لگائے ہیں۔ کرناٹک کے مشہور سیکس اسکینڈل کیس کی ایک شکار نے آگے آ کر معطل جے ڈی ایس لیڈر پرجول ریونا اور ان کے والد ایچ ڈی ریونا پر سنگین الزامات لگائے ہیں۔ نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع خبر کے مطابق اس نے کہا کہ پرجول نے چار سے پانچ سال قبل اس کی بنگلور میں رہائش گاہ پر اس کی ماں کی عصمت دری کی تھی۔ میرے ساتھ بھی جنسی زیادتی کی گئی۔ خصوصی تحقیقاتی ٹیم (SIT) ذرائع کے مطابق متاثرہ لڑکی کی شناخت خفیہ رکھی گئی ہے۔ واقعات کا حوالہ دیتے ہوئے اس نے ملزم پرجول کے خلاف تفصیلی بیان ریکارڈ کرایا ہے۔ لڑکی نے یہ بھی الزام لگایا کہ 2020 اور 2021 کے درمیان پرجول ریونا نے اسے ویڈیو کالز کا جواب دینے پر مجبور کیا۔ اسے اور اس کی ماں کو بھی دھمکیاں دیں اور ویڈیو کال پر اس کے کپڑے اتارنے پر مجبور کیا۔ اس کے علاوہ اس نے پرجول کے والد ایچ ڈی ریونا پر بھی سنگین الزامات لگائے۔ شائع خبر کے مطابق متاثرہ نے الزام لگایا کہ اسے ہراسانی کے بارے میں کسی کو نہ بتانے کی دھمکی دی گئی۔ میری ماں کو پرجول نے بنگلورو کے باسوانا گوڈی میں اپنی رہائش گاہ پر زیادتی کا نشانہ بنایا۔ ہمیں معلوم نہیں تھا کہ اس کی ویڈیو بنائی گئی ہے یا نہیں۔ یہ ویڈیو وائرل ہو چکی ہے اور اگرچہ ہم نے اسے خود نہیں دیکھا لیکن پولیس نے ہمیں دکھایا اور اس میں پرجول کا چہرہ نظر آ رہا ہے۔ لڑکی نے شکایت میں الزام لگایا ہے کہ "ایچ ڈی ریونا اور پرجول ریونا نے میری ماں کے ساتھ ریپ کیا اور جنسی زیادتی کی۔ پرجول نے میرا جنسی استحصال بھی کیا۔ پرجول میری ماں کو دھمکیاں دیتا تھا کہ اگر اس نے تعاون نہیں کیا تو وہ اس کے شوہر کو مار ڈالے گا۔ اسے بے روزگار کر دے گا اور اس کی بیٹی یعنی میری عصمت دری بھی کرے گا۔" لڑکی کا مزید کہنا تھا کہ 2020 اور 2021 کے درمیان مسلسل ہراساں کیے جانے کا اس کے خاندان پر بڑا اثر پڑا، جس کے باعث وہ اپنا فون نمبر تبدیل کرنے پر مجبور ہوئے۔ لڑکی نے یہ بھی الزام لگایا ہے کہ ہاسن سیٹ سے ایم پی پرجول اپنی رہائش گاہ پر خواتین نوکروں کو جنسی طور پر ہراساں کرتا تھا۔ متاثرہ نے پرجول ریونا اور ایچ ڈی ریونا کو "عادی مجرم" قرار دیا اور اپنی ماں اور خود کے لیے انصاف کا مطالبہ کیا۔ لڑکی کا کہنا تھا کہ اب جب کہ ہم نے اسے بے نقاب کر دیا ہے، ہم پر الزام لگایا جا رہا ہے کہ انہوں نے ہمیں نوکریاں دینے والے لوگوں کو دھوکہ دیا۔ ہمیں دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ اگر ہمیں کچھ ہوا تو اس کے ذمہ دار ملزمان کے اہل خانہ ہوں گے۔

آپ ایک نظریہ ہے، جسے توڑنا ناممکن: کیجریوال

نئی دہلی، 13 مئی (یو این آئی) دہلی کے وزیر اعلی اروند کیجریوال نے کہا ہے کہ انہیں عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کو توڑنے کے لیے گرفتار کیا گیا تھا، لیکن آپ ایک ایسا آئیڈیا ہے جسے توڑنا ناممکن ہے۔ مسٹر کیجریوال نے پیر کو پارٹی کے تمام کونسلروں کے ساتھ ایک میٹنگ میں کہا، "بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے لوگوں نے دہلی کی حکومت اور کارپوریشن کو توڑ کر گرانے کے لئے اے اے پی ایم ایل اے اور کونسلروں کو گرفتار کیا، لیکن وہ ناکام رہے۔ ہمارا ایک بھی ایم ایل اے یا کونسلر نہیں ٹوٹا۔ عام آدمی پارٹی صرف ایک پارٹی نہیں ہے، بلکہ ایک خاندان اور نظریہ ہے، جسے توڑنا ناممکن ہے۔ یہ ہمارے کام کی وجہ سے ہے کہ لوگ ہم سے محبت اور عزت کرتے ہیں۔ جس مقصد کے لیے انہوں نے ہمیں جیل میں ڈالا وہ بالکل الٹ تھا۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے ہمارے بہت سے لوگوں کو توڑنے کی کوشش کی لیکن کوئی نہیں ٹوٹا۔ آپ لوگوں نے پورے ملک کے لیے ایک مثال قائم کی ہے۔ پورے ملک میں لوگ کہہ رہے ہیں کہ دوسری پارٹیوں کے لوگ آسانی سے ٹوٹ جاتے ہیں، لیکن ان کی پوری کوشش کے باوجود ہمارے لوگ ای ڈی کے خوف سے نہ تو پیسے کے لیے بکتے ہیں اور نہ ہی ٹوٹتے ہیں۔ ہمارے لوگوں کو کوئی نہیں توڑ سکتا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ تین مہینے پہلے تک یہ سوچا جا رہا تھا کہ بی جے پی کو 400 سے زیادہ سیٹیں ملیں گی لیکن اچانک اتنے واقعات ہو گئے۔ آج ملک میں اس بات پر کوئی شرط نہیں لگائی جا رہی کہ انہیں 400 سیٹیں ملیں گی یا نہیں، بلکہ یہ شرط ہے کہ انہیں 250 سیٹیں ملیں گی یا نہیں۔ یہ ایک معجزہ ہے۔ مسٹر کیجریوال نے کہا کہ کون جانتا ہے کہ وزیراعظم نے ان کے اور عام آدمی پارٹی کے خلاف کیا دشمنی رکھی ہے۔ وہ عام آدمی پارٹی کو کچلنا چاہتا ہے لیکن خدا اس کے ساتھ ہے۔ اس دوران آپ کے قومی جنرل سکریٹری تنظیم ڈاکٹر سندیپ پاٹھک نے کہا کہ اگر آپ بھی اپنے بوتھ کو جیتیں گے تو امیدوار خود بخود جیت جائیں گے۔ آپ سب کو بوتھ کی سطح پر مضبوط عوامی رابطہ کرنا چاہیے۔ ہر کوئی اچھا کام کر رہا ہے، لیکن ہم بہتر کر سکتے ہیں۔ اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ اپنے بوتھ کو جیتیں۔ حالات مختلف ہو سکتے ہیں۔

یہ مودی جی کا آخری الیکشن ثابت ہونے والا ہے: شیوانند تیواری

نئی دہلی، 13 مئی (یو این آئی) ملک کے موجودہ لوک سبھا انتخابات کو وزیر اعظم نریندر مودی کے لئے آخری الیکشن قرار دیتے ہوئے معروف سیاسی اور سماج وادی رہنما شیوانند تیواری نے کہا کہ یہ الیکشن نریندر مودی کا آخری الیکشن ثابت ہونے والا ہے انہوں نے آج یہاں جاری ایک بیان میں کہا کہ ملک میں اب تک تیرہ وزیراعظم ہو چکے ہیں مودی جی چودھویں وزیر اعظم ہیں۔ لیکن مودی جی جیسا بولنے والا وزیراعظم آج تک نہیں ہوا دن رات بولتے رہتے عجب بات یہ ہے ان کی باتوں کا عوام کے دکھوں سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔ نہ میں کھاؤں گا نہ کھانے دوں گا۔ یہ نعرہ لگا کر اس نے اپنی کرسی سنبھال لی۔ لیکن انہوں نے کرپشن کی نئی راہیں ایجاد کرنا شروع کر دیں جن کا پہلے تصور بھی نہیں کیا گیا تھا۔ الیکٹورل بانڈ جسے ہم انتخابی بانڈ بھی کہہ سکتے ہیں، اس کی ایک منفرد مثال ہے۔ سپریم کورٹ نے اس سسٹم کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس طریقہ کار سے ہر پارٹی کو کتنی رقم ملی، اسے پبلک کیا جائے۔ انہوں نے یہ دعوی کیا کہ اس راستے سے بی جے پی کو ساٹھ ہزار کروڑ روپے ملے۔ دوسری جماعتوں کو بھی پیسے مل گئے۔ لیکن وہ بی جے پی کے مقابلے میں کھڑے نہیں ہیں۔ جب مودی جی وزیر اعظم بنے تو انہوں نے تمام ریاستوں کے ہیڈ کوارٹر سمیت تمام اضلاع میں بی جے پی کے دفاتر قائم کرنے کا ہدف مقرر کیا۔ ملک کے بیشتر اضلاع میں دفاتر قائم کر دیے گئے ہیں۔ یہ اسکیم تقریباً ساٹھ ہزار کروڑ روپے کی تھی۔ مودی جی نے اپنی پارٹی کے لیے مستقل انتظامات کر لئے لیکن ملک کے لوگوں کے لیے انتظام کرنا بھول گئے۔ عوام کے حصے میں صرف مودی جی کی تقریر پر آئی۔ موجودہ انتخابی مہم میں انہوں نے عوام سے جڑے کسی مسئلے کو ہاتھ نہیں لگایا۔ دس سال تک مودی سرکار بغیر کسی مقصد کے بھٹکتی رہی۔ انہوں نے ای ڈی، سی بی آئی اور انکم ٹیکس کو لے کر اپوزیشن پارٹیوں کو مسلسل نشانہ بنایا۔ وہ نہ صرف کانگریس سے پاک ہندوستان بنانے بلکہ حزب اختلاف سے پاک ہندوستان بنانے کے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے سرگرم رہے۔ اگرچہ اپوزیشن جماعتیں وسائل کے لحاظ سے ان کے سامنے نہ ٹکتے ہوں لیکن پھر بھی اس ملک یا جمہوریت کو کوئی خطرہ ہوا ہے عوام نے اپوزیشن کی ذمہ داری سنبھال کر جمہوریت کو بچایا ہے۔ آج عوام خود مودی حکومت کے خلاف کھڑے ہیں۔ عوام نے ملک کی وحدت کو توڑنے کی کوشش کرنے والی قوتوں کو شکست دینا اپنا ہدف بنا لیا ہے۔ اس لیے یہ الیکشن مودی جی کے لیے آخری الیکشن ثابت ہونے والا ہے۔

خواتین کمیشن نے مالیوال کے معاملے پر دہلی پولیس سے رپورٹ طلب کی

نئی دہلی، 13 مئی (یو این آئی) خواتین کے قومی کمیشن نے راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ اور عام آدمی پارٹی کی لیڈر سواتی مالیوال پر دہلی میں وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ پر مبینہ حملہ پر کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ خواتین کمیشن نے پیر کو یہاں کہا کہ کمیشن نے دہلی پولیس سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس معاملے کی تحقیقات کے لیے ایک تحقیقاتی ٹیم بھیجے۔ کمیشن نے کہا کہ اس معاملے میں انصاف ہونا چاہیے اور مجرموں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جانا چاہیے۔ کمیشن نے کہا ہے کہ اس سلسلے میں دہلی پولیس کو ایک خط بھیجا جا رہا ہے، جس میں تین دن کے اندر کارروائی کی رپورٹ طلب کی گئی ہے۔ اس سے پہلے دہلی پولیس نے کہا کہ صبح وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ سے ایک خاتون کے ساتھ زیادتی کے بارے میں دو کالیں موصول ہوئیں اور بعد میں محترمہ مالیوال خود پولیس اسٹیشن آئیں، لیکن انہوں نے اس سلسلے میں کوئی شکایت درج نہیں کرائی۔

سابق مرکزی وزیر یشونت سنہا کے پوتے آشیر سنہا کانگریس میں شامل ہو گئے

رانچی، 13 مئی (یو این آئی) جھارکھنڈ میں لوک سبھا انتخابات کے دوران بھارتیہ جنتا پارٹی کو بڑا جھٹکا لگا ہے۔ سابق مرکزی وزیر اور ہزاری باغ سے موجودہ بی جے پی ایم پی جینت سنہا کے بیٹے اور سابق مرکزی وزیر یشونت سنہا کے پوتے آشیر سنہا آج کانگریس میں شامل ہو گئے ہیں۔ آشیر سنہا نے ہزاری باغ میں کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے کے پروگرام کے دوران کانگریس پارٹی کی رکنیت لی۔ قابل ذکر ہے کہ ہزاری باغ کے موجودہ بی جے پی ایم پی جینت سنہا کی جگہ بی جے پی نے ہزاری باغ صدر کے ایم ایل اے منیش جیسوال کو ہزاری باغ سے اپنا امیدوار بنایا ہے۔ یشونت سنہا مسلسل بی جے پی کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں اور وہ کانگریس کے امیدوار جے پی پٹیل کی حمایت کر رہے ہیں۔

تیجسوی سوریا نے راہل کی کھلی بحث کے چیلنج کو قبول کیا

نئی دہلی، 13 مئی (یو این آئی) بھارتیہ جنتا یوا مورچہ کے صدر تیجسوی سوریا نے کانگریس لیڈر راہل گاندھی کے بھارتیہ جنتا پارٹی کو کھلی بحث کے لیے چیلنج قبول کیا ہے اور اپنی تنظیم کے نائب صدر اور رائے بریلی کے دلت برادری کے ایک تعلیم یافتہ نوجوان کو بحث میں حصہ لینے کے لئے نامزد کیا ہے۔ بنگلورو جنوبی کے ایم پی مسٹر تیجسوی سوریا نے پیر کو مسٹر گاندھی کو ایک خط لکھا جس میں انہیں بتایا گیا کہ بی جے پی نے ان کے کھلے مباحثے کے چیلنج کو قبول کر لیا ہے اور وہ بی جے پی کی یوتھ ونگ بھارتیہ جنتا یوا مورچہ کے قومی نائب صدر ابھینو پرکاش کو بحث میں حصہ لینے کے لیے نامزد کیا گیا ہے۔

ہماچل میں کار گہری کھائی میں گر گئی، نوجوان کی موت، چار زخمی

شملہ،13 مئی (یو این آئی) ہماچل پردیش کے سرمور ضلع کے شلائی سب ڈویژن کے تحت کانتی مشواعلاقے میں ایک کریٹا گاڑی گہری کھائی میں گر گئی۔ حادثے میں ایک نوجوان کی موت ہو گئی اور چار دیگر نوجوان شدید زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کو علاج کے لیے سول اسپتال پاونٹا صاحب لایا گیا۔ اطلاع کے مطابق، چاروں نوجوانوں کو اعلیٰ مرکز میں بھیج دیا گیا ہے۔ یہ حادثہ اتوار کی دیر شام ستاون کے کانتی مشوا روڈ پر پیش آیا۔ پولیس سے موصولہ اطلاع کے مطابق پاونٹا صاحب کے پانچ نوجوان ایک کار میں کانتی مشوا کی طرف گئے تھے۔ شام کو واپس آتے ہوئے راجبن پولیس چوکی کے تحت کنتی مشواعلاقے میں کریٹا گاڑی بے قابو ہو کر گہری کھائی میں جا گری۔ حادثے کے وقت اجے چودھری (عمر 22 سال)، منیش کمار (عمر 29 سال)، انیش کمار (عمر 26 سال)، سوربھ چودھری (عمر 22 سال) اور پردیپ کمار (عمر 28 سال) سوار تھے۔ گاڑی، یہ تمام نوجوان پاونٹا صاحب کے رہنے والے ہیں۔ جنہیں علاج کے لیے ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ سول اسپتال پاونٹا صاحب کے ڈاکٹروں نے جانچ کے بعد پردیپ کمار کو مردہ قرار دے دیا۔ فی الحال پولیس حادثے کی وجہ کی تحقیقات کر رہی ہے۔

خواتین نے کیا ووٹ، کہا ہمارا ووٹ ہماری تقدیر بدلے گا

اناؤ:اناؤضلع میں ووٹنگ کے لیے خواتین میں زبردست جوش وخروش تھا۔ گروپس میں پولنگ اسٹیشن پہنچنے والی خواتین نے اپنا حق رائے دہی استعمال کیا اور کہا کہ صرف ووٹ ڈالنے سے ہی ان کی تقدیر بدلے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس نے اپنے حق کے لیے ووٹ دیا ہے۔ضلع کے پولنگ اسٹیشنوں پر پیر کی صبح سات بجے شروع ہونے والی ووٹنگ میں خواتین نے بھی جوش وخروش سے حصہ لیا۔ پولنگ اسٹیشنز پر مردوں کے مقابلے خواتین کی زیادہ تعداد دیکھی گئی۔ پولنگ اسٹیشن پہنچنے والی خواتین کا کہنا تھا کہ اب وہ کسی کے دباؤ میں آکر ووٹ نہیں ڈالیں گی۔ وہ صرف اس امیدوار کو ووٹ دے گی جو اس کے معیار پر پورا اترتا ہے۔نوپور مشرا، جو اپنا ووٹ ڈالنے کے لیے شہر کے جی آئی سی پولنگ اسٹیشن پہنچی، نے بتایا کہ وہ صبح سویرے پولنگ اسٹیشن پہنچی تھیں۔ وہ ووٹ ڈالنے کے بعد ہی گھر پر ناشتہ وغیرہ تیار کرے گی۔ اسی طرح آکانکشا راجپوت نے کہا کہ انہوں نے اپنے خاندان کی خواتین سے بھی کہا تھا کہ پہلے ووٹ ڈالیں اور دوسرے کام بعد میں کریں۔ بتایا کہ وہ ووٹ ڈالنا پسند کرتا ہے۔ کچھ خواتین نے بوتھ پر پہنچ کر پہلے ووٹ ڈالا۔

اے ایم یو وائس چانسلر کے بدست علی گڑھ جرنل آف انگلش اسٹڈیز کے دو شماروں کا اجراء

علی گڑھ، 13 مئی:علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے اپنے دفتر میں علی گڑھ جرنل آف انگلش اسٹڈیز کی دو شماروں کا اجراء کیا اور اس معروف رسالے کو از سر نو زندہ کرنے کے لئے اس کے ایڈیٹر پروفیسر محمد عاصم صدیقی، چیئرپرسن،شعبہ انگریزی، اور ادارتی بورڈ کے ممبران پروفیسر سیمین حسن، پروفیسر عائشہ منیرہ رشید، پروفیسر نازیہ حسن، پروفیسر منیرہ ٹی، ڈاکٹر ایم ساجد الاسلام اور ڈاکٹر منیر ارم کزیان کی انتھک کاوشوں کو سراہا۔ پروفیسر نعیمہ خاتون نے کہا کہ رسالے یونیورسٹی کے علمی و تحقیقی سفر میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور ایک معروف و معتبر رسالے کو دوبارہ زندہ کرنا قابل تعریف ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس میں بصیرت انگیز تحقیقی مضامین شائع ہوں گے جو نوجوان اساتذہ اور طلباء وطالبات کی علمی صلاحیتوں کو جلا بخشیں گے۔ پروفیسر عاصم صدیقی نے بتایا کہ اس رسالے کے دو شمارے شائع کئے گئے ہیں، ایک شمارہ تازہ مضامین پر مشتمل ہے جب کہ دوسرے شمارے میں سابقہ شماروں کے منتخب مضامین اور کتابوں کے تبصرے شامل ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ اس رسالے کی مشاورتی کمیٹی میں پروفیسر بل اشکروفٹ (ایمریٹس پروفیسر، نیو ساؤتھ ویلز یونیورسٹی)، پروفیسر اسکاٹ سلووچ (یونیورسٹی آف ایڈاہو)، پروفیسر امرجیت سنگھ (یونیورسٹی آف اوہایو)، مشہور عمانی مصنف جوکھا الحارثی (مین بکر انٹرنیشنل پرائز2019)، نامور مصنفہ اور پبلشر اروشی بٹالیا (بانی، زبان بکس)، پروفیسر (ریٹائرڈ) ایم ایل رینا (یونیورسٹی آف پنجاب) اور پروفیسر (ریٹائرڈ) سومنیوست پتھی (یونیورسٹی آف دہلی) جیسے مصنفین اور نقاد شامل ہیں۔

رامش نقوی کی اہلیہ کے انتقال پر ایک دعائیہ جلسہ

امروہہ: کاروان خلوص امروہہ کے اہم رکن پروفیسر ناشر نقوی کے فرزند رامش نقوی کی اہلیہ زیبا نقوی کے انتقال پر ایک دعائیہ جلسہ کا انعقاد کاروان خلوص کی جانب سے کیا گیا جسمیں اراکین کاروان خلوص نے پروفیسر ناشر نقوی کو تعزیت پیش کرتے ہوئے مرحومہ کے لیے دعائے مغفرت کی۔ اس دوران تمام ہی اراکین نے پروفیسر ناشر نقوی کو تعزیت پیش کی۔ صدر کاروان خلوص سید محبوب حسین زیدی نے تعزیتی کلمات میں کہا کہ اس غم ناک لمحات میں تمام ہی اراکین اپنے ساتھی پروفیسر ناشر نقوی کے ساتھ شریک غم ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرحومہ کے لیے دعائے مغفرت کے ساتھ ساتھ ہم سب کی دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام ہی پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ قابل ذکر بات ہے کہ مرحومہ کا گزشتہ دنوں پنجاب میں اعلاج کے دوران انتقال ہو گیا تھا۔ جنکی آخری رسومات قبرستان پیر بخش نزدیک مرادآبادی گیٹ پر ادا کی گئی جسمیں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کرتے ہوئے پروفیسر ناشر نقوی کو تعزیت پیش کی۔ اس دعائیہ تعزیتی جلسہ میں جنرل سکریٹری ایم اسلام کے ساتھ ساتھ تمام ہی اراکین موجود تھے۔ تمام لوگوں نے مرحومہ کے لیے دعائے مغفرت کی

پرساد فروخت کرنے والے دو دکانداروں کے درمیان مار پیٹ:

دیوبند13/مئی (ایچ ایف خان) شری تریپور بالا سندری دیوی میلے میں پرساد فروخت کرنے والے دو دکانداروں کے درمیان ہونے والی کہاسنی مار پیٹ میں تبدیل ہوگئی۔ جس کے نتیجہ میں دو بھائی زخمی ہو گئے۔ اطلاع کے مطابق کھجوری گاؤں کے رہنے والے موہت نے تھانہ دیوبند میں درج کرائی گئی شکایت میں بتایا ہے کہ اس کی میلے میں پرساد فروخت کرنے کی دکان ہے۔ دیر رات وہ اپنے بھائی کے ساتھ دکان پر پرساد فروخت کر رہا تھا۔ اسی دوران پڑوس میں پرساد فروخت کرنے والا ایک شخص اس کی دکان کے سامنے آکر پرساد بیچنے لگا۔

اے ایم یو میں بیلی اسکیل ٹریننگ پروگرام کا انعقاد کیا جائے گا

علیگڑھ:13 مئی (پی این ایس) بچوں کی ذہنی اور جسمانی نشوونما کے لیے وقت اور معیار مقرر ہے۔ خاص طور پر پانچ برس کی عمر تک کے بچوں کی نشوونما کی سرگرمیوں پر نظر رکھنا نہایت ہی ضروری ہے۔ اب ڈاکٹر بیلی اسکیل کے ذریعے بچوں کی ذہنی اور جسمانی نشوونما میں خرابی پر نظر رکھ سکیں گے۔ علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے جواہر لال نہرو میڈیکل کالج و اسپتال کے شعبہ اطفال کی سربراہ پروفیسر زیبا ذکاء الرب نے کہا ہے کہ عام طور پر دو برس تک کے بچوں کے دماغ کا 90؟ فیصد اور پانچ برس تک کی عمر کے بچوں کا 99؟ فیصد دماغ نشوونما پاتا ہے۔ بچوں کی پیدائش کے تین ماہ بعد سے انکی سرگرمیوں پر نظر رکھی جانی چاہیے۔ بچے کے بیٹھنے، چلنے، بولنے وغیرہ کے لیے تقریباً ایک مقررہ مدت ہوتی ہے۔ اے ایم یو کے جے این میڈیکل کالج میں زیر تعلیم 26 ایم ڈی ڈاکٹروں کو ٹریننگ کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ پیئرسن انڈیا ایجوکیشن سروسز کی ٹرینر ڈاکٹر نیتی گپتا ٹرینی ڈاکٹروں کو بیلی اسکیل پر ٹریننگ دیں گی۔ پروگرام سیکرٹری ڈاکٹر گلناز نادری نے بتایا کہ دو روزہ تربیتی کیمپ کے پہلے روز بیلی اسکیل کی تھیوری پڑھائی جائے گی اور دوسرے دن یعنی کل اتوار کے روز پریکٹیکل ٹریننگ دی جائے گی۔ شعبہ اطفال میں اسسٹنٹ ساجد الاسلام اور ڈاکٹر منیر ارم کزیان کی انتھک کاوشوں کو سراہا۔ پروفیسر نعیمہ خاتون نے کہا کہ رسالے یونیورسٹی کے علمی و تحقیقی سفر میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور ایک معروف و معتبر رسالے کو دوبارہ زندہ کرنا قابل تعریف ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس میں بصیرت انگیز تحقیقی مضامین شائع ہوں گے جو نوجوان اساتذہ اور طلباء وطالبات کی علمی صلاحیتوں کو جلا بخشیں پروفیسر، ڈاکٹر گلناز نادری کا کہنا ہے کہ موجودہ دور میں والدین اور سرپرست عموماً چھوٹے بچوں کو بھی موبائل فون دے دیتے ہیں۔ اس سے انکی ذہنی اور جسمانی نشوونما متاثر ہوتی ہے۔ ماہر نفسیات نینسی بیلی کی جانب سے بچوں اور بچوں کی نشوونما کے بیلی اسکیل تیار کیا گیا ہے ،یہ ترقیاتی پیمائشوں کا ایک معیاری سلسلہ ہے جو بنیادی طور پر تین ماہ سے ساڑھے تین برس کی عمر کے بچوں اور بچوں کی نشوونما کا جائزہ لینے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس ایمریٹس پروفیسر، نیو ساؤتھ ویلز یونیورسٹی)، پروفیسر اسکاٹ سلووچ (یونیورسٹی آف ایڈاہو)، پروفیسر امرجیت سنگھ (یونیورسٹی آف اوہایو)، مشہور عمانی مصنف جوکھا الحارثی (مین کو بچے کے ماہر امراض اطفال کسی بھی نیورو ڈیولپمنٹ تاخیر یا معذوری کی ابتدائی علامات کی نشاندہی کرنے اور علاج تجویز کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ترقیاتی عوارض کی جانچ کے علاوہ بیلی ٹیسٹ کا استعمال بچے میں آٹزم اور غیر زبانی سیکھنے کی خرابی کی جانچ کے لیے بھی کیا جاتا ہے۔ بیلی اسکیل کے تحت بچے کی جسمانی اور ذہنی نشوونما کا پانچ مراحل میں مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس ٹریننگ پروگرام کے بعد بچوں کی جسمانی اور ذہنی نشوونما میں کمی کو دور کرنے میں ڈاکٹروں کو علاج کرنے میں آسانی ہوگی جس سے بچوں کو وقت پر درست علاج مل جائے گا۔

جلالپور میں سالانہ تبلیغی مجالس کی تیاریاں ہوئیں تیز

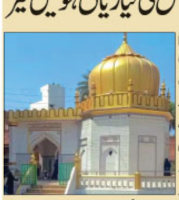

جلالپور/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) روضہ حضرت قاسم میں منعقد ہونے والی سالانہ چار روزہ تبلیغی مجالس کی تیاریاں زور وشور سے جاری ہے۔ کنوینر و بزرگ صحافی ابن علی جعفری نے کمیٹی کے کارکنان کے ساتھ میٹنگ کر کے پروگرام کی تیاریوں کے سلسلے میں ضروری ہدایات دی۔ اس سال 27 28 29 اور 30 مئی تک چلنے والی سالانہ تبلیغی مجالس میں کئی صوبوں سے علماء کرام جیسے مولانا سید گلزار جعفری تاراگڑھ اجمیر، مولانا سید نامدار عباس دہلی، مولانا سید حافظ محمد رضا رضوی دہلی، مولانا وصی حسن خان فیض آباد، مولانا رضی حیدر حیدری منگلور اتراکھنڈ، مولانا عروج الحسن میثم مولانا ابن عباس بارابنکی، مولانا جاوید عابدی دہلی، مولانا مہدی حسن واعظ، مولانا ندیم رضا فیض آباد، مولانا محمد مہدی اعظم گڑھ، مولانا مہتاب عباس بلرامپور، مولانا نور الحسن وغیرہ خطاب کرنے کے لیے حاضر ہونگے۔ مجلس کے آخری روز یعنی 30 مئی کو شب میں حسین ڈے کا اہتمام ہوگا۔ جس میں شہر و بیرون شہر سے منظوم خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے شعرائے کرام حاضر ہونگے۔ کنوینر ابن علی جعفری نے بتایا کہ پروگرام میں شامل ہونے والے زائرین کے لیے کھانا پانی و رکنے کا انتظام رہیگا۔ پروگرام کی دیکھ بھال کرنے کے لیے سیف عباس راجو جانثار حسین کربلائی ماسٹر علمدار حسین انصار حسین امیر حیدر کوثر علی سبط حسن علی اصغر علی اکبر جعفر مہدی جاوید مہدی رضا وغیرہ کو ذمہ داری دے دی گئی ہے۔

شوہر کی بیماری سے موت، پھر دو جوان بیٹوں کا قتل

سہارنپور:13 مئی (پی این ایس) بیماری کی وجہ سے پہلے شوہر کی موت، پھر تقریباً 5 سال قبل معمولی تنازع پر دو بیٹوں کے قتل کے بعد اکیلی رہ جانے والی ماں ہمت نہیں ہاری۔ وہ اپنے بیٹوں کے قاتلوں کو سزا دلانے کے مقصد سے قانونی جنگ لڑتی رہی۔ اسی کے ساتھ اکیلے ہونے کے باوجود اس ماں دوبارہ اولاد پانے کی چاہت کو بھی پالے رکھا۔ آخرکار 45 سال کی عمر میں اس نے آئی وی ایف (IVF) تکنیک کا سہارا لیا اور دو بچوں کو جنم دیا۔ اس نے ان کا نام بھی اپنے پچھلے دو بیٹوں کے نام پر رکھا۔ ہم بات کر رہے ہیں سہارنپور کوتوالی علاقے کے مادھو نگر کی رہنے والی ارمیلا دیوی کی۔ پانچ سال قبل 18 اگست 2019 کی صبح گائے کے گوبر کے تنازع پر ارمیلا دیوی کے دو جوان بیٹوں کو بے دردی سے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ وہیں ارمیلا کے شوہر بیماری کی وجہ سے پہلے ہی فوت ہو چکے تھے۔ شوہر کی موت کے بعد وہ اپنے بیٹوں آشیش اور آشوتوش کے ساتھ زندگی گزار رہی تھیں۔ مگر پھر بیٹوں کے قتل کے بعد ارمیلا دیوی بری طرح ٹوٹ گئیں۔ ارمیلا نے اپنے بڑے بیٹے آشیش کی 2018 میں شادی کی۔ بہو گھر آئی تو شوہر کی موت کا درد کچھ کم ہوا۔ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا۔ اس دوران آشیش کی بیوی حاملہ ہوگئی۔ اس دوران اس گھر کو ایسی بری نظر لگی کہ ہنستا کھیلتا خاندان تباہ ہو گیا۔ محلے میں گائے کے گوبر کے تنازع پر ارمیلا کے خاندان پر جان لیوا حملہ کیا گیا۔ گھر میں گھسنے کے بعد ارمیلا کے بیٹوں آشیش اور آشوتوش پر گولیاں چلائی گئیں جس کی وجہ سے دونوں کی موقعے پر ہی موت ہو گئی۔ اس معاملے میں ملزم پڑوسی خاندان ہے۔ اس جان لیوا حملے کے دوران ارمیلا اور آشیش کی بیوی کو شدید چوٹیں آئیں۔ ارمیلا دیوی اپنے دونوں بیٹوں کے قتل کے بعد پوری طرح بکھر چکی تھیں۔ واقعے کے کچھ عرصے بعد آشیش کی پانچ ماہ کی حاملہ بیوی نے بھی ارمیلا کو چھوڑ دیا۔ اپنے مائیکے جانے کے بعد اس نے دوسری شادی کر لی۔ اس کے بعد ارمیلا اپنے گھر میں اکیلی رہ گئیں۔ اب ارمیلا کی زندگی کا آخری مقصد اپنے بیٹوں کے قاتلوں کو سزا دینا تھا۔ اس کے لیے وہ عدالت میں قانونی جنگ لڑ رہی ہے۔ ارمیلا نے ایک بار پھر ماں بننے کا ارادہ کیا۔ ارمیلا نے عوامی شرم کو ایک طرف رکھا اور آئی وی ایف تکنیک کا سہارا لیا۔ قدرت کا ایسا معجزہ ہوا کہ ارمیلا دیوی نے آئی وی ایف تکنیک کے ذریعے جڑواں بچوں کو جنم دیا۔ جڑواں بچوں کی پیدائش کے بعد ارمیلا کی خوشی کی کوئی حد نہیں رہی۔ وہ بار بار اوپر والے کا شکر ادا کر رہی ہے۔ ارمیلا اپنے جڑواں بچوں میں اپنے مقتول بیٹوں آشیش اور آشوتوش کی جھلک دیکھتی ہیں۔ انہوں نے ان دونوں بچوں کا نام آشیش اور آشوتوش بھی رکھا ہے۔ ارمیلا کہتی ہیں کہ ایک ماں کے لیے اس کے بچے سب کچھ ہوتے ہیں۔ مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ لوگ کیا کہتے ہیں۔ اب میری زندگی کا آخری مرحلہ ان بچوں کے سہارے گزرے گا۔

15 کو ردولی کے موئی اور 18 کو ملکی پور کے عنایت نگر میں جلسہ عام سے خطاب کریں گے اکھلیس

ایودھیا (شاہد صدیقی) اکھلیش 15 تاریخ کو ردولی کے موئی میں اور 18 کو ملکی پور کے عنایت نگر میں انڈیا اتحاد کے امیدوار اودھیش پرساد کی حمایت میں جلسہ عام سے خطاب کریں گے۔ فیض آباد ہوٹل میں پریس کانفرنس کے ذریعے یہ جانکاری دیتے ہوئے امیدوار اودھیش پرساد نے کہا کہ 15 مئی کو موئی کے ڈلہ پور گراؤنڈ میں اور 18 مئی کو عنایت نگر کے چوراہ نمبر پانچ پر ایس پی کے قومی صدر اکھلیش یادو کا جلسہ عام ہوگا۔ وہاں موجود صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے اودھیش پرساد نے کہا کہ جب ہماری حکومت بنے گی تو اس ملک کے کسانوں کے لیے، نوجوانوں کے لیے، دلتوں کے لیے، پسماندہ ذاتوں کے لیے، اقلیتوں کے لیے اور سماج کے ہر طبقے کے لیے ہمارے کیا منصوبے ہوں گے۔ یہ بتانے کے لیے کہ ہندوستان کی حکومت کب بنے گی، اکھلیش یادو 15 مئی اور 18 مئی کو فیض آباد لوک سبھا حلقہ میں ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ الیکشن ملک بچانے کا الیکشن ہے، یہ الیکشن بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کے آئین کو بچانے کے لیے ہے، یہ الیکشن جمہوریت کو بچانے کے لیے ہے، اگر ہماری حکومت بنی تو ہم ذات پات کی مردم شماری کرائیں گے، ذات پات کی مردم شماری کے بعد، وہ تمام لوگ جنہیں آزادی کے بعد مکمل عزت نہیں ملی، حقوق نہیں ملے، ہندوستان کی مخلوط حکومت میں ذات پات کی مردم شماری کر کے ایک مساوی حکومت قائم کی جائے گی، ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کے خوابوں کا ہندوستان، مرحوم ملائم سنگھ یادو، چودھری چرن سنگھ اور بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر ہوں گے۔ ایس پی کے ضلعی جنرل سکریٹری بختیار خان نے کہا کہ 2024 کا لوک سبھا الیکشن ایک تاریخی الیکشن ہے، یہ الیکشن آئین اور سوشلسٹ اقدار کے تحفظ کا الیکشن ہے، اس لیے اس الیکشن میں ہر کسی سے اضافی تعاون کی توقع ہے اور درخواست کی جاتی ہے۔ سابق وزیر پون پانڈے نے کہا کہ ملک اور سماج کی بہتری کے لیے پانچویں مرحلے میں آپ اپنے گھر والوں کے ساتھ 20 مئی کو زیادہ جوش و جذبے کے ساتھ گھروں سے نکلیں۔ ضلع صدر پارس ناتھ یادو نے کہا کہ یہ انتخاب آئین، سماجوادی اقدار، ریزرویشن اور احترام، عزت نفس کی نئی قومی تحریک ہے۔

سول بار ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو باڈی کے انتخابات کے لیے کاغذات نامزدگی کا عمل شروع

دیوبند،13/مئی (ایچ ایف خان): سول بار ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو باڈی کے لئے ہونے والے سالانہ انتخابات کے لیے چوہدری پرمود کمار ایڈوکیٹ کو الیکشن افسر، انوپم وششٹھ اور سنیل روڈ کو معاون انتخابی افسر کے طور پر نامزد کیا گیا۔ الیکشن افسر نے بتایا کہ کاغذات نامزدگی کی جانچ 14 مئی کو ہوگی اور اسی دن کاغذات نامزدگی واپس لیے جائیں گے۔ انتخابات 17 مئی کو ہوں گے اور اسی دن ووٹوں کی گنتی کے بعد جیتنے والے امیدواروں کے ناموں کا اعلان کیا جائے گا۔ سول بار ایسوسی ایشن ایگزیکٹو باڈی کے سالانہ انتخابات کے لیے نامزدگی کے پہلے دن ایڈوکیٹ نریش کمار، ٹھاکر وریندر پال سنگھ اور ٹھاکر جتیندر سنگھ نے صدر عہدے کے لیے اپنے کاغذات نامزدگی داخل کیے۔ جبکہ بال کشور تیاگی، مدن موہن اگروال نے سینئر نائب صدر کے عہدے کے لیے، آدتیہ کمار اور فرمان نے جونیئر نائب صدر کے عہدے کے لیے پرچہ نامزدگی داخل کیے۔ جنرل سکریٹری عہدے کے لیے آشیش شرما، شاہ فیصل، مرسلین اور سدیش پال جبکہ خزانچی کے عہدے کے لیے سنجے کمار، سشیل کمار اور سنجے کمار کو نامزد کیا گیا۔ امیت سنگھل، سشیل کمار، کوسیکرٹری ایڈمنسٹریشن کے عہدے کے لیے اوما رانی، مونیکا، صدام کو معاون لائبریری سیکریٹری کے عہدے کے لیے سنیل کمار، پردیپ شرما کو سیکرٹری پبلیکیشنز کے عہدے کے لیے عمروراز، سے سنگھ پنڈیر، گورننگ کونسل کے عہدے کے لیے کرشن کمار، راجندر کمار، اشوک کمار، بچندر کمار، بابر علی، کرم جیت، یوراج، ستیندر پالیوال نے اپنے کاغذات نامزدگی داخل کیے ہیں۔

شری تریپور بالا سندری دیوی میلہ پنڈال میں قومی امبیڈکر سمتا سمّیلن کا انعقاد

دیوبند: شری تریپور بالا سندری دیوی میلہ پنڈال میں قومی امبیڈکر سمتا سمّیلن کا انعقاد کیا گیا۔ سمّیلن کا افتتاح سنت ستپال داس نے کیا۔ اس دوران مقررین نے پورے سماج کی بہتری کے لیے بابا صاحب کے کاموں کی ستائش کی، دیر شام میلہ پنڈال میں امبیڈکر ریسرچ اینڈ ہیومن ڈیولپمنٹ انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام منعقدہ سمتا سمّیلن میں مہمان خصوصی راگھوداس اگروال نے کہا کہ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے ملک کی آزادی کے لیے ملک کا آئین لکھ کر ہندوستان کے جمہوری نظام کو مضبوط کیا۔ جس کی وجہ سے ہندوستان میں مختلف مذاہب اور ذاتیں ایک ہو گئیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام مذاہب اور ذاتوں کو مساوی حقوق ملنے سے ملک کی یکجہتی اور سالمیت مضبوط ہوگی۔ سچید انند ساہو نے کہا کہ بھیم راؤ امبیڈکر کے یوم پیدائش کو ایک خاص تہوار کے طور پر منایا جانا چاہیے کیونکہ انہوں نے تمام طبقات کے لیے کام کیا اور ملک کے اتحاد، سالمیت اور ہم آہنگی کے لیے خصوصی کام کیا۔ اس دوران میوزک گروپ میں اکرامین بودھاچاریہ، رینو بودھ، آنند شیام، کستوری، تنو، پرمود، جنیش نے بابا صاحب کی زندگی سے متاثر گیت گا کر حاضرین میں جوش بھر دیا۔ پروگرام میں راجکمار جاٹو، راجپال کرنوال، اوم ویر سنگھ، پروین در، راجکمار گوتم، مہیندر پردھان، گیتا بودھ نے بھی خطاب کیا۔ پروگرام کی صدارت رام کرن بودھاچاریہ نے اور نظامت ہمانشو گوتم نے کی۔ اس دوران سندیپ پردھان، منٹو پردھان، نریندر پردھان، نوبہار سنگھ پردھان، منوج کمار، سجیت کمار، آشیش کمار، رمیش چند، سندیپ، ستیہ پال، دیویندر، امر سنگھ، رام کمار، سدیش، شہزاد قاسمی، پیوش گوتم، رجنی کمار ایڈوکیٹ، ستیش گوتم، راجیشور دیال، پنٹو، سریندر کمار بودھاچاریہ، پوجا شبلی اور عمران انصاری وغیرہ موجود تھے۔

پولیس انکل پاپا نے ممی کو مار دیا بیٹی نے دیا بیان

گھر پہنچے تو انہیں ملی شادی شدہ خاتون کی لاش

بریلی:13 مئی (پی این ایس) تھانہ شہزاد نگر کے علاقہ میں شوہر نے ناجائز تعلقات کے شبہ میں بیوی کو گلا دبا کر قتل کر دیا۔ اطلاع ملنے پر والدین نے موقع پر کہرام مچادیا۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ پولیس نے خاتون کے بھائی کی شکایت پر شوہر کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کرلیا ہے۔ سول لائنز تھانہ علاقہ کی سی او ڈی کالونی کے رہنے والے سنجیو کمار نے اپنی بہن منجو (35) کی شادی 17 سال قبل شہزاد نگر تھانہ علاقہ کے میگھنا گلہ کڈیم گاؤں کے رہنے والے روہن سنگھ سے کی تھی۔ الزام ہے کہ شادی کے بعد روہن سنگھ کو اپنی بیوی پر شک تھا اور اس کی وجہ سے وہ ہر روز اپنی بیوی کی پٹائی کرتا تھا۔ روہن سنگھ راجستھان میں رہتے ہوئے مزدوری کرتا ہے۔ وہ چار دن پہلے ہی اپنے گھر آیا تھا۔ لوگوں نے بتایا کہ روہن کو اپنی بیوی منجو پر شک تھا کہ اس کا کسی کے ساتھ افیئر ہے۔ جس کی وجہ سے دونوں کے درمیان جھگڑا ہوا اور بات لڑائی تک پہنچ گئی۔ الزام ہے کہ اتوار کی دوپہر 12 بجے کے قریب روہن نے غصے میں آکر اپنی بیوی منجو کا دوپٹہ سے گلا گھونٹ دیا۔ جس کی وجہ سے بیوی منجو کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ خاتون کی موت کے بعد اس کا شوہر موقع سے فرار ہوگیا۔ خاتون کی بڑی بیٹی ہمانشی پولیس اسٹیشن گئی اور پولیس کو موت کی اطلاع دی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر والدین کو واقعہ کی اطلاع دی۔ والدین نے موقع پر پہنچ کر ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ جس کے بعد پولیس نے کارروائی کی یقین دہانی کراتے ہوئے لاش کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ رونے کی وجہ سے خاتون کے تین بچے بیٹی ہمانشی، بیٹا رچیت اور میانک کی حالت خراب ہے۔ تھانہ انچارج امرناتھ ورما نے بتایا کہ ماں کے فریق نے خاتون پر گلا دبا کر قتل کرنے کا الزام لگایا ہے۔ لاش کا پوسٹ مارٹم کیا جارہا ہے۔ خاتون کے بھائی سنجیو کمار کی شکایت پر متوفی کے شوہر روہن سنگھ کے خلاف رپورٹ درج کر لی گئی ہے۔ ملزم کی تلاش جاری ہے۔ منجو کی بڑی بیٹی ہمانشی تھانے پہنچی اور کہا کہ پولیس چچا اور باپ نے ماں کو قتل کیا ہے، آپ جلدی سے چلے جائیں۔ جس کے بعد پولیس کی ٹیم موقع پر پہنچ گئی۔ واقعے کے دوران تینوں بچے سارا واقعہ دیکھتے رہے، باپ نے بچوں کے سامنے ہی ماں کا گلا گھونٹ دیا۔ اس واقعے کے دوران قاتل کے بوڑھے والدرام بھروس گھر پر نہیں تھے۔ جبکہ ان کی والدہ کا انتقال ہو چکا ہے۔ ایسے میں واقعہ کے وقت گھر میں صرف تینوں بچے موجود تھے۔

گھوڑے پر سوار ہو کر ووٹ دینے پہنچے 71 سالہ مہا سنگھ

لکھیم پور کھیری:13 مئی (پی این ایس) لکھیم پور کھیری میں لوک سبھا انتخابات کو لے کر ووٹروں میں زبردست جوش وخروش ہے۔ ضلع کے تمام 2890 بوتھوں پر پیر کی صبح 7 بجے ووٹنگ شروع ہوگئی۔ کچھ بوتھوں پر ای وی ایم کی خرابی کی وجہ سے تاخیر ہوئی، بارش نے بھی خلل ڈالا، لیکن ووٹروں کا جوش کم نہیں ہوا۔ جمہوریت کے عظیم میلے میں بزرگ ووٹروں کی ہمت جوان دکھائی دی۔ 71 سالہ مہا سنگھ گھوڑے پر سوار ہو کر بلاک بیجوا کے مجھورا بوتھ پر ووٹ ڈالنے پہنچے۔ جب وہ گھوڑے پر ووٹ ڈالنے پہنچے تو وہ توجہ کا مرکز بن گئے۔ مہا سنگھ گرام پنچایت مجھورا کے رہنے والے ہیں۔ ان کا گاؤں پولنگ بوتھ سے تین کلو میٹر دور ہے۔ تکونیا گرام پنچایت سورت نگر کے مجرا گاؤں چوگرجی کے ووٹروں نے ووٹنگ کو لے کر بڑا پیغام دیا۔ سڑکوں اور پلوں کی عدم موجودگی کے باوجود گاؤں کے لوگ دریا پار کر کے ووٹ ڈالنے آئے۔ مجرا گاؤں چوگرجی کا پولنگ بوتھ ٹانڈہ میں ہے۔ دونوں گاؤں کے درمیان ایک ندی بہتی ہے۔ جس کی وجہ سے دیہاتی کشتیوں کے ذریعے ندی کو پار کر کے پولنگ بوتھ پر پہنچے اور اپنا حق رائے دہی استعمال کیا۔ لکھیم پور کھیری کے سمپورنا نگر میں تین نسلوں نے ایک ساتھ ووٹ دیا۔ دو بیٹیاں نانی اور ماں کے ہمراہ پولنگ بوتھ پر پہنچ گئیں۔ ووٹ ڈالنے کے بعد انہوں نے عوام سے ووٹ ڈالنے کی اپیل کی۔

شادی میں لُٹ گیا دولہا، چور دعوت کھانے کے بعد زیورات لیکر فرار

علی گڑھ:13 مئی (پی این ایس) علی گڑھ میں شادی کی تقریب کے دوران ایک نامعلوم شخص زیورات سے بھرا سوٹ کیس لے کر فرار ہوگیا۔ سوٹ کیس میں 25 لاکھ روپے سے زائد کے زیورات تھے۔ ملزم سوٹ کیس لے جاتے ہوئے سی سی ٹی وی کیمرے میں قید ہوگیا۔ یہ واقعہ علاقے ساسنی گیٹ کے چندر گارڈن میں پیش آیا۔ پولیس نے سی سی ٹی وی کیمروں کی بنیاد پر ملزم کی تلاش شروع کر دی ہے۔ انکشاف ہوا کہ تقریب میں داخل ہونے والے چوروں نے دلہن کا قریبی بتا کر واردات کو انجام دیا۔ دراصل اتوار کی شام تھانہ ساسنی گیٹ کے متھرا روڈ پر واقع ایک گیسٹ ہاؤس میں شادی کا پروگرام منعقد کیا گیا تھا۔ یہاں سہارنپور میں نائب تحصیلدار کی بیٹی کی شادی تھی۔ جس میں لڑکا فریق غازی آباد سے زیورات کا سوٹ کیس لایا تھا جو دلہن کو پیش کیا جانا تھا لیکن اس سے قبل ہی زیورات سے بھرا سوٹ کیس غائب ہوگیا۔ اطلاع ہے کہ چوری شدہ سوٹ کیس میں موجود زیورات کی مالیت تقریباً 25 لاکھ روپے تھی۔ ساسنی گیٹ علاقے کے رہنے والے سنجیو چوہان سہارنپور میں نائب تحصیل دار ہیں۔ ان کے والد سکھ پال سنگھ ریٹائرڈ ایس ڈی ایم ہیں، جبکہ سنجیو کی بیٹی چارو کی شادی کی تقریب متھرا روڈ پر واقع گیسٹ ہاؤس میں منعقد ہوئی تھی۔ لڑکے والے غازی آباد سے آئے تھے۔ اسی دوران دو نامعلوم نوجوان دعوت اور دیگر پروگراموں میں شریک ہو کر گیسٹ ہاؤس میں دولہا کے کمرے میں پہنچ گئے۔ اس کے بعد وہ 25 لاکھ روپے کے زیورات سے بھرا سوٹ کیس لے کر فرار ہو گیے۔ سوٹ کیس نہ ملنے پر دونوں طرف خوف و ہراس پھیل گیا۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر تفتیش شروع کر دی۔ تاہم آفیسر پرتھم ابھے پانڈے نے بتایا کہ ایک نوجوان سوٹ کیس لے جاتے ہوئے سی سی ٹی وی کیمرے میں قید ہوگیا ہے۔ جس کی تفتیش کی جارہی ہے۔

راہل رائے بریلی سے ووٹ مانگتے ہیں اور پاکستان سے ملتی ہے حمایت

4 جون کے بعد اتر پردیش مافیا سے پاک ریاست ہوگی: وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ

لکھنؤ:13 مئی (پی این ایس) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ پیر کو رائے بریلی میں سرینی پہنچے۔ یہاں انہوں نے ایک عوامی میٹنگ کی اور ریاستی حکومت کے وزیر دنیش پرتاپ سنگھ سے اپیل کی کہ وہ کمل کے پھول پر بٹن دبا کر لوک سبھا انتخابات میں وجے شری دلائیں۔ انہوں نے اپیل کی کہ اس بار رائے بریلی کو بھی 400 کراسنگ میں شامل کیا جائے گا، کیونکہ یہ اودھ کیسری کا علاقہ اور ایودھیا کی مقدس سرزمین ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پلوامہ میں بھارتی فوجیوں کو شہید کیا گیا۔ پاکستان کے وزیر اس واقعے کی حمایت کر رہے تھے۔ وہ وزیر آج رائے بریلی سے کانگریس امیدوار کی حمایت میں بیان دے رہے ہیں۔ آخر راہل گاندھی کے پاکستان کے ساتھ کیا تعلقات ہیں؟ وہ بھارت میں رہیں گے، رائے بریلی سے ووٹ مانگیں گے اور پاکستان سے حمایت حاصل کر رہے ہیں۔ سی ایم نے اعتماد ظاہر کیا کہ رائے بریلی اس کی حمایت نہیں کرے گی جس کی پاکستان حمایت کر رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی نے رائے بریلی کے بالیشور مندر میں درشن اور پوجا کے لیے بھگوان شیو کا آشیرواد بھی لیا۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ کانگریس کا جاری کردہ خط ہندوستان کے ساتھ ناانصافی کا خط ہے۔ یہ بھارت کے خلاف سازش کی دستاویز ہے۔ اس میں کانگریس غریبی دور کرنے کی بات کر رہی ہے۔ دادی نے غربت مٹاؤ کا نعرہ دیا تھا، آج تک پوتا وہی نعرہ دہرا رہا ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ غربت دور کرنے کے لیے جائیداد کا ایکسرے کروا کر وراثتی ٹیکس لگائیں گے۔ کانگریس آپ کے آباؤ اجداد کی جائیداد پر نظر رکھے ہوئے ہے۔

مجرمانہ سنڈیکیٹ کو ختم کرنے کے لیے حکومت کے عزم کو دہراتے ہوئے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ 4 جون کے بعد، اتر پردیش کو مافیا سے پاک ریاست قرار دینے کے لیے ایک قطعی ڈیڈ لائن جاری کی جائے گی۔ یوگی نے کہا، "بدنام مافیا شخصیات کی طرف سے جمع کی گئی جائیدادوں کو ضبط کرلیا جائے گا، ضبط کی گئی جائیدادوں کو معاشرے کے محروم طبقوں میں دوبارہ تقسیم کیا جائے گا، جس میں غریبوں، یتیموں، خواتین کی پناہ گاہوں اور معذوروں کی ضروریات کو پورا کرنے کی سہولیات شامل ہیں۔" ایک سخت بیان دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ لوگ قریب سے دیکھ رہے ہیں کہ حکومت مجرموں اور سیاسی مخالفین کے خلاف کس طرح لڑ رہی ہے۔ یوگی نے کہا کہ مافیا کی غیر قانونی زمینوں پر اسپتال اور اسکول بنائے جائیں گے۔ یہ آپریشن دو مرحلوں میں کیا جائے گا۔ پہلے مرحلے میں قبضہ مافیا کے خلاف کارروائی کی جائے گی جبکہ دوسرے مرحلے میں ان کی جائیدادیں ضبط کی جائیں گی۔ اس کے لیے ہمارا ایکشن پلان بھی تیار ہے۔ یوگی نے کہا، "آپ جو بھی کریں گے، آپ کریں گے"، چاہے وہ اعظم خان ہو یا کوئی مافیا لیڈر۔ وہ ریاست کی ترقی میں رکاوٹ ہیں۔ اس لیے ایسے لوگوں کے خلاف سخت کارروائی کی گئی۔ پوچھے جانے پر، یوگی نے فسادات کے خلاف اپنے سخت موقف کی تصدیق کی، اور کہا کہ خلاف ورزی کرنے والوں کو سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ احتیاطی اقدام کی سنجیدگی پر زور دیتے ہوئے، انہوں نے کہا، "جو لوگ اتر پردیش میں بدامنی پھیلانے کے قصوروار پائے گئے ہیں، انہیں سات نسلوں تک تعزیری اقدامات کا بوجھ اٹھانا پڑے گا۔"

سپا نے نوجوانوں کے ہاتھوں تھمائے پسٹل جبکہ بی جے پی نے دیا ٹیبلٹ، جیت کی طرف بڑھ رہی ہے بھاجپا: یوگی

باندہ:13 مئی (پی این ایس) بندیل کھنڈ کی سیاست میں باندہ چترکوٹ پارلیمانی سیٹ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ تمام پارٹیاں یہ سیٹ جیتنا چاہتی ہیں۔ کانگریس، کمیونسٹ اور بی ایس پی کے بعد اب اس سیٹ پر 2014 سے بی جے پی کا قبضہ ہے۔ اس سیٹ پر ایک بار پھر سخت مقابلہ ہے۔ ووٹنگ میں صرف آٹھ دن رہ گئے ہیں۔ جہاں امیدوار ووٹرز کو اپنے حق میں جتانے کے لیے دن رات کوشاں ہیں وہیں تمام پارٹیوں کے اسٹار کمپینر زنے بھی امیدواروں کو جتوانے کے لیے بھرپور کوششیں کی ہیں۔ ایک کے بعد ایک اسٹار مہم چلانے والوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ پارٹی امیدوار کے حق میں جلسہ عام کرنے کے لیے پیر کو اتارہ کے ہندو انٹر کالج پہنچے۔ یہاں انہوں نے اپوزیشن کو نشانہ بنایا۔ سی ایم نے کہا کہ سماجوادی پارٹی نے نوجوانوں کے ہاتھ میں پسٹل دیا جبکہ بی جے پی نے لیپ ٹاپ اور ٹیبلٹ دیے ہیں۔ بی جے پی جیت کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اگر ہندوستان میں مخلوط حکومت بنتی ہے تو یہ لوگ پہلے مردم شماری کرائیں گے اور بعد میں عوام پر وراثتی ٹیکس بھی لگائیں گے۔

بے ایمانی کے باوجود بی جے پی کی شکست فاش یقینی

قنوج میں صبح سے ہی بی جے پی کے غنڈے گڑبڑی کر رہے تھے: اکھلیش

قنوج:13 مئی (یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) صدر اکھلیش یادو نے پیر کو کہا کہ بی جے پی کی بے ایمانی کے باوجود الیکشن اچھا چل رہا ہے اور چار جون کو بی جے پی کی وداعی یقینی ہے۔ قنوج کے ایک پولنگ بوتھ پر پہنچے یادو نے دعوی کیا کہ ایس پی اور انڈیا اتحاد الیکشن جیت رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کئی بوتھوں سے شکایات آرہی تھیں۔ اس لئے ہمیں مجبوری میں آنا پڑا۔ ہمارے آتے ہی بی جے پی کے غنڈے فرار ہوگئے۔ بی جے پی کی بے ایمانی کے بعد بھی الیکشن اچھا چل رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی لیڈروں کی بات کوئی نہیں سننا چاہتا ہے۔ قنوج میں صبح سے ہی بی جے پی کے غنڈے گڑبڑی کر رہے تھے۔ اس الیکشن میں بی جے پی کی وداعی یقینی ہے۔ بی جے پی لیڈروں کی پرانی تقریریں اب کوئی نہیں سن رہا ہے۔ عوام نے بی جے پی کی منفی سیاست کو ناکار دی اہے۔ بی جے پی خود اپنے کھودے ہوئے گڑھے میں گرگئی ہے۔ ایس پی صدر نے کہا" ووٹر کو ووٹ ڈالنے سے روکنا جرم ہے۔ کوئی بھی عوام کے ووٹ ڈالنے کے راستے میں نہ آئے۔ ووٹ ڈالنا ہر شخص کا آئینی حق ہے۔ بی جے پی اقتدار کا غلط استعمال کر کے لوگوں کو ووٹ ڈالنے سے روکنے کی سازش کر رہی ہے۔ اس کے بارے میں عوام کو پتہ چل گیا ہے۔ بی جے پی شرپسند عناصر کی طرح تشدد پر آمادہ ہے۔ یادو نے کہا کہ ایس پی حمایتی لوک سبھا الیکشن کے ہر مرحلے میں ہر ظلم اور تشدد کا مقابلہ کر کے بھی اپنا ووٹ ڈالیں گے۔ بی جے پی کے انتخابی گھپلے بازی کی پول کھل چکی ہے۔ اور بی جے پی کے اندر آپس میں ہی الزامات کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ بی جے پی الیکشن بری طرح سے ہار رہی ہے۔

بلڈوزر کی مخالفت کرتا رہوں گا، برج بھوشن سنگھ نے دکھائے باغی تیور

گونڈہ:13 مئی (پی این ایس) اتر پردیش لوک سبھا الیکشن میں جس ایک سیٹ کی سب سے زیادہ بحث رہی ہے، وہ قیصر گنج کی سیٹ ہے۔ اس کی وجہ سے یہاں کے رکن پارلیمنٹ برج بھوشن سنگھ اور ان پر خواتین پہلوانوں کی طرف سے لگائے گئے جنسی استحصال کے الزام تھے۔ برج بھوشن سنگھ کا ٹکٹ کٹ گیا، لیکن ان کے بیٹے انتخابی میدان میں ہیں۔ برج بھوشن سنگھ اپنے بیانوں سے متعلق اکثر سرخیوں میں رہتے ہیں۔ گونڈہ کے ایک عوامی جلسے میں بی جے پی رکن پارلیمنٹ کا باغی تیور دیکھنے کو ملا، جواب سرخیوں میں ہے۔ اپنے بیٹے کی تشہیری مہم کے دوران انہوں نے سیدھے طور پر وزیر اعلیٰ یوگی کے خلاف تنقید کی۔ برج بھوشن سنگھ نے کہا کہ وہ بلڈوزر پالیسی کے مخالف ہیں۔ وہ پہلے بھی بلڈوزر پر کھل کر اپنا الگ نظریہ پیش کرتے رہے ہیں۔ اس بار انہوں نے کہا کہ "کسی کا گھر بڑی مشکل سے بنتا ہے اور میں سب سے دکھ درد سمجھتا ہوں۔ میں اس کی ناراضگی بھی جھیل رہا ہوں، لیکن کوئی بات نہیں۔ میں مخالفت کرتا رہوں گا۔" برج بھوشن سنگھ نے ان خیالات کا اظہار ترب گنج علاقے کے سونولی محمد پور میں منعقدہ ایک پروگرام کے دوران کیا۔ اپنے بیٹے سے متعلق انہوں نے کہا کہ ان کے بیٹے کا انڈین اولمپک ایسوسی ایشن کا صدر بننا طے تھا۔ کانگریس نے سازش کی اور اب وہ رکن پارلیمنٹ بننے جا رہے ہیں۔ واضح رہے کہ برج بھوشن سنگھ اتر پردیش کی قیصر گنج لوک سبھا سیٹ سے 6 بار رکن پارلیمنٹ منتخب کئے جا چکے ہیں۔

افضال انصاری معاملہ: ہائی کورٹ میں سماعت ملتوی

افضال اور ان کی بیٹی نے غازی پور سے داخل کیا پرچۂ نامزدگی

غازی پور:13 مئی۔ اتر پردیش کی غازی پور سیٹ سے سماجوادی پارٹی امیدوار افضال انصاری کی گینگسٹر معاملے میں ملی چار سال کی سزا کے خلاف عرضی پر آج ہائی کورٹ میں سماعت ہوئی اور پھر آئندہ پیر یعنی 20 مئی تک کے لیے اسے ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس درمیان غیر یقینی والی حالت کو دیکھتے ہوئے افضال انصاری اور ان کی بیٹی نصرت انصاری نے آج غازی پور لوک سبھا سیٹ سے پرچۂ نامزدگی داخل کر دیا۔ تجویز کنندگان کے ساتھ افضال انصاری کی بیٹی نصرت انصاری پہلے پرچۂ نامزدگی داخل کرنے پہنچیں، پھر کچھ دیر بعد افضال انصاری بھی اپنے تجویز کنندگان کے ساتھ پرچۂ نامزدگی داخل کرنے پہنچ گئے۔ امید کی جارہی ہے کہ غازی پور لوک سبھا سیٹ پر اس مرتبہ مقابلہ دلچسپ ہوگا، لیکن دیکھنے والی بات یہ ہوگی کہ دونوں میں سے کون آخر میں اپنا نام واپس لینے کا فیصلہ کریں گے۔ اس لوک سبھا سیٹ پر یکم جون کو ووٹ ڈالے جائیں گے۔ قابل ذکر ہے کہ الہ آباد ہائی کورٹ میں بحث کے دوران ایڈووکیٹ جی ایس چترویدی، دیا شنکر مشر نے اپنی طرف سے دلیل پیش کی۔ انھوں نے کہا کہ افضال انصاری کو سیاسی رنجش میں پھنسایا گیا ہے۔ ان کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ہے۔ واقعہ کے کئی سال بعد گینگسٹر کا مقدمہ درج کیا گیا تھا جو کہ فرضی ہے۔ افضال انصاری پانچ مرتبہ رکن اسمبلی اور دو بار رکن پارلیمنٹ منتخب ہوئے ہیں۔ بلاتفریق وہ لوگوں کی مدد کرتے ہیں، اس لیے اپنے علاقے میں مقبول ہیں۔ جسٹس سنجے کمار سنگھ کی عدالت میں یہ سماعت ہوئی۔ عدالت نے سماعت کو آگے بڑھاتے ہوئے سماعت کے لیے آئندہ تاریخ 20 مئی مقرر کر دی۔ سپریم کورٹ نے افضال انصاری کی سزا ملتوی کرتے ہوئے الہ آباد ہائی کورٹ کو ان کی اپیل پر 30 جون 2024 تک فیصلہ لینے کی ہدایت دی تھی۔ ہائی کورٹ نے اس سے قبل ضمانت تو دے دی تھی، لیکن سزا پر روک لگانے سے انکار کر دیا تھا۔

آئندہ سماعت پر افضال انصاری کی دلیلیں مکمل ہونے کے بعد یوپی حکومت اور بی جے پی رکن اسمبلی کرشنانند رائے کی فیملی کا موقف رکھا جائے گا۔ دراصل، گینگسٹر معاملے میں گزشتہ سال ملی 4 سال کی سزا کے خلاف افضال انصاری نے عرضی داخل کی ہے۔ یوپی حکومت اور کرشنانند رائے کی فیملی سزا کو بڑھانے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ افضال انصاری کو اگر ہائی کورٹ سے راحت نہیں ملتی ہے اور ان کی سزا نہیں منسوخ ہوتی ہے تو وہ لوک سبھا کا الیکشن نہیں لڑیں گے۔ وہ اپنی جگہ اپنی بیٹی نصرت انصاری کو الیکشن لڑائیں گے۔ حالانکہ افضال انصاری آج سماجوادی پارٹی کے امیدوار کے طور پر غازی پور سے پرچہ نامزدگی داخل کریں گے۔

راج ناتھ سنگھ کا مسلمانوں سے گہرا رشتہ ہے: آنند دویدی

لکھنؤ، دارالحکومت لکھنؤ میں موسم کے اتار چڑھاؤ کے درمیان، انتخابی درجہ حرارت آہستہ آہستہ لیکن یقینی طور پر گرم ہونا شروع ہوگیا ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ جیسے جیسے ووٹنگ کی تاریخ قریب آئے گی، انتخابی درجہ حرارت مزید بڑھے گا۔ دارالحکومت میں مختلف امیدواروں کی انتخابی مہم جاری ہے۔ اسی سلسلے میں بی جے پی کے ڈویژنل نائب صدر "سید حیدر عباس" مینو کی طرف سے پارٹی امیدوار راجناتھ سنگھ کی حمایت میں چوک راجہ بازار وارڈ کے کٹرا محلہ میں منعقدہ انتخابی میٹنگ میں مقامی مسلمانوں میں زبردست جوش و خروش دیکھا گیا۔ اس انتخابی میٹنگ میں مدعو مہمان خصوصی بی جے پی کے سٹی صدر "آنند دویدی"، سینئر بی جے پی لیڈر اور سابق کونسلر "رجنیش گپتا"، موجودہ کونسلر "راہل مشرا"، بی جے پی لیڈر "محمد وصی حیدر" تھے۔ جنہوں نے انتخابی اجلاس سے خطاب کیا۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے آنند دویدی نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ راجناتھ سنگھ جو کہ جیت کی ہیٹ ٹرک کرنے جا رہے ہیں، پہلے سے بھی زیادہ ووٹوں سے جیت کر دارالحکومت لکھنؤ کے نام ایک نیا ریکارڈ درج کریں۔ انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے بی جے پی کے سینئر لیڈر اور سابق کونسلر رجنیش گپتا نے کہا کہ راجناتھ سنگھ کی جیت ہماری اور آپ کی جیت ہوگی، کیونکہ وہ ہمارے درمیان ہیں۔ موجودہ کونسلر راہول مشرا نے کہا کہ راجناتھ سنگھ، جو راجدھانی لکھنؤ سیٹ سے سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کی سیاسی وراثت کو لے کر چل رہے ہیں، لکھنؤ میں بہت مقبول ہیں اور اسی وجہ سے ان کی جیت میں کوئی شک نہیں، جیت کے صرف مارجن سے۔ اس وقت بڑا ہونا چاہئے۔ انتخابی میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے بی جے پی لیڈر محمد وصی حیدر نے کہا کہ لکھنؤ کی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے مقبول لیڈر راج ناتھ سنگھ کو یہاں سے بھاری ووٹوں سے جیت کر دہلی بھیجیں۔ بی جے پی منڈل کے نائب صدر سید حیدر عباس منو جو کہ انتخابی میٹنگ کی نظامت کر رہے تھے، نے اجلاس میں موجود تمام مقررین اور عوام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ 20 مئی کو ووٹنگ کے دن آپ لوگ کمل کے پھول کو یاد رکھیں گے۔

امیٹھی میں گھر بنا کر لوگوں کے دلوں میں بسی اسمرتی ایرانی

کارکنوں نے تین لاکھ ووٹوں سے جیت کا دعویٰ کیا

امیٹھی۔ نشاد پارٹی کے کارکنوں نے کہا کہ اس بار عوام امیٹھی میں الیکشن لڑ رہے ہیں اور وقت آنے پر وہ اپنا مینڈیٹ دیں گے۔ لوگوں نے کہا کہ کانگریس اپنے منشور کو زمین پر لاگو نہیں کرتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ پچھلے 10 سالوں سے اس دکھی حالت میں ہیں۔ وہیں مودی حکومت کی اسکیمیں ملک کے عام لوگوں تک پہنچ رہی ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کا 400 کو پار کرنے کا نعرہ اس بار ضرور پورا ہوگا۔ دوسروں نے کہا کہ کے ایل شرما اسمرتی ایرانی کے سامنے بہت کمزور حریف ہیں۔ اسمرتی ایرانی 2 سے 3 لاکھ ووٹوں سے جیت جائیں گی۔ انہوں نے بتایا کہ اسمرتی ایرانی نے امیٹھی علاقے میں ترقی کی ہے اور عوام سے بھی مسلسل رابطہ کر رہی ہیں۔ دوسروں نے بھی اسمرتی ایرانی کے کام پر اطمینان کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ گاندھی خاندان کی امیٹھی نہیں بلکہ اسمرتی ایرانی اور ان کے خوابوں کی ہے۔ جہاں موجودہ حکومت میں لوگوں کو روزگار کے وسیع مواقع میسر آئے ہیں۔ لوگوں نے دعویٰ کیا کہ اسمرتی ایرانی کے دور میں علاقے میں ہوئے ترقیاتی کاموں کی وجہ سے وہ دوبارہ بھاری اکثریت سے الیکشن جیتیں گی۔

انوراگ ٹھاکر نے ہمیر پور سے پرچہ نامزدگی داخل کیا

ہمیر پور، 13 مئی (یو این آئی) مرکزی اطلاعات و نشریات کے وزیر اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے امیدوار انوراگ ٹھاکر نے پیر کو ہمیر پور پارلیمانی سیٹ کے لیے ضلع کلکٹر کی عدالت میں پرچہ نامزدگی داخل کیا۔ مسٹر ٹھاکر اپنے والد سابق وزیر اعلیٰ پریم کمار دھومل اور ریاستی بی جے پی صدر ڈیس راج شرما کے ساتھ کاغذات نامزدگی داخل کرنے پہنچے۔ وہ اس پارلیمانی حلقے سے پانچویں مرتبہ امیدوار ہوں گے۔ اس سے پہلے مسٹر ٹھاکر نے اپنی رہائش گاہ ہمیر پور میں واقع ماں آوا ہا دیوی مندر میں پوجا کی۔ ماں آوا ہا دیوی دھومل خاندان کی کل دیوتی ہیں۔

مرزاپور: انوپریا پٹیل اور رمیش بند نے پرچہ نامزدگی داخل کیا

مرزاپور:13 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کے مرزاپور پارلیمانی حلقے سے مرکزی مملکتی وزیر و اپنا دل سربراہ انوپریا پٹیل اور سماج وادی پارٹی کی جانب سے بھدوہی سے بی جے پی ایم پی رمیش بند نے پرچہ نامزدگی داخل کیا۔ اپنا دل امیدوار کی پرچہ نامزدگی میں بی جے پی کے ریاستی صدر بھوپیندر چودھری اور نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک کے ساتھ ضلع کے اپنا دل بی جے پی اور نشاد پارٹی کے پانچوں ایم ایل اے شامل تھے۔ بی جے پی سے بھدوہی کے ایم پی رمیش بند نے ایک دن پہلے بی جے پی چھوڑ کر ایس پی میں شامل ہوئے اور ایس پی نے انہیں مرزاپور پارلیمانی حلقے سے اپنا امیدوار بنا دیا۔ وہیں اپنا دل سپریمو انوپریا پٹیل اس بار ہیٹرک لگانے کے لئے میدان میں ہیں۔

چار جون کو چونکانے والے نتائج سامنے آئیں گے: گہلوت

امیٹھی:13 مئی (یو این آئی) لوک سبھا الیکشن میں انڈیا اتحاد کی جیت کا دعوی کرتے ہوئے راجستھان کے سابق وزیر اعلی اور امیٹھی لوک سبھا حلقے کے آبزرور اشوک گہلوت نے پیر کو کہا کہ چار جون کو ہونے والی ووٹنگ میں غیر متوقع نتائج سامنے آئیں گے۔ امیٹھی۔ گوری گنج کے کانگریس ہیڈکوارٹر میں کانگریس اور سماج وادی پارٹی کے ودھان سبھا و بلاک سطحی کے انچارجوں کی میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عوام ملک میں انڈیا اتحاد کی حکومت بنانے کا من بنا چکے ہیں اور چار جون کو غیر متوقع نتائج سامنے آنے والے ہیں۔ انہوں نے اس لوک سبھا الیکشن کو جمہوریت اور آئین کو بچانے والا الیکشن قرار دیتے ہوئے کہا کہ عوام کا مودی سے اعتبار اٹھ گیا ہے اور وہ گمراہی و جذبات سے اوپر اٹھ کر مستقبل کی تصویر سامنے رکھ کر ووٹنگ کرنے کا من بنا چکے ہیں۔ گہلوت نے کہا کہ یہ حسن اتفاق ہے کہ اتر پردیش میں کانگریس اور سماج وادی پارٹی اتحاد بنا کر الیکشن لڑ رہے ہیں۔ انہوں نے کانگریس و راہل گاندھی کی گارنٹیوں کو خوشحال ہندوستان کی تشکیل نو کا عزم قرار دیتے ہوئے کہا کہ انڈیا اتحاد کی حکومت بنتے ہی بے روزگاری مٹانے و کسان مزدور کو ان کا حق دینے کے ساتھ ترقیاتی اسکیمات کو نئے سرے سے رفتار دی جائے گی۔ کانگریس لیڈر نے 41 سال قبل سابق وزیر اعلی راجیو گاندھی کے پہلے الیکشن سے امیٹھی سے گہرے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ امیٹھی میں آج جو بھی ترقی دکھائی دے رہی ہے وہ گاندھی پریوار کی ہی دین ہے۔ گہلوت نے آج امیٹھی ہیلی پیٹ پر کانگریس لیڈر پرینکا گاندھی سے الیکشن سے متعلق ضروری تبادلہ خیال کیا اور امیٹھی کے موجودہ صورتحال کے بارے میں جانکاری دی۔

اودھ، پوروانچل اور بندیل کھنڈ میں کانگریس کا امتحان... سپا کے ووٹ بینک کو جوڑ کر گراف بڑھانے کا چیلنج

لکھنؤ:13 مئی (پی این ایس) کانگریس کے لیے اصل لٹمس ٹیسٹ اودھ، پوروانچل اور بندیل کھنڈ میں ہے۔ اس خطے میں کانگریس کو 10 سیٹیں ملی ہیں جن میں امیٹھی اور رائے بریلی شامل ہیں، جن میں سے صرف رائے بریلی کانگریس کے پاس ہے۔ بی جے پی باقی سب پر قابض ہے۔ راہل گاندھی، اجے رائے سمیت پارٹی کے زیادہ تر سینئر لیڈر بھی اسی علاقے سے اپنی قسمت آزما رہے ہیں۔ ایسے میں پارٹی کو ایس پی اور کانگریس کے ووٹ بینکوں کو متحد کر کے گراف بڑھانے کا چیلنج درپیش ہے۔ یہ سیٹیں کانگریس کے سیاسی مستقبل کا بھی فیصلہ کریں گی۔ یہی وجہ ہے کہ پارٹی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی خود ان سیٹوں پر الیکشن کرانے کے لیے میدان میں آگئے ہیں۔ سپا اتحاد کے تحت کانگریس کو 17 سیٹیں ملی ہیں۔ چھ سیٹوں (بلند شہر، غازی آباد، متھرا، امروہہ، سہارنپور، فتح پور سیکری) پر انتخابات ہوئے ہیں، جبکہ کانپور میں 13 مئی کو ووٹنگ ہے۔ جہاں راہل گاندھی خود رائے بریلی سے میدان میں ہیں، وہیں ان کے قریبی ساتھی کے ایل شرما امیٹھی میں ہیں۔ سیتا پور میں بھاجپا وایا سپا ہوتے ہوئے کانگریس میں آئے راکیش راٹھور میدان میں ہیں، جب کہ بارہ بنکی میں نوکر شاہ سے سیاستداں بنے سابق ایم پی پی ایل پونیا کے بیٹے تنوج پونیا انتخاب لڑ رہے ہیں۔ سدل پرساد، جو بنسگاؤں میں بی ایس پی حکومت میں وزیر تھے، اب کانگریس کے ٹکٹ پر الیکشن لڑ رہے ہیں۔ وہ 2014 اور 2019 میں بی ایس پی کے نشان پر میدان میں تھے۔ مہاراج گنج کے فریندا سے کانگریس کے ایم ایل اے وریندر چودھری میدان میں ہیں۔ پریاگ راج میں ایس پی سے کانگریس میں آنے والے سابق وزیر پرجول رمن سنگھ اور وارانسی میں کانگریس کے ریاستی صدر اجے رائے پوری کوشش کر رہے ہیں۔ دیوریا میں قومی ترجمان اکھلیش پرتاپ سنگھ اور جھانسی میں سابق مرکزی وزیر پردیپ جین تال ٹھونک رہے ہیں۔ ان تمام نشستوں پر زیادہ تر امیدوار ہائی پروفائل ہیں۔ خاص بات یہ ہے کہ ان 10 سیٹوں میں سے جو کانگریس کے حصے میں آئیں، 2019 کے انتخابات میں بی جے پی نے 6 سیٹوں پر 50 فیصد سے زیادہ ووٹ بینک حاصل کیا ہے۔ سال 2019 میں، بھلے ہی ایس پی اور بی ایس پی نے ان سیٹوں پر ایک ساتھ الیکشن لڑا تھا، لیکن وہ وارانسی، سیتا پور، پریاگ راج، مہاراج گنج، دیوریا، جھانسی میں ووٹ شیئر نہیں کر سکے تھے، جو انہیں 2014 میں الگ سے ملا تھا۔ صرف بانسگاؤں اور بارہ بنکی میں ایس پی اور بی ایس پی کا ووٹ بینک متحد نظر آیا۔ اگر کانگریس اپنی سیٹیں بڑھانے میں کامیاب ہو جاتی ہے تو اس کے دوبارہ جنم لینے کا راستہ کھل جائے گا۔ یہ الیکشن 2014 اور 2019 سے مختلف ہے۔ ایک طرف حکمران جماعت کی طاقت ہے تو دوسری طرف اپوزیشن قوتیں متحد ہیں۔ اعداد و شمار کے بجائے مسائل پر غور کیا جا رہا ہے۔ پروفیسر راجندر ورما لکھنؤ یونیورسٹی کہتے ہیں کہ یہ درست ہے کہ اپوزیشن بہت سے مسائل عوام تک نہیں پہنچا سکی۔ لیکن ریاست کے عوام سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔ اگر کانگریس اس چیلنج کو قبول کرتی ہے اور اتر پردیش میں سیٹیں بڑھانے میں کامیاب ہو جاتی ہے تو اس کے دوبارہ جنم لینے کا راستہ کھلنا یقینی ہے۔

جونپور: بی جے پی لیڈر کا قتل

جونپور:13 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع جونپور کے شاہ گنج تھانہ علاقے میں پیر کی صبح بی جے پی کے ایک مقامی لیڈر کا گولی مار کر قتل کر دیا گیا۔ پولیس کے مطابق علاقے کے سبرہت گاؤں باشندہ سوشل میڈیا کے صحافی اور بی جے پی لیڈر آشوتوش شریواستو (45) کا عمران گنج بازار میں صبح تقریباً ساڑھے نو بجے نامعلوم بدمعاشوں نے گولی مار کر قتل کر دیا۔ دن دہاڑے ہوئے اس قتل سے پورے علاقے میں ہلچل مچ گئی۔ پولیس نے معاملہ درج کر کے ملزمین کی تلاش شروع کر دیا ہے۔ اس درمیان ذرائع نے بتایا کہ متوفی نے ایک ماہ قبل ہی سی او شاہ گنج اور تھانہ انچارج شاہ گنج کو تحریر دے کر اپنے جان و مال کے تحفظ کی اپیل کی تھی۔ لیکن پولیس نے کوئی دھیان نہیں دیا۔ واقعہ کے بعد پولیس کی لاپرواہ رویہ کے سلسلے میں شاہ گنج کے لوگوں میں زبردست اشتعال ہے۔ لوگ سڑک جام کر کے مظاہرہ بھی کر رہے ہیں۔

لکھنؤ میونسپل کارپوریشن کے زیر انتظام چلڈرن پیلس پری نرسری اسکول میں ووٹر بیداری پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر پرنسپل سویتا سنگھ نے والدین سے انتخابات میں 100 فیصد ووٹ ڈالنے کی اپیل کی اور اپنے قریبی لوگوں کو بھی ووٹ دینے کی ترغیب دی۔